الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ: نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۱۷ مئی ۱۹۹۶ء شمارہ ۲۰

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں اور انہیں پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازے کھول کر رکھتے ہیں۔

"دنیا میں جس قدر مشورے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بن جاتا ہے کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے جس سے انسان حد اعتدال سے گزر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے اور جو کام آگ سے لیتے ہیں وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں مگر جب اسی پانی کو آگ کے اوپر گرایا جائے تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے کیونکہ ذاتی صفت اس کی آگ کو بجھانا ہے وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی روح نفس امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کرے گی اور اس کے اوپر گرے گی تو اسے مغلوب کر کے چھوڑے گی۔ بات صرف اتنی ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہر ایک بات پر قادر مطلق جانا جاوے اور کسی قسم کی بدظنی اس پر نہ کی جاوے۔ جو بدظنی کرتا ہے وہی کافر ہوتا ہے۔ مومن کی صفات میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو غایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا تعالیٰ نے اول ہی ولی بنایا ہے جیسے کہ فرمایا ہے اللہ ولی الذین امنوا۔ (البقرہ: ۲۵۸)۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں اور انہیں پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازے کھول کر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (العنکبوت: ۷۰)۔ میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے اسے بجا لائے۔ یہ نہ کرے کہ اگر پانی ۲۰ ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے تو وہ صرف دو ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اس امت کے لئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی پورے طور سے دعاء تزکیہ نفس سے کام لے گا تو سب وعدے قرآن شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے ہاں جو خلاف کرے گا وہ محروم رہے گا کیونکہ اس کی ذات غیور ہے۔ اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے لیکن اس کے دروازے تنگ بنائے ہیں۔ پہنچتا وہی ہے جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتے۔ جب تک اس کی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہوں تو ادھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہوں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم مطبوعہ لندن، صفحہ ۲۹۰ تا ۲۹۱)

سب سے خطرناک بت

جھوٹ کا قول، جھوٹ کی عبادت ہے

اب وقت ہے کہ ہر سمت سے اس کے خلاف مہم چلائی جائے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۳ مئی ۱۹۹۶ء)

لندن [۳ مئی]: سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سورہ الحج کی آیات ۲۸ تا ۳۱ کی تلاوت فرمائی اور پھر ایم ٹی اے کی نشریات جس نئے سیٹلائٹ پر نئے رخ سے نشر ہو رہی ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے جو ایم ٹی اے کی نشریات کے لئے نیا رخ بدلا ہے اس سیٹلائٹ پر گندے پروگرام چلتے ہی نہیں۔ یہ وہ سیٹلائٹ سسٹم ہے جس پر صرف اہم سنجیدہ پروگرام چلتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس ڈائریکشن سے، اس قبلہ سے بدل دیا ہے جس پر بعض دوسرے ٹی وی سٹیشنوں پر گندے پروگرام آتے تھے۔ پس یہ بہت اہم اور بابرکت تبدیلی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا ایک اور بھی فائدہ ہوا ہے کہ جب بھی قبلہ تبدیل ہو تو کچھ لوگ جو کسی اعلیٰ مقصد سے وابستہ نہیں ہوتے بلکہ محض رسمی طور پر اس کی طرف مونہہ کئے ہوئے ہوتے ہیں تو اس وقت وہ لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں اور ننگے ہو جاتے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

گزشتہ چند دنوں کے اہم تاریخی واقعات کا مختصر اشاریہ:

☆ ۲۶ اپریل ۱۹۹۶ء سے ایشیا کے لئے بھی M.T.A. کی ۲۴ گھنٹے کی نشریات کا آغاز ہو گیا۔ جس آواز کو حکومت پاکستان نے ایک جابرانہ قانون کے ذریعہ سے دبانا چاہا تھا اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر نے بارہ سال بعد عین اسی روز اس آواز حق کو یہ عظمت عطا فرمائی کہ وہ ۲۴ گھنٹے پاکستان کے کونے کونے میں مسلسل سنائی دینے لگی ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

☆ ۲۸ اپریل کو عیدالاضحیہ منائی گئی۔ حضور انور نے اسلام آباد میں ایک روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس اجتماع میں حاضری ۵ ہزار سے زائد تھی۔

☆ ۳۰ اپریل کو حضور انور کے انگلستان تشریف لانے پر بارہ سال پورے ہوئے۔ عجیب اتفاق ہے کہ عین اسی روز اللہ تعالیٰ نے یہ تاریخی موقعہ پیدا فرمایا کہ حضور انور نے نئی احمدیہ مسجد کے لئے خریدی جانے والی جگہ کا دورہ فرمایا اور وہاں پر موجود عمارت کا معائنہ فرمایا، ہدایات دیں اور اجتماعی دعا کروائی۔

☆ یکم مئی کو M.T.A. کی نشریات کے لئے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں ۳ء۷ میٹر کی ڈش کی تنصیب کا کام مکمل ہوا اور اس کے ساتھ ہی Earth Station کا آغاز ہو گیا۔ حضور انور نے اس جدید نظام اور اس کے دفاتر کا معائنہ فرمایا اور عالمگیر ناظرین سے ایک مختصر Live خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی۔

☆ ۳ مئی کو رات ۹۔۴۰ پر حضور انور نے مجلس شوریٰ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے نمائندگان سے براہ راست Live خطاب فرمایا جس کا دورانیہ ایک گھنٹہ سے زائد تھا۔

اللہ تعالیٰ تاریخ احمدیت کے یہ سب سنگ میل ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین۔

ہفتہ، ۲۷ر اپریل ۱۹۹۶ء:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی کلاس لی جس کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد بچوں نے مختلف نظمیں پڑھیں۔ بعد ازاں ایک بچے نے حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں مضمون پڑھا جس کے بعد حضور انور نے حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں تفصیل سے بچوں کو بتایا۔

اتوار، ۲۸ر اپریل ۱۹۹۶ء:

آج عیدالاضحیہ کی مناسبت سے پروگرام "ملاقات" کے وقت خطبہ عیدالاضحیہ پیش کیا گیا۔

سوموار، ۲۹ر اپریل ۱۹۹۶ء:

آج کی ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۲۹ میں حضور انور ایدہ اللہ نے سورہ رعد کی آیت نمبر ۳۳ تا ۴۴ یعنی آخر سورہ تک، نیز سورہ ابراہیم از آیت نمبر ۱ تا ۱۰ کا ترجمہ و تشریح بیان فرمائی۔

منگل، ۳۰ر اپریل ۱۹۹۶ء:

بعض مجبوریوں کی بناء پر آج ترجمۃ القرآن کی ایک گزشتہ کلاس دوبارہ دکھائی گئی۔

بدھ، یکم مئی ۱۹۹۶ء:

آج بھی ہومیو پیتھی کی ایک گزشتہ کلاس پروگرام "ملاقات" میں دوبارہ دکھائی گئی۔

جمعرات، ۲ر مئی ۱۹۹۶ء:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج ہومیو پیتھی کی کلاس نمبر ۱۵۷ لی جس میں مونہہ کی بیماریوں اور ان کے علاج کے سلسلہ میں مختلف ادویہ کا ذکر فرمایا۔

جمعۃ المبارک، ۳ر مئی ۱۹۹۶ء:

اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں درج ذیل سوالات کے جوابات حضور انور نے عطا فرمائے۔

☆ استخارہ کرنے کا صحیح طریق کیا ہے؟ کیا نفل پڑھے بغیر بھی دعائے استخارہ کی جا سکتی ہے؟ نیز استخارہ کے بعد خدا تعالیٰ کس طریق پر بندہ کی رہنمائی فرماتا ہے؟

باقی صفحہ نمبر ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

حفاظتی لباس

جوں جوں دنیا میں ماحولیات سے متعلق آگاہی بڑھتی جاتی ہے اور ہماری فضا اور گردوپیش میں موجود ضرر رساں گیسوں اور دیگر نقصان دہ اشیاء کے متعلق واقفیت میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے اسی نسبت سے لوگ ماحولیاتی آلودگی سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کی طرف بھی زیادہ اہتمام سے توجہ کر رہے ہیں۔ خصوصاً ترقی یافتہ مغربی ممالک میں توان باتوں پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ شہروں میں بالخصوص جہاں ٹریفک کا ہجوم ہو کئی سائیکل سواروں نے اپنے منہ اور ناک پر خاص قسم کے ماسک چڑھائے ہوئے ہوتے ہیں تاکہ گاڑیوں سے نکلنے والی زہریلی گیسیں سانس کے ذریعہ ان کے جسم میں داخل نہ ہوں۔ اسی طرح موٹر سائیکل سواروں کے لئے حفاظتی خود یا ہیلمٹ پہننے لازمی ہیں۔ اسپتالوں میں ڈاکٹرز اور نرسز وغیرہ بھی مریضوں کے معائنہ وعلاج کے وقت خصوصی حفاظتی دستانے اور گاؤن وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ ایکسرے لینے والے ریڈیوگرافر کو بھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہ ایکسرے کی نقصان دہ شعاعوں سے بچنے کے لئے ایک حفاظتی شیلڈ کے پیچھے کھڑے ہو کر ایکسرے لیتے ہیں۔ ویلڈنگ کا کام کرنے والے بھی خصوصی حفاظتی چشمہ پہنتے اور حفاظتی شیلڈ استعمال کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو مثلاً نیوکلئر ری ایکٹر یا کسی ایٹمی پلانٹ پر کام کرتے ہیں ان کا حفاظتی لباس انہیں مکمل طور پر ڈھانپے ہوئے ہوتا ہے تاکہ وہ ہر قسم کی ریڈیائی شعاعوں سے مکمل طور پر محفوظ اور مامون رہیں۔ غرضیکہ اگر آپ اپنے ماحول پر نظر ڈالیں تو اس حقیقت کا معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں کہ جتنے خطرات کسی ماحول میں زیادہ ہوں وہاں کام کرنے والے اپنے آپ کو ماحولیاتی آلودگی اور اس کے مضرات سے بچانے کے لئے اسی نسبت سے زیادہ حفاظتی لباس (Protective Clothing) استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ جہاں حفاظتی اقدامات کا خیال نہیں رکھا جاتا وہاں کام کرنے والے ہمیشہ خطرہ کی زد میں رہتے ہیں اور ایسے واقعات بھی سامنے آتے رہتے ہیں کہ وہ لوگ نہایت موذی بیماریوں میں مبتلا ہو گئے یا خطرناک حادثات کا شکار ہو گئے اور بعض صورتوں میں تو وہ زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

ماحولیات کا یہ وہ پہلو ہے جس پر آج کی دنیا میں خصوصاً یورپ امریکہ وغیرہ میں بہت زور دیا جاتا ہے لیکن ماحولیات کے ذہنی، اخلاقی اور روحانی پہلوؤں کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ ان کا بھی ہمارے جسم اور روح کی صحت یا عدم صحت پر اچھا یا برا اثر پڑتا ہے۔ لغو اور بیہودہ لٹریچر، گندی، فحش، عریاں فلمیں، جنسی بے راہ روی، انفرادیت اور آزادی کے غلط اور غیر متوازن تصور کی پیروی کے نتیجہ میں خاندانوں کا انتشار، شادی کے بغیر مرد وعورت کے اکٹھا رہنے کے رجحان میں اضافہ، بڑھتی ہوئی شرح طلاق، بچوں کا والدین کے پیار اور نیک تربیت سے محرومی کے باعث قسما قسم کی نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہونا، پرتشدد فلمی مناظر دیکھ کر مجرمانہ ذہنیت کے ساتھ ان کا پرورش پانا، چوری، ڈاکہ، قتل و غارت، دہشت گردی اور منشیات کے روزافزوں واقعات، معاشرتی اور اخلاقی اقدار میں تنزل اور انحطاط یہ سب بھی ہمارے ماحول کا حصہ ہیں اور انسانی زندگی پر ان سب باتوں کے نہایت گہرے اور تباہ کن اثرات مترتب ہو رہے ہیں۔ لیکن ماحول کے ان منفی عوامل سے بچاؤ کے لئے کوئی تدبیر اختیار نہیں کی جاتی۔ نہ سیاسی لیڈروں کو اس کی فکر ہے اور نہ مذہبی رہنماؤں کو اس کا کچھ خیال ہے۔ کبھی کبھار، کہیں کہیں سے شاذ طور پر کوئی بیان بازی تو ہو جاتی ہے مگر لوگوں کو ماحول کے بداثرات سے بچانے کے لئے نہ کوئی رہنمائی دی جاتی ہے اور نہ کوئی عملی اقدام ہوتا ہے۔

قرآن کریم جو خاتم الکتب ہے اور تمام جہانوں کے لئے، تمام انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان ہدایت اور شفا کا پیغام ہے، اس کا یہ حیرت انگیز کمال ہے کہ آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے سے ہی اس نے کو ماحول کے ہر قسم کے بداثرات سے بچانے کے لئے ایک خصوصی حفاظتی لباس کے استعمال کی طرف توجہ دلائی تھی اور اس کا نام ہی "لباس التقویٰ" (Protective Clothing) رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یابنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا..... الخ" (الاعراف:۲۷) ۔ کہ اے آدم کی اولاد! ہم نے تمہارے لئے ایک ایسا لباس پیدا کیا ہے جو تمہاری چھپانے والی جگہوں کو چھپاتا ہے اور زینت کا موجب بھی ہے۔ اور تقویٰ کا لباس تو سب سے بہتر لباس ہے۔ یہ (لباس کا حکم) اللہ کے احکام سے ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

مگر افسوس کہ بنی آدم کی اکثریت اس نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھا رہی۔ مادی لباس کا تو خیال رکھتی ہے مگر وہ لباس جسے خدا نے سب سے بہتر قرار دیا تھا اسے کلیۃً نظر انداز کئے بیٹھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود ظاہری مادی لباس کے استعمال کے بنی آدم کی اکثریت ماحولیاتی آلودگی سے محفوظ و مصئون نہیں اور انسانی معاشرہ بڑی تیزی سے ہولناک تباہیوں کی طرف بڑھتا چلا جارہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی حفاظت اور اس کی بھلائی کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ وہ اس "لباس التقویٰ" کو پورے طور پر اوڑھ لے جو خدا تعالیٰ نے آسمان سے اتارا ہے۔ اس کے بغیر کوئی شخص ماحول کے بداثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے..... تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے"۔

بقیہ مختصرات

☆ جدید طبی تحقیقات کے مطابق حمل کے ابتدائی ایام میں بچہ میں پائی جانے والی بعض بیماریوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ کیا ایسی صورت میں اسقاط کروانا درست ہوگا؟

☆ حضرت مسیح موعودؑ نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے۔ اس آبادی کو ہم کس طرح ثابت کر سکتے ہیں؟

☆ کیا اخروی زندگی میں روح اور جسم دونوں ہونگے؟

☆ ایک عام مسلمان جو نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کرتا ہے اور نہ ہی آپؑ پر ایمان لاتا ہے اور جب کسی احمدی سے نجی محفل میں ملتا ہے تو کہتا ہے کہ آپ ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔ ایسا شخص کس زمرہ میں آئے گا؟

☆ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بشیر اور نذیر کے طور پر پیش فرمایا ہے اور عام طور پر بشارت کے مضمون کو انذار سے پہلے رکھا گیا ہے۔ لیکن سورہ نور کی آخری آیت میں یہ ترتیب بدلی ہوئی نظر آتی ہے۔ اس کی کیا وجہ اور حکمت ہے؟

☆ سورہ یوسف آیت نمبر ۵۴ "وما ابرئ نفسی..... الخ" پر یہ سوال ہے کہ انسانی نفس کا آغاز نفس امارہ سے کیا گیا ہے۔ کیا اس سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ انسانی نفس میں بنیادی طور پر آغاز سے ہی برائی کی طرف لے جانے کا رجحان پایا جاتا ہے؟

☆ اسلامی اصول کی فلاسفی میں حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ "عارف ایک مچھلی ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے ذبح کیا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت اس کا پانی ہے" اس سے کیا مراد ہے؟

☆ مغربی ممالک میں ماحولیاتی آلودگی کو دلیل بنا کر بعض اوقات کچھ لوگ حکومت کے بعض منصوبوں مثلاً فیکٹری کا قیام یا سڑک کی تعمیر وغیرہ کی مخالفت کرتے ہیں جبکہ ملکی ترقی کے لئے ان باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ ایسی صورت میں کون سا موقف درست ہے؟

☆ تبلیغ کے دوران جب غیر احمدیوں کو کہا جاتا ہے کہ حیات مسیح کے عقیدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی لازم آتی ہے۔ تو بریلوی حضرات خاص طور پر جواباً یہ کہہ دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر، ناظر اور عالم الغیب ہیں۔ اس کا کیا جواب دینا چاہئے؟

☆ خلیج کی جنگ کے دوران مختلف خطبات جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے ہندوستان و پاکستان کے حکمرانوں کو مشورہ دیا تھا کہ اسلحہ کی دوڑ کو ختم کرنے سے ہی علاقہ میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ یہ بات ان ملکوں کے حکمرانوں کو سمجھ نہیں آتی؟

☆ تیسری دنیا کے ممالک میں ٹوٹنے کا رجحان ہے۔ اور یورپ کے ممالک میں اکٹھے ہونے کا رجحان ہے۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ پاکستان میں عمران خان نے حال ہی میں تحریک انصاف کے نام سے سیاست کا آغاز کیا ہے۔ اخبارات کے مطابق نوجوان طبقہ اس کی حمایت میں نظر آتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تبصرہ!

(ع - م - ر)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ آج کے خطبہ کا مضمون تحویل قبلہ کے سایہ کے تلے ہے۔ قرآن فرماتا ہے کہ جب تحویل قبلہ کی گئی تو ایک مقصد یہ تھا کہ جن کے نفس بیمار ہیں وہ الگ ہو جائیں اور جو اخلاص میں کامل ہیں ان کے لئے قبلہ کی تبدیلی ذرا بھی تکلیف کا موجب نہیں ہوتی۔

حضور نے یہ ذکر فرماتے ہوئے کہ بعض لوگ رات رات بھر انڈین فلمیں دیکھتے ہیں فرمایا کہ ہندوستانی فلمیں گندی اور ادب و شعریت کو ختم کرنے والی اور ایسے توہمات کو پیدا کرنے والی ہیں جو توحید کا کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے جماعت کی اکثریت کا اس پہلو سے قبلہ درست ہی ہے اور وہ ان لغویات میں ملوث نہیں ہیں لیکن جن کا قبلہ ٹیڑھا ہے انہوں نے بہت ہی خطرناک اقدام کئے ہیں۔ بعض گھر ڈش انٹینا کے ذریعہ دن رات ہندوستانی فلموں میں مگن رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ گندگی، بےحیائی و بے غیرتی نئی نسل کا طرہ امتیاز بنتا جا رہا ہے یہاں تک کہ یہ لوگ اعلیٰ درجہ کے لٹریچر سے بھی بے بہرہ ہو گئے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے فرمایا تھا کہ "فاجتنبوا الرجس من الاوثان" رجس کو ترک کرو اور خاص طور پر ایسے رجس سے بچو جو لازماً بتوں کی طرف لے جائے گا اور جھوٹ سے بچو۔ حضور نے فرمایا کہ ہندوستانی فلموں کی پرستش کے نتیجہ میں ان ایکٹروں، ایکٹرسوں کی پرستش شروع ہو چکی ہے اور ایسے لوگ ان کی تصویریں اپنے کمروں میں سجاتے اور ان کے ہمرنگ ہونے کی تمنا رکھتے ہیں۔ اور ایسے رجحانات عوام میں تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ حضور نے ایک اخباری خبر کے حوالہ سے بتایا کہ پاکستان میں مختلف سیٹلائٹ رابطوں کے ذریعہ جو متعدد ٹی وی چینل دیکھے جاسکتے ہیں ان میں سے قریباً ۳۶ ہندوستانی سٹیشن ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایک طرف مولویت ہے جس کا سارا زور اس بات پر ہے کہ اس ٹی وی چینل (یعنی ایم ٹی اے) کو بند کر دیا جائے جو خدا کی بلاتا ہے اور کہتے ہیں کہ جب تک اس کو نہیں مٹائیں گے ہمیں چین نہیں آئے گا۔ دوسری طرف سارا ملک دن رات ہندو ایکٹروں، ایکٹرسوں کی پرستش کرے اس کی انہیں ذرہ بھی پرواہ نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر یہ حالت احمدی گھروں میں بھی داخل ہو جائے خواہ ہزاروں میں سے ایک میں بھی ہو تو یہ نہایت فکر انگیز بات ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ کا احسان ہے کہ دن بدن ایم ٹی اے کی طرف توجہ بڑھ رہی ہے خصوصاً بچوں کی اس میں دلچسپی غیر معمولی ہے۔ ایم ٹی اے بہت بڑا احسان ہے۔ ناممکن ہے کہ ہم اس کا اللہ کے حضور شکر کا حق ادا کر سکیں۔

حضور ایدہ اللہ نے پاکستان کی جماعتوں کو خصوصیت سے نصیحت فرمائی کہ جائزے لیں کہ کہاں کہاں اس پہلو سے توجہ کی ضرورت ہے اور ایسے کمزور لوگوں کو سمجھا کر بچانے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا جہاں رجس آ جائے وہاں ضرور بت پرستی آتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ایم ٹی اے کے لئے دلچسپ پروگراموں کی تیاری کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ صرف تقریروں کے پروگرام نہیں چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ مختلف ملکوں کی جغرافیائی، نباتاتی، معدنیاتی یا زندگی سے تعلق رکھنے والی ایسی خصوصیات جن سے فی ذاتہ انسان کو دلچسپی ہوتی ہے ان کو اس طرح پیش کرنا کہ ایک انسان خواہ اسے نیکی سے دلچسپی ہو یا نہ ہو چونکہ انسان کی عالمی دلچسپی ان چیزوں میں ہوتی ہے اس کی توجہ ان کی طرف پھر جاتی ہے۔ بیچ بیچ میں خالصۃً نیکی کی تلقین کے پروگرام بھی آتے رہیں تو رفتہ رفتہ ذوق درست ہو جائیں گے۔ اس کے لئے ذہین اور فدائی دماغوں کی ضرورت ہے۔ ہر ملک میں باقاعدہ نگرانی میں ایسے پروگرام بنیں جو کثرت کے ساتھ اپنے حالات کے ایسے پروگرام تیار کریں جن سے انسان کو بحیثیت انسان دلچسپی ہوتی ہے۔ مثلاً افریقہ ہے ان کے حالات، ان کے سابقہ رسم و رواج، کس طرح ان پر عیسائیت نے قبضے کئے، پھر کس طرح خدا نے احمدیت کے ذریعہ انہیں شرک کے چنگل سے نجات دلانے کی توفیق عطا فرمائی اور اس سلسلہ میں جو اعجاز ظاہر ہوئے ہیں ان کا بیان، یہ باتیں ان پروگراموں میں شامل کی جائیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہم نے اپنے معاشرے کو جھوٹ سے پاک کرنا ہے۔ سب سے خطرناک بت جھوٹ کا قول، جھوٹ کی عبادت ہے۔ اب وقت ہے کہ ہر سمت سے اس کے خلاف مہم چلائی جائے اور سمجھا کر لوگوں کو اس گندگی سے نکالنے کی کوشش کریں اور بتائیں کہ لغویات سے منہ موڑو اور خدا نے جو زندگی بخش پاکیزہ پروگرام جاری کئے ہیں ان کی طرف متوجہ ہو یہ ایسا لطف دیں گے جو باقی رہنے والا ہے۔

(بیسویں قسط)

مسیحیت

ایک سفر حقائق سے فسانہ تک

Christianity —— A journey from facts to fiction

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

کی معرکہ آراء انگریزی تصنیف کا اردو ترجمہ

[یہ اردو ترجمہ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل حال جرمنی) نے کیا ہے جسے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے - مدیر]

مختلف خصائص و کردار رکھنے والی شخصیتیں

اگر وہ (یعنی تثلیث کے تینوں اجزائے ترکیبی) تین علیحدہ علیحدہ ہستیاں تھیں اور اپنے علیحدہ علیحدہ ذاتی خصائص واوصاف کی مالک تھیں اور ایک دوسرے کے خصائص واوصاف اور صفات میں باہم شریک نہ تھیں تو پھر انہیں "ایک میں تین" اور "تین میں ایک" قرار نہیں دیا جاسکتا۔ تثلیث کے تینوں اقانیم کے وحدانیت کی آئینہ دار اکیلی ہستی میں ڈھل جانے کو صرف اسی صورت میں متصور کیا جا سکتا ہے کہ جب ان کے خصائص واوصاف اور تمام صلاحیتیں بھی ایک دوسرے سے بکلی مطابقت اختیار کر لیں اور کوئی ایسے امتیازی پہلو باقی نہ رہیں جو انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ کر دکھانے والے ہوں۔

اس سے ایک ایسا منظر نامہ ابھرتا ہے جو کسی حد تک مشابہت رکھتا ہے پیدائشی طور پر ایسے تین جڑواں وجودوں سے جن کے ذہن، دل، دیگر اعضاء اور جذبات و احساسات اور اسی طرح جن کی حرکات و سکنات اور اعمال وافعال میں ایسی مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے تجربہ میں دوسرے دو بھی برابر کے شریک رہتے ہیں۔

اگر ایسا ہی وقوع میں آتا ہے تو "باپ خدا" بیٹے اور روح القدس کی تثلیث ایسی شکل اختیار کر لیتی ہے جسے کسی نہ کسی حد تک قابل فہم قرار دیا جاسکتا ہے لیکن ان کے تین علیحدہ علیحدہ جسموں اور ان کے علیحدہ علیحدہ شخصیتوں کے مالک ہونے کا مسئلہ پھر بھی موجود رہے گا۔ اس لحاظ سے یہ بات بھی یقیناً عیسائی عقیدہ تثلیث پر صادق نہیں آتی۔ دوبارہ غور کرنے سے انسان ایک ایسی اکیلی شخصیت کا تصور کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جو تین شناختوں کی مالک ہے۔ ایسے نام نہاد تین جڑواں وجودوں کی شناخت اسی صورت میں متصور ہو سکتی ہے جب تین علیحدہ علیحدہ وجودوں کی بجائے ایک ہی شخص اپنے اندر تین شخصیتوں کا حامل ہو۔ یہ صورت حال خود اپنی ذات میں کئی مسائل اور الجھنیں کھڑی کرنے کا موجب بنتی ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ خدا کا کوئی جسم نہیں ہے اس لئے یہاں انسانی جسم سے مماثلت کے اطلاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یقیناً ہم خوب جانتے ہیں کہ انسانی اصطلاح کے مطابق خدا کا کوئی جسم نہیں ہے لیکن یکسانیت کی حامل تین جڑواں روحانی ہستیوں کا مسئلہ تو پھر بھی قائم رہے گا۔ اپنی انفرادی حیثیت میں وہ علیحدہ علیحدہ ہستیاں ہونگی اور اس کے باوجود ہر لحاظ سے وہ ہونگی ایک اور اکیلی ہستی کے مترادف۔

مفروضہ کے طور پر ایک جیسی تین جڑواں ہستیوں کی موجودگی تسلیم کرنے کی صورت میں ایک مسئلہ اور بھی پیدا ہوگا اور وہ ہوگا عبادت کے معاملہ میں ان تینوں کے باہمی رشتہ اور تعلق کا۔ کیا خدا کی ہستی میں موجود "ایک میں تین" کی مصداق روحانی شخصیتیں بھی ایک دوسرے کی عبادت کریں گی؟ اگر یہ کہا جائے کہ ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ خدا ہوتے ہوئے باہم ایک دوسرے کی عبادت سے مبرا ہونگی تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ کیا وہ ایک دوسرے کی عبادت سے مبرا ہوتے ہوئے اس بات کی سزاوار ہونگی کہ ان کی مخلوق ہستیاں ان کی عبادت کریں؟۔

اگرچہ عہد نامہ جدید میں بار بار اس بات کا ذکر آتا ہے کہ مسیح خدا کی عبادت کرتا تھا اور دوسروں کو بھی خدا ہی کی عبادت کرنے کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن روح القدس کے بارہ میں ایسا کوئی ذکر نہیں ملتا کہ وہ بھی "باپ خدا" کی عبادت کرتا تھا۔ مزید بر آں عہد نامہ جدید میں بار بار اس امر کا بھی کوئی ذکر موجود نہیں ہے کہ مسیح نے کبھی دوسروں کو یہ تلقین کرنے کی کوشش کی ہو کہ وہ خود اس کی یا روح القدس کی عبادت کریں۔ "باپ خدا" کی عبادت کے سوا کسی اور کی عبادت کے ذکر کا سرے سے مفقود ہونا ایک ایسا امر ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے اندر خدائے واحد کی عبادت کا ایک شوق آفریں جذبہ محسوس کرتا ہے۔

ہرچند کہ ایک عام رواج کے طور پر اب عیسائیوں کا دستور العمل یہی ہے کہ وہ "باپ خدا" کے ساتھ اس کے بیٹے کی بھی عبادت کرتے ہیں تاہم اس کی ضبط تحریر میں آئی ہوئی ریکارڈ شدہ کوئی مثالیں یا واقعاتی شہادتیں موجود نہیں ہیں کہ یسوع مسیح کے شاگردوں میں سے کبھی کسی نے اس کی (یعنی مسیح کی) عبادت کی ہو یا یہ کہ مسیح نے زمین پر اپنے عارضی قیام کے دوران انہیں ایسا کرنے کی ترغیب دلائی ہو۔ اگر اس نے ایسا کیا ہوتا تو ایسے سوال ضرور پیدا ہوتے جن کا کوئی جواب نہ بن پڑتا۔ یہی بات روح القدس کے بارہ میں بھی صادق آتی ہے یعنی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ روح القدس نے بھی کیوں کسی سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ اس کی عبادت کریں۔

اس معاملہ پر کہ وہ بایں معنی ایک میں تین تھے کہ ان کا اپنی ہستی کا شعور ایک ہو گیا تھا پہلے ہی خاصی تفصیلی بحث ہو چکی ہے۔ ایسی صفات کے حامل وجودوں کو جو اپنی علیحدہ ہستی کا شعور رکھتے ہوں منطقی طور پر "ایک میں تین شخصیتوں" کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔ مزید بر آں نہ ایک ہستی کے مختلف پہلوؤں اور حیثیتوں کی عبادت کی جاتی ہے اور نہ وہ باشعور مختلف پہلو اور حیثیتیں خود اپنی مرکزی خودی کی آپ عبادت کرتے ہیں۔ ان مختلف پہلوؤں اور حیثیتوں کو علیحدہ ہستیاں تصور کرنے کے لئے بہرحال ان کی اپنی علیحدہ خودی اور انا کی شکل میں ان کی اپنی آزاد انفرادی شناخت ہونی چاہئے۔ یہ مخصوص انفرادیت ہی ہوتی ہے جو کسی کو اپنی علیحدہ شخصیت کے شعور سے بہرہ ور کرتی ہے اور اس کی اپنی علیحدہ شخصیت کو دوسروں پر آشکار کرنے والے حوالہ کا کام دیتی ہے۔ بصورت دیگر اپنے یا دوسروں کے ذکر کے لئے "میں" "تم" اور "وہ" وغیرہ کے استعمال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تثلیث کے لفظ کو ایک وجود کے لئے استعمال کرنا اس کی مختلف صفات کو ظاہر کرنے کے لئے ہی ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ اس کا اور کوئی مطلب ممکن نہیں۔ اور جہاں تک صفات کا تعلق ہے وہ تین تک محدود نہیں۔ خواہ ہمیں ان کا علم ہو یا نہ ہو خدا کی بے شمار صفات ہو سکتی ہیں اور فی الحقیقت اس کی بے شمار صفات ہیں۔

خلاصہ اور اختصار کے طور پر اس بحث کو انجام تک پہنچانے کے لئے ہم دوبارہ اس بات پر زور دینا چاہتے ہیں کہ تثلیث کے مختلف اجزائے ترکیبی کے مابین ایک دوسرے کی عبادت کا سوال اس وقت پیدا ہو سکتا ہے جب وہ تینوں ہستیاں ایک دوسرے سے مختلف ہوں اور مرتبہ میں ایک دوسرے کی ہم پلہ نہ ہوں یعنی ان کے مرتبے اور ان کے خصائص ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔ اس صورت (یعنی تفاوت مراتب کی صورت) میں تینوں میں سے صرف ایک ہی عبادت کے لائق ٹھہرے گا اور باقی دو درجہ میں کمتر ہونے کی وجہ سے اس بات کے پابند ہونگے کہ وہ بھی اس کی عبادت کریں۔ ہرچند کہ جواب دو اور دو چار کی طرح واضح ہے لیکن اس کو قبول اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ "تثلیث" میں وحدانیت کے تصور کو دل و دماغ سے محو کر دیا جائے۔ اس کی سرے سے کوئی گنجائش نہیں ہے کہ آپ بیک وقت "ایک میں تین" اور "تین میں ایک" دونوں پر ایمان رکھتے ہوں۔

اس صورت حال کے پیش نظر مجھے ایک مزاحیہ واقعہ یاد آگیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی اس سے لطف اندوز ہوں اس لئے اسے یہاں درج کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بغداد میں جوہا نامی ایک درباری مسخرہ تھا جو اپنے فن میں بہت طاق اور شہرہ آفاق تھا۔ جب تیمور لنگ نے بغداد پر حملہ کیا۔ وہاں وہ اس کے مزاح اور پر لطف باتوں کے پیرایہ اظہار سے بہت خوش ہوا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ جوہا کو بھی مال غنیمت کے طور پر اپنے ساتھ لے جائے گا اور اسے اپنے ہاں دربار کے مسخرہ اعلیٰ کے طور پر مقرر کرے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز جوہا کے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ وہ اکیلا بیٹھ کر بھنا ہوا گوشت کھائے اور کھائے بھی خوب جی بھر کے۔ اشتہا اتنی تیز تھی کہ وہ اسے دبا نہ سکا۔ وہ سیدھا بازار گیا اور وہاں سے بہترین قسم کا دو کلو گوشت خرید لایا۔ گوشت کو اپنی بیوی کے حوالے کرتے ہوئے اسے ہدایت کی کہ وہ اس سے بھنے ہوئے گوشت کا بہترین اور لذیذ ترین کھانا تیار کرے۔ کوئی اور اسے ہاتھ نہ لگائے اور پورا کا پورا اس کے لئے مخصوص رہے۔ حتیٰ کہ اس نے بیوی کو بھی منع کر دیا کہ وہ خود اس میں سے ایک آدھ بوٹی چکھنے کی بھی جرات نہ کرے۔ بدقسمتی یہ ہوئی کہ جونہی اس کی بیوی گوشت بھوننے سے فارغ ہوئی اس کے چند بھائی اپنی بہن سے ملنے کے لئے آوارد ہوئے۔ اس کے اپنے لئے تو اچانک بھائیوں کا آنا بہت خوش گوار حیرت اور پر مسرت اچنبہ کا موجب تھا لیکن جوہا کے لئے ان کا یوں آدھمکنا بدقسمتی کے پیش خیمہ سے کسی طرح کم نہ تھا۔ تازے بھنے ہوئے لذیذ گوشت کی خوشبو پر ان نووارد مہمانوں کا دل ایسا للچایا کہ بے چین ہو ہو کر لگے ہونٹوں پر زبان پھیرنے۔ پھر وہی کچھ ہوا جس کا ہونا منطقی نتیجہ کے طور پر ناگزیر تھا۔ مزے لے لے کر گوشت چٹ کرنے اور اس کا اس طرح صفایا کرنے کے بعد اس کا کوئی بھورا اور ذرہ بھی باقی نہ رہا۔ انہوں نے اپنی پریشان حال فکرمند بہن سے رخصت ہونے کی اجازت لی اور وہاں سے چلتے بنے۔ جوہا کے آنے سے پہلے پہلے اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور ہوش بجا کر کے ایسا بہانہ تراشہ کہ اس کے نزدیک جس کا کوئی توڑ ممکن نہ تھا۔ مگر جوہا بھی اپنی جگہ کچھ کم چالاک وہوشیار اور عیار نہ تھا۔ جب وہ گھر میں داخل ہوا تو ابھی بھنے ہوئے گوشت کی بچی کھچی اور فضا میں رچی بسی خوشبو باقی تھی۔ اس نے بڑے اشتیاق سے مطالبہ کیا کہ اس کا بھنا ہوا دو کلو گوشت اس کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ وہ کھا کر مونچھوں پر تاؤ دے سکے۔ بیوی نے اس کی لاڈلی بلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا اگر ہو سکے تو مطلوبہ گوشت اپنی اس پیاری اور لاڈلی بلی کے پیٹ میں سے نکال لو۔ میں جب گھر کے دوسرے کام کاج میں مصروف تھی تو اس نے گوشت پر ایسا دھاوا بولا کہ صفایا کر ڈالا۔ جوہا کچھ نہ بولا۔ خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور بلی کو ترازو میں رکھ کر لگا اس کو تولنے۔ بلی کا وزن پورے دو سیر نکلا۔ اس نے اپنی بیوی سے مخاطب ہو کر بڑی نرمی سے جس میں درپردہ گرمی سموئی ہوئی تھی کہا میری پیاری بیوی مجھے تمہاری بات کا پورا یقین ہے لیکن اگر یہ دو کلو گوشت میرا ہے تو میری بلی کہاں گئی؟ اور اگر یہ میری بلی ہے (اور واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ ہے میری بلی) تو میرا لایا ہوا دو کلو گوشت کہاں گیا؟

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

CANADIAN IMMIGRATION
A GOLDEN OPPURTUNITY
Colin R Singer and Associates/ Canadian Barristers and Solicitors can assist you to immigrate to Canada under the following categories a) Independent b) Business c) Investor Independent categories: Computer Science and Technology, Engineering, Business Administration, Accountant, Financial Experts, Pharmacist, System Analyst, Computer Programmer, Social Worker, Tool Maker, Machine Fitter, Printing Instruments and Industrial Machine Mechanic, Minimum one year experience.
For Further Details contact:
DR H KHAN , 5 YORK STREET, BATLEY, W. YORKS, WF17 0LG
Tel: (01924) 479251
Fax: (01924) 472846

یہ تو ہے ایک لطیفہ جس میں مسئلہ زیر غور کی سراسر غیر منطقی صورت حال کی طرف ایک لطیف اشارہ مضمر ہے۔ کہنا مجھے اب یہ ہے کہ میں اس مسئلہ پر مسیح کی اصل اور حقیقی تعلیم کی رو سے بحث کرنا نہیں چاہتا۔ اس مقالہ میں موجودہ زمانہ کے عیسائی عقائد پر تنقیدی نظر ڈالنے اور انہیں پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان عقائد کے بارہ میں ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ یہ عقائد مسیح کی اصل تعلیم سے بہت دور ہٹ کر کچھ اور ہی شکل اختیار کر چکے ہیں۔

میری طرف سے اس انکار کے بعد کہ بائبل میں ایسا کوئی حوالہ یا اشارہ موجود نہیں ہے جس کی رو سے یہ ثابت ہو سکے کہ خدا کے علاوہ مسیح کی بھی باقاعدہ عبادت کی جاتی تھی میرے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ میں لوقا کی انجیل کی باب ۲۴ کی آیت ۵۲ میں پوشیدہ ایک اس نوعیت کے حوالہ کی وضاحت کروں۔ بعض مسیحی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ آیات اس امر کا ثبوت مہیا کرتی ہیں کہ مسیح نے خود اپنے پیروؤں کو تلقین کی کہ وہ اس کی بھی عبادت کیا کریں۔ عصر حاضر کے عیسائی سکالرز اس امر سے خوب باخبر ہیں کہ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ یہ آیات اصلی نہیں بلکہ وضعی ہیں اور اس بات کی ہرگز حقدار نہیں ہیں کہ انہیں سینٹ لوقا کی انجیل کا اصلی اور مستند حصہ شمار کیا جائے۔

اب ہم مسیحی صاحبان کے عام مروجہ طریق اور عمل کی طرف آتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ آیا ان کے اس مروجہ طریق اور عمل کو انجیل کی تائید حاصل ہے یا نہیں۔ فی زمانہ بہت سے مسیحی فرقوں کے طرز عمل کی رو سے خدا کے بیٹے کی حیثیت سے مسیح کی یقیناً پرستش کی جا رہی ہے۔ بایں ہمہ وہ سب فرقے اس بات پر بھی متفق ہیں کہ وہی مسیح جس کی وہ پرستش کرتے ہیں وہ خود صرف "باپ خدا" کی اور صرف اور صرف اسی کی عبادت کیا کرتا تھا۔ میں نے بارہا مسلمہ عیسائی سکالرز سے اس بات کی وجہ پوچھی ہے کہ اگر مسیح خود خدا کا جزو لاینفک تھا اور اس طرح کامل اور مکمل طور پر اس میں مدغم تھا کہ تین علیحدہ علیحدہ شخصیتیں موجود ہونے کے باوجود ان کے باہم مدغم ہونے سے خود ان میں وحدانیت کا تصور ابھرے بغیر نہ رہتا تھا تو پھر مسیح کے "باپ خدا" کی عبادت کرنے کی وجہ کیا تھی اور وہ کیوں اس کی عبادت کرتا تھا لیکن کوئی ایک سکالر بھی مجھے اس کا جواب نہیں دے سکا اور میری یہ کوشش ہمیشہ رائیگاں ہی گئی۔ ایک نہیں، اس بارہ میں کئی سوال پیدا ہوتے ہیں۔ کیا مسیح نے کبھی تثلیث کے تیسرے جزو یعنی روح القدس کی بھی عبادت کی؟ کیا وہ کبھی اس امر کا بھی مرتکب ہوا کہ اپنی پرستش آپ کرے؟ کیا روح القدس نے کبھی مسیح کی پرستش کی؟ کیا "باپ خدا" نے کبھی تثلیث کے بقیہ دو اقانیم کو لائق عبادت گردانا اور اپنے لئے خود ان کی عبادت کو لازم پکڑا؟ اگر نہیں تو کیوں؟ شاید یہ سوال اور ان کے واضح اور غیر مبہم جواب کبھی نہ کبھی عیسائیوں کو اس اقرار پر مجبور کر دیں گے کہ "باپ خدا" کو تثلیث کے بقیہ دو اجزاء پر یقیناً برتری اور بالادستی حاصل ہے۔ اس سے یہ امر ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ تثلیث کے تین اجزاء یا اقانیم بلحاظ مرتبہ ہم پلہ نہیں ہیں لہذا اگر وہ تین ہی ہیں تو لازماً وہ "تین میں تین" ہیں اور یقیناً وہ "ایک میں تین" نہیں ہیں۔

بعض اوقات جب مسیحی صاحبان کو مسیح کے متعلق جسے وہ خدا کا بیٹا یقین کرتے ہیں اس سوال کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ وہ تو خود "باپ خدا" کی عبادت کیا کرتا تھا تو پھر آپ لوگ کیوں مسیح کی عبادت کرتے ہیں تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ وہ تو "انسان مسیح" تھا جو خدا کی عبادت کرتا تھا، "بیٹے" نے اپنے "باپ خدا" کی کبھی عبادت نہیں کی۔ یہ جواب ہمیشہ پھر اسی بحث کی طرف لے جاتا ہے جو ہم پہلے بھی کر چکے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ کیا دو باشعور ہستیوں نے مسیح کے اکیلے جسم پر قبضہ جمایا ہوا تھا۔ ان دو ہستیوں میں سے ایک انسانی شعور کی حامل تھی اور دوسری ہستی اس شعور کی حامل تھی کہ وہ خدا کا بیٹا ہے؟ پھر یہ سوال بھی پیدا ہو گا کہ اس جسم میں موجود انسان نے اسی میں بیک وقت موجود "خدا کے بیٹے" کے ساتھ ایک ہی جسم میں موجود تھا، تیسرے اقنوم یعنی روح القدس کی بھی عبادت کرنی چاہئے تھی جو اس نے کبھی نہیں کی۔

عبادت فی الاصل ذہن اور روح کے باطنی عمل سے عبارت ہوتی ہے جس کا بعض اوقات جسمانی حرکات و سکنات کی مرئی علامتوں سے بھی اظہار کیا جاتا ہے۔ اس نظر آنے والے مرئی اظہار کے باوجود عبادت انسان کے ذہنی اور جذباتی وجود یا ہستی میں جڑ کی طرح پیوست ہوتی ہے لہذا یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ جب مسیح خدا کی عبادت کرتا تھا تو عبادت کا عمل کس سے سرزد ہوتا تھا؟ ہم اس منظر نامہ کو اس کی تمام تر باریکیوں اور پیچیدگیوں کے ساتھ قبل ازیں اچھی طرح کرید اور کھنگال کر ثابت کر چکے ہیں کہ یہ "خدا کا بیٹا" ہی تھا جو خدا کی عبادت کرتا تھا اور اس نے انسان ہوتے ہوئے اپنے ساتھی اور شریک مسیح کی کبھی عبادت نہیں کی۔ تو پھر عیسائی صاحبان زمین پر خود یسوع کے اس پاک نمونہ اور اسوہ کی کیوں خلاف ورزی کرتے ہیں؟ جبکہ انسان یسوع نے اپنے شریک کار مسیح کی اس کے ساتھ اپنی انتہائی قربت کے باوجود کبھی عبادت نہیں کی تو وہ (یعنی عیسائی صاحبان) خدا کے ساتھ ساتھ مسیح کی بھی عبادت کیوں کرنے لگتے ہیں؟

یکساں اور مساوی خصوصیات رکھنے والی مختلف ہستیاں

تثلیث کے اندر "ایک میں تین" کے فارمولہ کا اب ہم ایک اور زاویہ نگاہ سے جائزہ لیتے ہیں۔ اس وقت ہم جس منظر نامہ کی رو سے اس فارمولہ کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ تثلیث کے تینوں اجزاء یا اقانیم باہم ایک جیسے اور ایک دوسرے کے ہم پلہ ہیں۔ ان کے مابین کسی لحاظ سے بھی کوئی فرق ہے ہی نہیں۔ اس منظر نامہ میں ہم ایک ایسی شخصیت کی بات نہیں کر رہے جس میں مختلف نوعیت کے خدوخال، خطوط و اقواس، نقش و نگار اور اعضاء و قواہ آ جمع ہوئے ہوں۔ بلکہ وہ تین جڑواں بچوں کی طرح تین علیحدہ علیحدہ شخصیتوں کے مالک ہیں۔ یہ اس قسم کی تین جڑواں شخصیتیں ہیں کہ ان میں مکمل یکسانیت پائی جاتی ہے۔ مکمل یکسانیت سے مراد یہ ہے کہ ان کے مابین پائی جانے والی یکسانیت ان کی شکل و صورت اور بناوٹ تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ان کی یکسانیت سوچ، بچار، افکار و خیالات اور جذبات و احساسات کے پورے طریق عمل و طریق کار بلکہ ان کو باہم منضبط کرنے والے پورے سلسلہ ہائے نظام تک ممتد ہے۔ وہ اپنے افکار و خیالات، احساسات و جذبات اور تجربات میں الغرض ہر چیز اور ہر بات اور ہر کام میں پوری یکسانیت کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ ایسی صورت میں ہر شخص یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہے گا کہ تثلیث کے تین اجزائے ترکیبی میں سے دو کا وجود محض فالتو ہے۔ اگر ان میں سے دو کو ختم بھی کر دیا جائے تو تثلیث میں سے باقی رہ جانے والا ایک جزو یا اقنوم باقی دو کے ختم ہو جانے سے خفیف سا بھی متاثر نہیں ہو گا کیونکہ وہ خود اپنی ذات میں مکمل ہے اور مکمل رہے گا۔ قرآن مجید نے بھی ایک رنگ میں اس سوال کو اٹھایا ہے۔ جب وہ توجہ دلاتا ہے کہ اگر خدا یسوع مسیح اور روح القدس کو ہلاک اور نابود کرنا چاہے تو کیا فرق پڑ سکتا ہے اس کے جلال و جبروت، اس کی ابدیت اور اس کے کمال لازوال پر اور کون روک سکتا ہے اس کو اگر وہ ایسا کرنا چاہے (۵: ۱۸)۔ اس سے مراد یہ ہے کہ صفات الٰہیہ دائمی اور ابدی طور پر اپنا جلوہ ظاہر کرتی رہیں گی۔ ان کی جلوہ گری میں کوئی رخنہ یا رکاوٹ کبھی اور کسی حال میں پڑ ہی نہیں سکتی۔ اس لحاظ سے تثلیث کا نظریہ جو اس منظر نامہ میں پیش کیا گیا ہے سراسر نامعقول اور بلاضرورت ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

ہاں اگر فرض یہ کیا جائے کہ نظریہ تثلیث میں پائی جانے والی تین شخصیتیں تین علیحدہ علیحدہ کام انجام دیتی ہیں ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ خدا کی خداوندی کو پورا اور مکمل کرنے کے لئے تینوں اجزاء کا وجود لازمی اور ضروری ہو گا۔ لیکن واضح طور پر اس کے ساتھ ہی تین خداؤں کی موجودگی کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا اور یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہونگے اور باہم خوب گھل مل کر رہ رہے ہوں گے۔ لیکن ایسی صورت میں انہیں "تین میں تین" خدا ہی مانا جائے گا نہ کہ مروجہ عیسائی عقیدہ کی رو سے "ایک میں تین خدا"۔

اب اگر اس مشکل سے بچنے کے لئے یہ تجویز کیا جائے کہ کہنے کو یہ ہے تو "تثلیث" لیکن فی الاصل یہ ہے ایک ایسی اکیلی شخصیت کی طرح جس کے تین مختلف نامیاتی کام ہیں اور وہ سب ایک ہی شخصیت کے ساتھ وابستہ ہونے کے باعث اسی کی ذات میں مجتمع ہیں۔ ایسی صورت میں یقیناً وحدانیت کو تو برقرار رکھا جا سکتا ہے لیکن تثلیث کا کوئی نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ لیکن یہاں بہت سے نامیاتی کام انجام دینے والی ایک واحد ہستی کی بات نہیں ہو رہی۔ بات ہو رہی ہے اس منظر نامہ میں تین مساوی الحیثیت ہستیوں کی۔ ان میں سے ہر ایک بعینہ وہی کام انجام دے رہی ہے جو اس کے دوسرے ساتھی دے رہے ہیں۔ اور بعینہ ایک ہی کام انجام دینے کے باوجود ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی انفرادیت برقرار رکھی ہوئی ہے۔ جو کچھ ہم یہاں بیان کر رہے ہیں اس سے دراصل تو ایک یعنی اکیلی ہستی کا تصور ہی ابھرتا ہے لیکن وہ ایک ایسی ہستی ہے جس کے مختلف اعضاء ہیں۔ یہاں تک اتنا ضرور ہے کہ ایسی اکیلی ہستی کے تصور میں کوئی غیر منطقی بات محسوس نہیں ہوتی لیکن جب اس ہستی کے اعضاء میں سے ہر عضو کو ایک علیحدہ ہستی یا شخصیت قرار دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی یقین کیا جائے کہ ان میں سے ہر عضو کی شخصیت اپنی ذات میں ہر طرح مکمل ہے اور ان معنوں میں واحد، اکیلی اور مکمل ہے کہ وہ کسی احتیاج سے مبرا ہے تو پھر اس سے ایک ایسی صورت حال ابھرتی ہے جہاں منطق اور عقل کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اس کی حدود یکسر ختم ہو کر رہ جاتی ہیں اور یہ بحث از اول تا آخر ناقابل قبول بن جاتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اعضاء کی بھی اپنی ایک ہستی اور انفرادیت ہوتی ہے لیکن ان کی یہ انفرادیت ایک بڑی شخصیت کا جزو ہوتی ہے کیونکہ اس بڑی شخصیت کا ایک عضو نہیں ہوتا بلکہ اس کے اور بہت سے دوسرے اعضاء بھی ہوتے ہیں۔ جب ہم کسی انسان کی شخصیت کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس کے سارے اعضاء اپنی مجموعی حیثیت میں انسان کہلاتے ہیں۔ بے شک ان میں سے بعض اعضاء چھوٹے اور نسبتاً کم اہم کام کرتے ہیں اور ایک انسان ان اعضاء کے بغیر بھی انسان رہ سکتا ہے لیکن ایسا انسان اپنی ذات میں نقص اور خامی کا حامل ہوتا ہے۔ ایک مکمل انسان کے لئے ضروری ہے کہ اس کے وہ تمام اعضاء صحیح حالت میں موجود ہوں جو ایک عام انسان کے ہوتے ہیں۔ اور ان کی کارگزار و کارآمد حالت کی مجموعی ہیئت اسے ایک مکمل انسان کہلانے کا مستحق بناتی ہے۔

اگر ہم ایک انسان کو بطور مثال لے کر مذکورہ بالا منظر نامہ کی رو سے ابھرنے والی ہستی کو واضح کرنا چاہیں تو ہم فرض کر لیتے ہیں ایک شخص ہے جس کا نام پاؤل (Paul) ہے۔ اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ پاؤل کا جگر اور دل اور اسی طرح اس کے پھیپھڑے اور گردے اپنی انفرادیت رکھتے ہیں اور اپنے اپنے مفوضہ کام انجام دیتے ہیں تو وہ بھی اپنی اپنی جگہ اپنی ذات میں پاؤل ہی کی طرح اس جیسے انسان ہیں۔ ان اعضاء میں سے ہر ایک عضو کی پورے اور مکمل انسان کے ساتھ یکسانیت صرف اسی صورت میں ممکن ہو سکتی ہے کہ ہم ازراہ امثال یہ کہیں کہ اکیلے گردے اپنی جگہ کلیۃً وہ سارے امور انجام دے رہے ہیں جو پاؤل کو مکمل انسان ہونے کی حالت میں انجام دینا ہوتے ہیں۔ اور اسی انداز سے اس کے دوسرے اعضاء کے بارہ میں بھی یہی کچھ کہا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں تو یہ بھی کہنا پڑے گا کہ ہر عضو کی غیر موجودگی پاؤل کے کاموں اور کردار میں سرمو کوئی فرق نہ ڈالے گی۔ بالفاظ دیگر مطلب یہ ہوا کہ پاؤل کے پھیپھڑے، دل، گردے اور دماغ بلکہ اس کے تمام اعضاء بھی نکال باہر کئے جائیں تو پاؤل پھر بھی اپنی ذات میں مکمل رہے گا یعنی اس کے مکمل ہونے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ ایسا اس لئے ہو گا کہ آخری تجزیہ کی رو سے تمام اعضاء کے مابین اپنی اپنی جگہ مکمل یکسانیت موجود ہو گی اور باہم ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے کی صورت میں بھی ان کے درمیان کوئی فرق آئے گا ہی نہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو پاؤل کی اپنی شخصیت بھی ان اعضاء کی عدم موجودگی کے باوجود صحیح سالم رہے گی۔ اگر "تین میں ایک" کا یہی منظر نامہ بنتا ہے تو پھر منطق کی رو سے مسیحی عقائد پر تنقید کرنا ہی کار بے مقصد ٹھہرے گا۔ موجودہ زمانہ کے مسیحی اعتقاد پر جو منطق صادق آئے گی وہ میکبتھ (Macbeth) کی جادوگرنیوں والی الٹی منطق ہو گی جو یہ کہتی ہے کہ "خوب ناخوب ہے اور ناخوب ہے خوب" جس کا مطلب یہ ہے کہ نیکی فی الاصل بدی کے مترادف ہے اور بدی اپنی ذات میں نیکی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خطبہ جمعہ

ایک مرکز پر جمع ہونا رحمت سے تعلق رکھتا ہے۔

عقل کبھی بھی قوموں کو اکٹھا باندھ نہیں سکتی۔ تدبیریں کبھی قوموں کو اکٹھا نہیں رکھ سکتیں۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۶ء مطابق ۲۹ امان ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ (سورۃ آل عمران: ۱۶۰ و ۱۶۱)

ان آیات کا تعلق اسلام کے نظام شوریٰ سے ہے اور اس کی بنیادی صفات ان آیات میں بیان فرمائی گئی ہیں۔ ذکر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے شروع ہوتا ہے اور اس رحمت کے ذکر سے جو خدا تعالیٰ نے آپ پر بطور خاص فرمائی "فبما رحمة من اللّٰه لنت لهم" تو مومنوں کے لئے نرم ہوگیا اس رحمت کی بناء پر جو تجھ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھی۔ پس مجلس شوریٰ کا آغاز اس رحمت سے فرمایا گیا ہے یعنی نظام شوریٰ کا آغاز اس رحمت سے فرمایا گیا ہے جو خدا کی طرف سے حضرت محمدؐ رسول اللہ پر نازل ہوئی اور "مما رزقنهم ينفقون" کے مضمون کے تابع آپؐ سے پھر وہ رحمت دوسرے بنی نوع انسان میں اس طرح جاری ہوئی کہ جو قریب تر تھا اس نے سب سے زیادہ فیض پایا۔ ورنہ رحمۃ للعالمین کا مضمون بتا رہا ہے کہ آپ کی رحمت محض صحابہ کے لئے خاص نہیں تھی تمام بنی نوع انسان کے لئے تھی جیسا کہ اللہ کی رحمت سب بنی نوع انسان کے لئے ہے بلکہ ہر مخلوق پر حاوی ہے۔ پس "فبما رحمة من اللّٰه" سے طبعاً اور قطعی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی رحمت جو خدا سے آپ پر اتری وہ اسی طرح بندوں میں تقسیم ہوئی بلکہ مخلوق نے بھی اس سے حصہ پایا۔ اور یہ وہ رحمت ہے جو بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے ضروری ہے ورنہ کوئی نظام بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر جمع نہیں کرسکتا۔ یہ مرکزی نکتہ ہے جو بہت ہی قابل توجہ ہے۔ اور اگر یہ رحمت نہ ہو جو بندوں کو آپس میں باندھے تو ان کا کوئی نظام شوریٰ بھی فائدہ مند نظام شوریٰ نہیں ہو سکتا۔ اگر نفرتوں سے دل پھٹے ہوئے ہوں اور ایک نیشنل اسمبلی کی چھت کے نیچے وہ شوریٰ کی خاطر، مشوروں کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو جوتیوں میں دال تو بٹ سکتی ہے مگر فائدے کی چیزیں رونما نہیں ہوسکتیں۔ پس قرآن کریم کی تعلیم دیکھیں کیسی کامل ہے اور کیسی پرحکمت اور کتنی گہری اور کتنی باہم مربوط ہے۔ ذکر رحمت کا چلا ہے بات شوریٰ پہ ختم فرماتا ہے کیونکہ یہ بنیادی شرطوں میں سے ایک شرط ہے۔

کوئی انسان جو رحمت سے عاری ہو یا اپنے بھائی کے لئے اس کا دل محبت سے خالی ہو وہ نہ مشورہ لینے کا اہل ہوتا ہے نہ مشورہ دینے کا اہل ہوتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ مشاورت کا لفظ بولا ہے یا شوریٰ کا "بالامانة" کہ شوریٰ یا مشاورت یعنی ایک دوسرے سے باہمی مشورہ کرنا ایک امانت ہے۔ اور جس سے مشورہ کیا جائے اس کا فرض ہے کہ بعینہ وہی بیان کرے جو اس کے نزدیک مشورہ لینے والے کے لئے بہتر ہے۔ اور اپنے مفاد کی خاطر نہیں بلکہ مشورہ کرنے والے کے مفاد کی خاطر مشورہ دے۔ اور جب وہ مشورہ طلب کرے گا تو اس سے بھی بعینہ یہی سلوک ہوگا۔ پس یہ بات آپس کے تعلقات ہی میں نبھ سکتی ہے ورنہ ناممکن ہے۔ ورنہ اگر آپس میں محبت نہ ہو، ایک دوسرے کے بدخواہ لوگ ہوں تو جب بھی مشورہ مانگا جاتا ہے کوئی چکر والا مشورہ دیا جاتا ہے تاکہ اس سے مشورہ لینے والا تباہ ہو جائے۔ اور دنیا کا نظام، نظام شوریٰ اگر بعینہ ایسا نہیں حب بھی اس میں فساد کی راہیں اتنی زیادہ ہیں کہ کوئی ایک نظام شوریٰ بھی نہیں جس کے متعلق ہم یہ کہہ سکیں کہ وہاں ہر مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے۔ بلکہ وہ نظام شوریٰ جو پارٹیوں میں تقسیم ہوچکا ہو اس میں مخالفت برائے مخالفت، پارٹی کی تائید یا پارٹی کی مخالفت کی وجہ سے ایک ایسا روزمرہ کا دستور بن جاتا ہے کہ اس سے ہٹنے والا قوم کا یا اس پارٹی کا بےوفا سمجھا جاتا ہے۔ ابھی انگلستان کی پارلیمینٹ میں بھی ایسے واقعات ہوئے۔ ایک پرانے کنزرویٹو ممبر نے کسی اختلاف کی وجہ سے جس کو اس نے اصولی اختلاف قرار دیا پارٹی سے علیحدگی کا اعلان کیا اور بہت شور پڑا اس پر۔ اور ان کی اپنی CONSITITUTION میں بھی ان کے خلاف، مخالفت کی آوازیں اٹھائی گئیں مگر یہ ضرور ہے کہ ان کا حق ضرور تسلیم کیا گیا۔ چھوٹے اور غریب ملکوں میں تو حق کے ساتھ ایسا حق استعمال کرنے والا بھی مارا جاتا ہے۔ مگر بہرحال نظام ہے نظام میں کجی ہے اور اس نظام کی رو سے الا ماشاء اللہ جیسا کہ میں نے مثال دی ہے خواہ انسان حق سمجھے یا نہ سمجھے پارٹی کی وفاداری کا تقاضہ یہ ہے کہ پارٹی کے ساتھ رہیں۔ اور اسلامی نظام میں پارٹی کا وجود ہی کوئی نہیں ہے اور پارٹی کا وجود مٹنا اپنی ذات میں ایک بہت بڑی رحمت ہے۔ کیونکہ ہر شخص اپنے نفس کی خاطر نہیں بلکہ اپنے نفس کو اس بات کا پابند کرتا ہے کہ محض اللہ کی خاطر فیصلہ کرنا ہے۔ محض اللہ کی خاطر مشورہ دینا ہے۔ یہ اصولاً تو بات ٹھیک ہے مگر چل نہیں سکتی جب تک کہ رحمت کا مضمون اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اس کا قطعی ثبوت قرآن کریم کی یہ آیت اس رنگ میں پیش کرتی ہے کہ تمہارے قومی معاملات میں جو باہمی مجلسیں اور باہمی ربط کے سلسلے جاری ہوں گے ان کی بناء عقلی نہیں ہے، ان کی بناء دلائل پر نہیں ہے۔ یہ جو قومی وحدت ہے محض رحمت کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ اس سے بڑا اس کا ثبوت نہیں ہوسکتا کہ فرمایا "لو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك" کہ اے محمدؐ! تیرے جیسا کامل فہم والا انسان، اولوالالباب کا سردار تو بھی ان کو اکٹھا نہیں کرسکتا تھا اگر رحمت سے خالی ہوتا۔ پس عقل کبھی بھی قوموں کو اکٹھا باندھ نہیں سکتی۔ تدبیریں کبھی قوموں کو اکٹھا نہیں رکھ سکتیں۔ ایک مرکز پر جمع ہونا رحمت سے تعلق رکھتا ہے۔ باہمی محبت اور پیار اور ایک دوسرے کا ادب، ایک دوسرے کا خیال، ایک دوسرے کے مفادات کو اپنے مفاد سمجھنا یہ سب رحمت کے تقاضے ہیں جن کے نتیجے میں قومی وحدت ظہور میں آتی ہے۔

پس فرمایا "فبما رحمة من اللّٰه لنت لهم" تجھ پر جو خدا کی رحمت ہے وہ تو اتنی ہے کہ اسی رحمت کا ایک طبعی تقاضہ تھا کہ تو ان کے لئے نرم پڑ گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو یہ کیوں فرمایا ہے کہ رحمت کی وجہ سے تو نرم پڑا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جہاں ABSOLUTE LEADERSHIP ہو وہاں ماتحت کے لئے نرمی رفتہ رفتہ غائب ہونی شروع ہو جاتی ہے سوائے اس کے کہ اللہ کا حوالہ ہمیشہ پیش نظر رہے۔ اور یہ ایک ایسا طبعی اصول ہے جس کے تابع جتنا بلند مرتبہ اور زیادہ طاقتور بادشاہ ہوگا اتنا ہی اپنے آپ کو غریبوں کے مسائل کا خیال کرنے کا کم پابند پائے گا۔ اتنا ہی اس میں ایک ایسی غناء پیدا ہوتی چلی جائے گی جو قابل تعریف غناء نہیں بلکہ قابل مذمت غناء ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اگر کوئی میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتا تو مجھے کیا ضرورت ہے کہ اس سے ہنس کے ہی بات کروں۔ پس یہ وہ مضمون ہے جس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو بطور خاص خدا تعالیٰ نے چن کر فرمایا کہ تو اپنی تمام عظمتوں کے باوجود اگر خدا کی رحمت تجھے بطور خاص عطا نہ ہوتی تو ضروری نہیں تھا کہ ان کے لئے نرم ہوتا۔ کیونکہ انسانی فطرت کے تقاضے ہیں۔ یہ فطرت انسان کو بعض دفعہ اپنے بہاؤ پر اس طرح لے کے چلتی ہے کہ چلنے والے اور بہنے والے کا کوئی اختیار نہیں ہوا کرتا۔ MOVING PLATHEFORMS ہوتے ہیں۔ کشتیوں میں، سمندروں میں، دریاؤں کے بہاؤ کے ساتھ مسافر خود بخود آگے بڑھتے ہیں۔ پس یہ وہ مضمون ہے جو فطرت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے زیادہ کبھی بنی نوع انسان میں کسی کو اپنے غلاموں پر اختیار نہیں دیا گیا۔ اور غلام بھی ایسے کامل تھے کہ انہوں نے اپنا سب کچھ آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے کر رکھا تھا یہاں تک کہ یہ بھی دستور تھا کہ جب آپ مشورہ مانگتے تھے تو عرض کیا کرتے تھے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ہم کون ہوتے ہیں مشورہ دینے والے۔ اسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے "قل يعبادى" اے محمدؐ رسول اللہ! یہ تو تیرے کامل غلام بنے ہوئے ہیں یہ تو بندوں کی طرح تیرے حضور حاضر رہتے ہیں ان کو کہہ اے میرے بندو! یہاں بندے کہہ کر خدا سے الگ بندگی مراد نہیں بلکہ یہ پیغام ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کیوں کہ عبد کامل ہیں اس لئے جو ان کا

بندہ بنتا ہے وہ خدا کے سوا کسی کا بندہ بن ہی نہیں سکتا۔ اس لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو حکم ہے کہ تو ان کو اپنا بندہ کہہ دے تاکہ ان کی توحید پرستی کی تعریف ہو۔ کیونکہ محمدؐ کا بندہ خدا کا بندہ ہے اس کے سوا کوئی اور صورت ممکن ہی نہیں ہے۔ پس اس پہلو سے فرمایا کہ تو اتنی عظمتوں کا مالک، تجھے خدا نے سارے اختیار دے دیئے یہ بھی تیرے حضور اپنی گردنیں جھکائے بیٹھے ہیں۔ لیکن اگر تجھے وہ رحمت عطا نہ ہوتی جس کے نتیجے میں طبعی محبت کے جوش سے تو ان پر جھکا ہے، عقلی تقاضوں کی وجہ سے نہیں محبت کی وجہ سے، تو پھر ان کو تو اکٹھا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ محبت، محبت کو پیدا کرتی ہے اور محبت کے بغیر محبت پیدا ہو نہیں سکتی۔ اس لئے ظاہری، عقلی اطاعت اور چیز ہے محبت کے تقاضوں کے نتیجے میں اطاعت اور چیز ہے۔ محمدؐ رسول اللہ کے غلام کبھی آپس میں جڑ نہ سکتے خواہ حضور کے سامنے گردنیں جھکا دیتے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی محبت کا فیض نہ ہوتا یہ وہ مضمون ہے۔ اور پھر بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے بھی دور ہٹنا شروع ہو جاتے کیونکہ جس کو محبت سے نہ باندھا گیا ہو وہ عذر ڈھونڈتا ہے۔ ذرا سا بھی عذر پیدا ہوجائے تو وہ بھڑک اٹھتا ہے اور دور نکل جاتا ہے۔ لیکن محبت ہو تو بڑی سے بڑی سزا کو بھی انسان خوشی سے قبول کرلیتا ہے۔ محبت ہو تو بڑی سے بڑی سختی بھی دل پر اتنی ناگوار نہیں گزرتی کہ انسان کا دل اپنے محبت کے رشتے توڑ کر الگ ہو جائے۔ کچھ دیر غم کی حالت رہے گی مگر پھر رہے گا وہیں کا وہیں اس سے دور ہٹ نہیں سکتا۔ یہ جو کشش ثقل ہے یہ بھی تو محبت ہی ہے اس کے سوا اس کی اور کوئی طاقت نہیں۔

شوریٰ کا خلیفہ وقت سے وہ رابطہ ہے جو قرآن نے محمدؐ رسول اللہ کا مومنوں کی جماعت سے قائم فرمایا تھا اور وہی رابطہ ہے جو زندہ رکھنے کے لائق ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ محبت دنیا کی ہر طاقت سے بڑھ کر طاقت ہے۔ چنانچہ کشش ثقل کا راز سائنس دان اتنی ترقی اور غور و فکر کے باوجود بھی آج تک سمجھ نہیں سکے اور جو زیادہ دانشور ہیں اور حق پرست ہیں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہمیں اس کی سمجھ نہیں آئی۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے گفتگو کے دوران وہ جانتے ہیں جو چار بنیادی طاقتوں کو آپس میں ملانے کے لئے دو کا راز سمجھ گئے اور چار کی بجائے تین طاقتیں رہ گئی ہیں جن کے متعلق رشتے ڈھونڈے جا رہے ہیں کن رشتوں سے ان کو باہم ملا کر ایک بنایا جائے لیکن آخری طاقت کشش ثقل کی ہے۔ کشش ثقل کی طاقت اتنی مشکل ہے سمجھنے کے لحاظ سے کہ حساب بےکار ہو جاتے ہیں۔ کچھ سمجھ نہیں آتی کہ اس کو کس طرح ظاہر کیا جائے کہ یہ طاقت ہے کیا چیز۔ جس قوت کے ساتھ زمین ہر چیز کو اپنے گرد سمیٹے ہوئے ہے جو ENERGY خرچ ہو رہی ہے اس پر وہ اتنی بھی نہیں کہ انسان اپنے ہاتھ میں کسی وزن کو اٹھائے تو اس پر جو خرچ ہوتی ہے اتنی ہو۔ چونکہ محبت دونوں طرف ہے زمین جن چیزوں کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے وہ چیزیں زمین کی طرف کھنچتی چلی آ رہی ہیں۔ اس لئے محبت کے مضمون کو سمجھے بغیر یہ سائنس کا مضمون حل ہو ہی نہیں سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے بھی محبت کے کرشمے سے تمام کائنات کو آپس کے بندھنوں سے باندھا ہے۔ اور اسی محبت کے نتیجے میں پھر دوسری طاقتیں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً بجلی کی طاقت ہے ELECTRICITY ہے۔ یہ کشش ثقل کی براہ راست مرہون منت ہے۔ اگر کشش ثقل نہ ہو تو کوئی چیز اوپر اٹھ کے نیچے نہیں گرے گی تو طاقت نہیں پیدا کرے گی۔ بارش کا پانی جب گرتا ہے تو پھر اس سے بجلی بنتی ہے۔ وہ گرتا کیوں ہے؟ کشش ثقل کی وجہ سے گرتا ہے۔ لیکن یہ مضمون بہت تفصیلی ہے اس کی بحث میں نہیں میں جاؤں گا۔

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ رحمت کا جو ذکر ہے یہ سب سے بنیادی طاقت ہے جس سے آگے سب طاقتیں پھوٹتی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ایک ہی نبی ہیں جن کو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا ہے ورنہ دنیا کی تمام کتب کا آپ مطالعہ کرلیں کہیں بھی کسی نبی کو رحمۃ للعالمین قرار نہیں دیا۔ قوموں کے لئے رحمت تو پیدا ہوئے لیکن عالمین کے لئے ایک ہی نبی تھا جسے رحمت کا مظہر بنا کر بھیجا گیا اور یہی رحمت ہے جس کو شوریٰ کی بناء بنایا گیا ہے، شوریٰ کی بناء قرار دیا گیا ہے۔ اگر رحمت کے بغیر محض عقل کے بندھن ایک قوم کو باندھے ہوئے ہوں تو ان کے مشوروں میں سچا تقویٰ اور دیانت پیدا ہو ہی نہیں سکتے۔ اس کے لئے رحمت اس لئے ضروری ہے کہ اگر آپ کو کسی سے محبت ہو اور وہ آپ سے پوچھے کہ رستہ کون سا ہے تو آپ بے اختیار ہیں۔ آپ کی دیانت کی بحث نہیں ہے آپ کی محبت کی بحث ہے۔ آپ اسے ضرور صحیح رستہ بتائیں گے غلط رستے پر ڈال سکتے ہی نہیں۔ ایک ماں اپنے بچے کو غلط مشورہ نہیں دے سکتی۔ لاعلمی اور جہالت کی اور بات ہے مگر جہاں تک اس کی تمام تر کوشش کا تعلق ہے وہ سچا مشورہ ہی دے گی۔ پس مشوروں میں سچائی کے پیدا ہونے کے رحمت ضروری ہے ورنہ مشوروں میں سچائی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور اگر مشورے سچائی سے عاری ہوں تو ان میں طاقت پیدا نہیں ہوتی۔ پس جس طرح کشش ثقل پر آپ غور کریں تو تمام تر طاقتیں بالآخر اسی کشش کی مرہون منت بنتی ہیں۔ اسی طرح محبت ہی کی مرہون منت تمام انسانی تعلقات ہیں اگر وہ صحیح ہیں۔ اور اسی کے تصرف کے نتیجے میں پھر نئی نئی طاقتیں وجود میں آتی ہیں، نئے نئے تعلقات ابھرتے ہیں۔

پس مجلس شوریٰ جو اس وقت ربوہ میں ہو رہی ہے ان کو میں سمجھا رہا ہوں کہ یہ شوریٰ کا مضمون ہے جسے وہ ہرگز کبھی نظر انداز نہ کریں اور ان کے حوالے سے تمام دنیا کی جماعتیں بھی اس بات کو سمجھیں۔ وہ لوگ جو کسی عہدیدار کا عناد لے کر اس کمرے میں داخل ہوتے ہیں جہاں مومن مشورے کے لئے بیٹھے ہیں وہ دودھ میں زہر گھولنے کی خاطر آتے ہیں۔ وہ حقیقت میں اس بات کے اہل نہیں ہیں کہ اس جگہ داخل ہو سکیں۔ وہاں محض رحمت والے لوگوں کا کام ہے رحمت کے نتیجے میں ہی شوریٰ کا نظام بنتا ہے رحمت کے نتیجے ہی میں یہ نظام زندہ اور دائم ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ پس سب سے اہم مشورہ اس آیت کے منطوق کے پیش نظر ربوہ میں جو پاکستان کی مجلس شوریٰ ہو رہی ہے، ان کو میرا یہی ہے کہ اپنے دلوں کو ٹٹولیں کیا ان سب بھائیوں سے آپ کا باہمی محبت کا تعلق ہے یا کچھ کی رائے آپ کو بری لگتی ہے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو تقریر کے لئے آتے ہیں تو آپ بل کھاتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اس کے دلائل کا کیا توڑ کروں۔ اگر یہ ہے تو جہاں جہاں ہے وہاں وہاں مجلس شوریٰ کے نظام میں رخنہ پیدا ہو گیا ہے۔ پس اگر تعلقات بگڑے ہوئے بھی ہوں تو خدا کی خاطر ایسے موقع پر جبکہ خدا کے نام پر مشورے کے لئے بلایا جائے اپنے بگڑے ہوئے تعلقات کو باہر پھینک کر آئیں۔ اور اگر ایسا کریں گے اور خدا کی خاطر ایسا کریں گے تو باہر نکل کر بھی آپ کا دل پھر ان کو اٹھانے کو نہیں چاہے گا۔ وہ مکروہ مردہ صورتیں دکھائی دیں گے۔ اور حقیقت میں ایک نیکی دوسری نیکی کو ضرور پیدا کرتی ہے۔

پس اللہ کی خاطر اپنے دلوں کو باہمی رنجشوں سے پاک کریں اور ساری دنیا میں نظام جماعت کی بناء چونکہ شوریٰ پر رکھی گئی ہے اور شوریٰ کا خلیفہ وقت سے وہ رابطہ ہے جو قرآن نے محمدؐ رسول اللہ کا مومنوں کی جماعت سے قائم فرمایا تھا اور وہی رابطہ ہے جو زندہ رکھنے کے لائق ہے ورنہ کوئی رابطہ زندہ رکھنے کے لائق نہیں۔ اسی رابطے کے نتیجے میں جماعت کو تقویت نصیب ہوگی، اسی رابطے کے نتیجے میں جماعت کو وحدت نصیب ہوگی، اسی رابطے کے نتیجے میں جماعت کو سرخروئی عطا ہوگی، اسی رابطے کے نتیجے میں جماعت اپنے مسائل پر ایسے غور کرے گی کہ دنیا بھر کی بڑی سے بڑی طاقتیں بھی اس قسم کے پاکیزہ غور سے محروم ہوں گی جو اس چھوٹی سی جماعت کو اللہ تعالیٰ یہ سعادت نصیب فرمائے گا جیسا کہ ہمیشہ فرماتا رہا ہے۔ تو پہلا نکتہ حکمت کا یہ ہے کہ مشوروں سے پہلے اپنے دلوں میں نرمی پیدا کیا کریں اور رحمت کا نمونہ دکھائیں۔

قرآن کریم نے اس مضمون کو ایک اور لطیف انداز میں بھی بیان فرمایا۔ فرمایا جب رسول کی خدمت میں مشورے کے لئے حاضر ہوا کرو تو کچھ صدقہ دیا کرو۔ وہاں صدقے سے مراد ہدیہ بھی ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے مثلاً اس مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور یہ مسلمہ ترجمہ چلا آ رہا ہے، ہدیہ بھی ہے اور اگر کسی غریب کو صدقہ دیا جائے خدا کی رضا کی خاطر کہ اللہ تعالیٰ صحیح معنوں میں اپنا مضمون پیش کرنے کی توفیق بخشے اور صحیح مشورہ حاصل کرنے کی توفیق بخشے تو یہ بھی اس میں شامل ہے اس لئے ہرگز اسے ہدیہ پر محدود نہیں کیا جا سکتا۔ ہرگز لازم نہیں کہ جو بھی پیش ہو وہ ہدیہ دے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے بعض لوگوں کو شاید یہ سن کر شاق گزرے تو فرمایا "ء اشفقتم" تم ڈر گئے ہو اس بات سے کہ کچھ دینا ہوگا۔ نہیں دے سکتے، استغفار کرو، کچھ نہ دو۔ مگر وہ دینے میں حکمت کیا ہے۔ وہ حکمت وہی محبت کے رشتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ایک طبعی محبت کا رشتہ پیدا ہوتا ہے جو دو طرفہ ہے اور دونوں طرف برابر اثر دکھاتا ہے۔ اس مضمون سے ہٹ کر عام انسانی تعلقات پر غور کریں تو آپ کو آسانی سے بات سمجھ آ جائے گی۔ جب بھی آپ کسی کو محبت کی وجہ سے تحفہ دیتے ہیں تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس کو زیادہ خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو زیادہ خوشی ہوئی ہے۔ تحفہ دینے والا کبھی بھی گھٹن محسوس کر کے تحفہ نہیں دیا کرتا۔ وہ تو ٹیکس ہوگا یا چٹی ہوگی۔ تحفے کے اندر محبت کا مضمون ایسا داخل ہے کہ اسے الگ کیا جا ہی نہیں سکتا۔ پس یہ خیال کہ جو تحفہ دیتا ہے وہ دوسرے کو خوش کرتا ہے یہ بالکل سادہ بچگانہ خیال ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ تحفہ دیتا ہے تو اس کو سجاتا اس لئے ہے کہ دوسرا خوش ہو، ورنہ دینے والا خوش نہیں ہوگا۔ پس درحقیقت دینے والے کو اپنی خوشی زیادہ منظور ہوا کرتی ہے کیونکہ اس تحفے کے بدلے وہ پیار جیتنے جاتا ہے اور جانتا ہے کہ پیار ملے گا اس لئے وہ زیادہ پیار لینے کی خاطر تحفے کو اس طرح سجا کر بنا کر پیش کرتا ہے اور نظر رکھتا ہے کہ دیکھیں کیا اثر ہوا ہے اس کا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ہم آپ کے سامنے کھول کے دکھاتے ہیں کیا چیز ہے۔ یہ کوئی رسمیں نہیں ہیں "دکھاوا نہیں ہے" یہ محبت کے رشتے ہیں اور محبت سے ایسی باتیں خود بخود پیدا ہوتی ہیں۔

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Ring **: 0181-265-6000**

FOLMAN

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 : 0181-553 3611

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے بھی جہاں مشورہ لینے کا ارشاد ہے وہاں اس مضمون کو پھر داخل فرما دیا گیا اور خدا تعالیٰ سے رشتے باندھنے کے لئے فرمایا اپنا سب کچھ اپنے ارادے کے لحاظ سے اس کے حضور حاضر کردو۔ "التحیات للّٰہ" ہر روز نماز نے ہمیں یہ عہد یاد دلایا۔ ہر نماز کے تشہد میں ہمیں یہ بات یاد دلائی گئی کہ تم نے خدا سے ایک سودا کیا ہوا ہے "ان اللّٰہ اشتریٰ من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنة" (سورۃ التوبہ : ۱۱۱)۔ کہ اللہ نے سب مومنوں سے ایک ایسا سودا کرلیا ہے کہ اب نہ ان کے اموال ان کے رہے نہ ان کی زندگیاں ان کی رہیں سب کچھ خدا کے ہوگئے ہیں۔ پس جب ہوچکے تو جب چاہے جتنا چاہے اس میں سے طلب کرلے اور اس مضمون کو فرمایا یہ تحیات ہیں یہ تحفے ہیں، کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

اللّٰہ پہ توکل کا ایک یہ بھی معنی ہے کہ خدا کی منشاء پر نظر رکھا کرو اور جو فیصلہ بھی تم رضائے باری تعالیٰ کی خاطر کروگے اور انسانی رضا کو چھوڑ دو گے اور اکثریت کو رد کرنے کی طاقت اپنے اندر رکھتے ہوگے محض اس لئے کہ اللّٰہ کی رضا دوسری طرف ہو تو اللّٰہ تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔

پس چندوں کا نظام آپ دیکھیں اس میں ادنیٰ بھی ٹیکس کی بو نہیں ہے۔ ورنہ جو ٹیکس ادا نہ کرے اسے کئی قسم کی سزائیں ملتی ہیں اور پکڑا جاتا ہے، مجبور کیا جاتا ہے۔ مگر چندے کے نظام میں ایک پوری آزادی حاصل ہے۔ جو چاہے قربانی پیش کرے جو چاہے نہ کرے کیونکہ یہ تحفہ ہے۔ اگر خدا سے اتنا سا اس کا تعلق ہے کہ جو کچھ اس نے دیا تھا وہ بھی اس کے حضور لوٹا نہیں سکتا تو اسی حد تک وہ عہد کی پابندی سے الگ ہوگیا۔ اور جو سزا کا تصور ہے وہ صرف بدعہدی کے نتیجے میں طبعی نتائج ہیں حقیقت میں COERSION نہیں ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں کہ جو چندے نہیں دیتا اس کو مجلس شوریٰ میں ووٹ دینے کا حق نہیں، کسی مرکزی عہدے کو سنبھالنے کا حق نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ خدا کی محبت کے تحفے اس کو اس بات کا اہل بناتے ہیں اس کے نتیجے میں اس کے دل میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے اور جس سے وہ محبت کرتا ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ اپنی جان عزیز کو بھی اس کے حضور میں پیش کردیتا ہے اپنے کمائے ہوئے مالوں کو بھی جو اسے بہت محبوب ہوتے ہیں اس کے حضور پیش کرتا ہے۔ اگر ایسا کرتا ہے تو محبت کے رشتوں میں باندھا ہوا ہے اس کا مشورہ قیمتی ہے۔ اس کے مشورے کی قدر ہے۔ اس کے کام میں برکت ہوگی۔ مگر اگر ایسا نہیں کرتا تو خدا کو ایسے شخص کے مشوروں کی ضرورت کیا ہے۔ یعنی خدا والوں کو، اس کا نظام چلانے والوں کو ایسے شخص کے مشوروں کی نہ ضرورت ہے، نہ ان کی نظر میں کوئی قیمت ہے۔ پس اگر یہ سزا آپ سمجھتے ہیں تو یہ ایسی سزا تو نہیں کہ اس کے نتیجے میں وہ پیسے دینے پر مجبور ہو جائے۔

بعض لوگ جو خدمت نہیں کرسکتے چندے نہیں دے سکتے وہ وقت بھی قربان نہیں کرتے، بہت کم ہیں جو ایسا کرتے ہیں کہ چندوں میں ہاتھ روک لیتے ہیں اور وقت کی قربانی کے لئے آجاتے ہیں۔ ان میں بھی یاد رکھو کہ ان کی وقت کی قربانی محبت کی وجہ سے نہیں ہوتی دکھاوے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں عہدے سنبھالنا ہماری دنیاوی عزت کا موجب ہے۔ وہ سمجھتے ہیں ہم اگر کاموں میں آگے آئیں گے تو ہماری چودھراہٹ بڑھے گی۔ پس ایسے لوگ ابتلاؤں میں سب سے پہلے مارے جاتے ہیں۔ اسی لئے میں جماعت کو بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ خدمت کے کام لیں لیکن یاد رکھیں جو خدا کی راہ میں مالی قربانی کرتا ہے وہی وفادار ہے وہی وقت پر آپ کے کام آئے گا۔ ورنہ ویسے چودھراہٹ کے لئے آگے آنے والے ہر ابتلا میں ٹھوکر کھاسکتے ہیں اور بنیادی طور پر ٹھوکر کھائے ہوئے لوگ ہیں۔ وہ فتنوں میں مبتلا لوگ ہیں جن سے آپ کام لے کر دھوکہ کھا رہے ہیں کہ گویا وہ خدا کی خاطر خدمت کر رہا ہے۔ چنانچہ بسا اوقات میں نے عملاً اس غرض سے جائزہ لیا ہے کہ وہ لوگ جو منافقانہ رنگ رکھتے تھے جن کے نفاق ننگے ہوئے ان کی مالی قربانی کا جائزہ لیا تو صفر نکلا یا اتنا معمولی کہ گویا وہ سانس اٹکانے کی خاطر کچھ دے رہے ہیں مگر سخت مجبوری کے پیش نظر۔ اور اس کی مثال ایک نہیں، دو نہیں، تین نہیں جب بھی کوئی ابتلا آیا ہے میں نے ہمیشہ ایسے لوگوں کے ریکارڈ نکلوائے اور دیکھا تو پتہ چلا کہ پتہ نہیں کیوں دھوکے کی وجہ سے کسی کو پتہ ہی نہیں چلا کہ یہ تو خالی کھوکھلے لوگ تھے ان سے کام لینا ہی نہیں چاہئے تھا۔ ان کے سپرد اہم ذمہ داریاں کرنی ہی نہیں چاہئیں تھیں۔ مگر لاعلمی میں یا بظاہر بعض دفعہ کسی کی شان و شوکت ایسی ہوتی ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ اتنا مخلص آدمی ہوسکتا ہے بھلا کہ یہ قربانی میں پیچھے ہو اس لئے مزید جستجو ہی نہیں کی جاتی اور ان کو کاموں میں قبول کرلیا جاتا ہے۔ اور جب وقت آتے ہیں تو ان کے کاموں میں خلاء نکلتے ہیں، ان کے کاموں میں کمزوریاں رہ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ان کے جماعت کے نام پر کئے ہوئے معاہدوں میں ایسے رخنے ملتے ہیں کہ کوئی ایسا شخص جو محبت کی وجہ سے خدا کی خاطر قربانی دینے والا ہو وہ اس بےاعتنائی سے وہ معاہدے کر ہی نہیں سکتا۔ ایک ایک پیسے کی خاطر اس کی جان نکل رہی ہوتی ہے۔ اپنی خاطر نہیں بلکہ اللہ کی خاطر کہ میں خدا کا امین ہوں کہیں کوئی ایسا سودا نہ ہو جائے جس سے ہمیں کوئی نقصان پہنچے۔ تو یہ سارے مضامین آپس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔

پس شوریٰ کے لئے دوسرا مشورہ یہ ہے اور بڑا اہم ہے کہ جو خدا کی خاطر قربانیاں دینے والے ہیں ان کو آگے لایا کریں۔ اور اپنی سوچوں میں اس مضمون کو ہمیشہ داخل کریں کہ انتخاب کرتے وقت محض ظاہری طور پر اچھے، سمجھدار لوگ آپ کے پیش نظر نہ رہیں۔ یہ دیکھا کریں کہ ان میں ٹھوس خدمت کرنے والا، تقویٰ سے مشورہ دینے والا کون ہے اور کس کا سب کچھ خدا کے لئے حاضر رہتا ہے۔ وہ غریب ہو یا امیر ہو کالا ہو یا گورا ہو یہ بحثیں بالکل بےتعلق ہیں۔ پس جو خدا کو تحفے دیتا ہے جس کے "التحیات للّٰہ" خدا کے حضور اس کا ایک تعلق قائم کرتے ہیں وہ زیادہ اہل ہے کہ وہ مشورے دے۔ پس مجلس شوریٰ میں انتخاب کے وقت جانی اور مالی قربانیاں دونوں ہی پیش نظر رہنی چاہئیں اور عادتاً اس کا مزاج دیکھنا چاہئے کہ یہ عبد بن چکا ہے کہ نہیں۔ ایسے عباد جو ہیں جب وہ مشورہ دیں گے تو پھر لازماً ان مشوروں میں وقعت پیدا ہوگی ان کے اندر قدر و قیمت ہوگی کیونکہ یہ مشورے محض قانون سازی نہیں بلکہ ان کے اندر کچھ اور مضمون ہے۔

اب بقیہ نصیحتوں سے پہلے میں اس مضمون کو آگے بڑھاتا ہوں۔ یہ مشورے ہیں کیا، ان کی حیثیت کیا ہے۔ فرمایا "فاعف عنھم واستغفر لھم" یہ لوگ جو ہیں جن سے تجھے پیار ہے تیرا دل ان پر جھکا ہوا ہے کیوں کہ تو نے خدا کی رحمت سے حصہ پایا ایسا حصہ پایا کہ کبھی کسی اور نے نہیں پایا تو تمام وہ عالم جو خدا کی مخلوق ہے جو خدا کی رحمت سے کسی نہ کسی رنگ میں حصہ پاتا ہے وہ سارا عالم تیری رحمت کے تابع کردیا گیا۔ پس ان سے وہ سلوک کر جو اللہ تعالیٰ اپنے پاک اور اپنے پیارے بندوں سے کرتا ہے خواہ وہ گنہگار بھی ہوں۔ فرمایا "فاعف عنھم واستغفر لھم" ان کو بخش دے، ان کے لئے بخشش طلب کر۔ ان سے عفو کا سلوک کر اور ان کے لئے بخشش طلب کر۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ میں جو ایک ایسا فرق ہے جو خالق اور مخلوق میں ہے جو رحمت کے اکٹھا ہونے کے باوجود لازماً رہے گا وہ استغفار کا مضمون ہے۔ جو خدا کے گناہ ہوتے ہیں ان کو نبی بخش نہیں سکتا۔ نبی اپنے خلاف باتوں کو نظرانداز فرمادیا کرتا ہے "فاعف عنھم" کا مطلب ہے ان سے جو کمزوریاں لاحق ہوتی ہیں جہاں تک ممکن ہو نظر پھیر لیا کر، پرواہ نہ کیا کر کیونکہ جب پیار ہو تو ایسا ہوتا رہتا ہے۔ ایک ماں کا محبوب بچہ ہو اس سے برتن ٹوٹ بھی جائے تو ماں دوسری طرف دیکھ لیتی ہے۔ کوئی اور کام ایسا سرزد ہو جائے جسے بعض دوسرے کبھی نظرانداز نہیں کرسکتے جان بوجھ کر وہ غفلت دکھاتی ہے کہ گویا کچھ بھی نہیں ہوا تو یہ حصہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کا ہے۔ اس معاملے میں کوئی مابہ الامتیاز بندے اور خدا کے درمیان نہیں۔ فرمایا تجھے محبت ہے ہم جانتے ہیں تجھے ان سے پیار ہے تو ان پر جھک گیا ہے "لنت لھم" بہت ہی عظیم مضمون ہے۔ تیرا دل نرم پڑ چکا ہے ان کے لئے، تو ان پر اس طرح بچھا جارہا ہے جیسے ماں بچے پر بچھتی ہے اس لئے عفو کی حد تک جہاں تک ممکن ہے ان سے یہ سلوک کر۔ لیکن ان سے ایسی غلطیاں بھی ہوسکتی ہیں جو خدا کو ناراض کردیں۔ پس ہمیشہ ان کے لئے بخشش طلب کرتا رہ۔

"وشاورھم فی الامر" اب باری آئی ہے شوریٰ کی۔ وہ لوگ جن سے ایسا پیار ہو، جن کی اس طرح تربیت کی جا رہی ہو، جن کے لئے دعائیں مانگی جارہی ہوں، جن کی کمزوریوں سے جہاں تک ممکن ہے صرف نظر کیا جارہا ہو ان سے مشورہ مانگ "فی الامر"۔ "الامر" کی ایک تعریف یہ کی گئی ہے اہم معاملات میں۔ ورنہ روزمرہ کی ہر بات میں تو مشورہ نہیں چل سکتا۔ "فاذا عزمت فتوکل علی اللّٰہ" لیکن ان کے مشورے کی حیثیت مشورے ہی کی ہے۔ امر تیرے پاس ہے۔ خدا کی طرف سے تو مجاز بنایا گیا ہے۔ پس جب یہ مشورہ دے بیٹھیں تو فیصلہ ان کا نہیں تیرا چلے گا۔ "فاذا عزمت" پس جب تو ایک فیصلہ کرلے "فتوکل علی اللّٰہ" تو توکل پھر اللہ پر کرنا ہے، ان پر نہیں کرنا۔ ان پر توکل نہیں کرنا، اللہ پر توکل کرنا ہے اس میں ایک اور مضمون ہے جو ان الفاظ کے لباس میں لپٹا ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس نے آخری فیصلہ کرنا ہے وہ پابند تو نہیں کہ بات مانے۔ وہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ چند آدمیوں کی مان لے اور اکثر کی رد کردے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سب کی رد کردے مشورہ کرے اور کہے میں اس کو درست نہیں سمجھتا جو کچھ تم نے کہا ہے غلط ہے میں اب فیصلہ کروں گا۔ تو مراد یہ نہیں کہ مشورہ بےکار تھا۔ مراد یہ ہے کہ ہر مشورہ دینے والا اپنی ایک عقل و فہم رکھتا ہے اور نسبتاً کم عقل و فہم رکھنے والوں کی

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائینوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

اکثریت بھی ہو جائے تو ممکن ہے ایک اکیلا شخص جو ان میں سے ہر ایک سے زیادہ عقل و فہم رکھتا ہو اس کا فیصلہ ان سب پر غالب ہو۔ اس لئے بسااوقات ایک عقلمند کی بات دوسرے نسبتاً کم عقلمندوں کی بات پر حاوی ہو جاتی ہے باوجود اس کے کہ کم عقلمندوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ ایک طبعی امر ہے، ایک حسابی امر ہے، اس میں کسی وہم کا کوئی شائبہ تک نہیں، حقیقت ہے۔ ہر بات ہر شخص کو سمجھ نہیں آتی لیکن ایک صاحب فہم آدمی کی جب دوسرے نسبتاً کم فہم لوگ مدد کرتے ہیں تو اس کی فہم میں ان کی فہم کے مثبت پہلو شامل ہو جاتے ہیں اور وہ اور زیادہ جلاء کے ساتھ، اور زیادہ بلند مقام پر فائز ہوتے ہوئے فیصلے کی اہل بنتی ہے۔ پس مشورہ بےکار نہیں ہے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سب سے زیادہ صاحب عقل ہیں، سب سے زیادہ اولوالالباب میں آپؐ کا مقام ہے اس لئے آپؐ کو مشورے کی ضرورت نہیں۔ مشورے کی ضرورت اس لحاظ سے ہے کہ عقل کل صرف اللہ ہے اور اس کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے سب سے زیادہ عقل سے حصہ پایا لیکن اور بھی ہیں جو اولوالالباب ہیں کثرت سے ان کا وجود موجود ہے خاص طور پر غلامان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم میں اولوالالباب کی کثرت تھی۔ ان سے بھی پوچھو، ہو سکتا ہے بعض باتوں پر تمہاری نگاہ نہ پڑی ہو یا بعض باتیں تمہیں معلوم نہ ہوں جو ان کو معلوم ہیں۔

کوئی انسان جو رحمت سے عاری ہو یا اپنے بھائی کے لئے اس کا دل محبت سے خالی ہو وہ نہ مشورہ لینے کا اہل ہوتا ہے، نہ مشورہ دینے کا اہل ہوتا ہے۔

اب یاد رکھیں مشوروں میں صرف عقل کام نہیں کیا کرتی علم کا بھی ایک تعلق ہے۔ FACIS جو FEED کر رہے ہیں ان FACIS کے مطابق کمپیوٹر فیصلہ کرتا ہے۔ کیسا ہی اعلیٰ کمپیوٹر کیوں نہ ہو اگر اس میں بعض FACIS ڈالے ہی نہ گئے ہوں تو بعید نہیں کہ اس کا فیصلہ غلط نکلے۔ تو مشورے میں صرف عقل کا مقابلہ نہیں ہے۔ مجموعی علم کا بھی سوال اٹھتا ہے۔ اور عالم الغیب چونکہ صرف خدا ہے اور کوئی رسول بھی عالم الغیب نہیں اس لئے تمام وہ اولوالالباب جن کی عقلیں تقویٰ کی وجہ سے صیقل کی جاچکی ہیں اور مختلف زاویوں سے مختلف باتوں کا علم رکھتے ہیں وہ سب جب اکٹھے ہوں گے تو اپنے اپنے علم کو اپنی اپنی عقل کے ساتھ ملاکر کچھ باتیں پیش کریں گے۔ صاحب تقویٰ ہیں اس لئے جان بوجھ کر کسی غلط بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ سے محبت رکھتے ہیں، رسول سے محبت رکھتے ہیں، اس لئے جان بوجھ کر ان کو غلط رستے پر چلانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان حالات میں مجلس شوریٰ بنتی ہے اور مجلس شوریٰ پر عمل ہوتا ہے۔ اور پھر جو بات کی جاتی ہے اس کے بعد جس کو مشورہ دیا جائے یعنی محمدؐ رسول اللہ کی بات ہو رہی ہے اس وقت فرمایا کہ مشورے کا سننا ہے، فیصلہ تو نے کرنا ہے۔ اور چونکہ بعید نہیں کہ تیرا فیصلہ ان سب سے جدا ہو اس لئے پھر خوف نہیں کرنا کہ اتنی کثرت رائے کو میں نے رد کردیا ہے تو میرے فیصلے پر عمل کیسے ہوگا، کیسے میں کامیاب ہوں گا۔ فرمایا یہ اللہ کی باتیں ہیں، اللہ ہی والی ہے "فتوکل علی اللہ" پس فیصلہ کرتے وقت ادنیٰ خیال بھی اکثریت کا یا بندوں کا، اپنے مشیروں کا دل میں نہیں لانا کیونکہ وہ شرک ہے پھر۔ فیصلہ چونکہ تونے اللہ کی خاطر کیا ہے اس لئے توکل علی اللہ ہی ہوگا اس کے سوا تو توکل کسی پہ تصور کیا جا ہی نہیں سکتا۔ اور توکل کا مطلب ہے کہ ضرور اللہ تیری مدد فرمائے گا۔ اللہ توکل کرنے والوں کو خالی نہیں چھوڑا کرتا۔ تو اس رنگ میں جو بھی فیصلے جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ چونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ کی غلامی میں جس زمانے میں جو بھی امیر بنایا گیا ہو اسی کو مشورے پیش ہوں گے اور اس کو یہ اختیار ملتا ہے پھر کہ چاہے تو فیصلے کو قبول کرے چاہے تو رد کردے۔ اور اگر رد کرے گا تب بھی خدا اس کا سہارا بنے گا۔ اگر قبول کرے گا تب بھی توکل اللہ پر ہوگا، اکثریت پر نہیں ہوگا۔ اس طرح فیصلوں میں وہ برکت پڑتی ہے جس کا دنیا والے تصور بھی نہیں کرسکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی زندگی سے اس کی بہت سی مثالیں ہیں مگر اس آیت کو پہلے میں مکمل کرلوں۔

"ان اللہ یحب المتوکلین" اب محبت کی بات میں نے شروع کی تھی دیکھیں بات بھی محبت پر ہی ختم ہوئی ہے۔ رحمت کا مضمون جیسے میں سمجھا تھا اگر وہ درست نہ ہوتا تو آخر پر محبت کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا کہ متوکلوں کو خدا ضائع نہیں کرتا۔ فرمایا یہ سب توکل کرنے والے محبت کے رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ رحمت کے نتیجے میں ان میں یہ صفات پیدا ہوئی ہیں۔ رحمت کے نتیجے ہی میں فیصلہ رد ہونے کے باوجود ذرا بھی دل پہ میل نہیں آتا۔ فیصلے دیئے بہت سوچ بچار کے دیئے بعض دفعہ لمبی لمبی تقریریں کیں اور آخر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا یہ نہیں یہ درست ہے، مجال ہے جو کسی دل پہ میل آگئی ہو۔ تو یہ محبت کے رشتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے توکل کیا، محبت کے نتیجے میں سارے تمہارے کاروبار تھے، میں بتاتا ہوں کہ اللہ متوکلین سے محبت کرتا ہے۔ اور چونکہ توکل کے امر میں محمدؐ رسول اللہ واحد کے طور پر مخاطب ہیں اس لئے متوکلین کہہ کر سب کے لئے خوش خبری تو ہے مگر بطور خاص حضرت محمدؐ رسول اللہ کے لئے خوش خبری ہے کہ اے توکل کرنے والے یاد رکھ کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں تیرا ساتھ چھوڑدوں اور تجھ پر دوسروں کو ترجیح دے دوں۔ پس یہ وہ اسلامی مجلس شوریٰ ہے جسے ہم نے ورثے میں پایا ہے۔

"ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم" یاد رکھو جب اللہ نے فیصلہ کرلیا تمہاری مدد کا تو کوئی دنیا کی طاقت تم پر غالب نہیں آسکتی۔ "و ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہٖ" اگر تم نے سب باتیں خدا کی خاطر نہ کیں، توکل خدا پر نہ رکھا اور خدا نے تمہیں چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا تو پھر کوئی دنیا کی طاقت تمہاری مددگار نہیں بن سکتی۔ "و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون" وہاں توکل صیغہ واحد میں محمدؐ رسول اللہ کو حکم دیا گیا تھا یہاں مومنوں کو متوجہ کیا گیا ہے کہ اس مثال کے بعد ہو کیسے سکتا ہے کہ خدا کے سوا کسی اور پر توکل کرو یا خدا پر توکل نہ کرو۔ تم نے اپنے سامنے ایک توکل کرنے والے کا حال دیکھا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اعلان عام فرما دیا کہ اللہ متوکلوں سے محبت کرتا ہے اور محبت کا ثبوت لمحہ لمحہ اس کی زندگی میں تمہارے سامنے ہے۔ پس اس سارے ماجرے کے بعد جس کو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو خدا تم سے یہی توقع رکھتا ہے "و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون" کہ اللہ ہی پر تمام توکل کرنے والے توکل کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی زندگی میں جو مشوروں کے واقعات ہیں ان کی تفصیل میں جانے کا وقت تو نہیں مگر ہر قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ کہیں آپ نے ایک خاتون سے مشورہ کیا ہے، کہیں چند صحابہ سے مشورہ کیا، کبھی پوری جماعت سے مشورہ کیا ہے۔ صلح حدیبیہ کے وقت پوری جماعت سے مشورہ کیا اور پوری جماعت کے فیصلے کو رد فرما دیا۔ سب نے متفق علیہ یہ فیصلہ کیا اور مشورہ دیا کہ اہل مکہ اجازت دیں یا نہ دیں، تلواریں چلتی ہیں تو چلیں، خون بہتا ہے تو بہے، لیکن حج کے ارادے سے ہم نکلے ہیں حج کرکے چھوڑیں گے یہ ہمارا مشورہ ہے، یا رسول اللہ! آگے قدم بڑھائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں یہ نہیں ہوگا۔ آپ اللہ کی منشاء کو زیادہ سمجھتے تھے۔

پس اللہ پہ توکل کا ایک یہ بھی معنےٰ ہے کہ خدا کی منشاء پر نظر رکھا کرو اور جو فیصلہ بھی تم رضائے باری تعالیٰ کی خاطر کرو گے اور انسانی رضا کو چھوڑ دو گے اور اکثریت کو رد کرنے کی طاقت اپنے اندر رکھتے ہو گے محض اس لئے کہ اللہ کی رضا دوسری طرف ہو تو اللہ تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ اور صلح حدیبیہ میں یہ اس کی مثال ہے۔ خلفاء کے زمانے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال ہے کہ آنحضورؐ کے وصال کے بعد جب ارتداد کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا، اس کا نام طوفان ارتداد ہے مگر دراصل وہ ٹیکس چوری کا مسئلہ تھا۔ وہاں "التحیات للہ" کی بحث نہیں تھی وہاں یہ بحث تھی کہ خدا نے جو سٹیٹ کے لئے اور قومی کاموں کے لئے بطور فرض زکوٰۃ مقرر کی ہے اس سے وہ انکار کر بیٹھے تھے کہ ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقع پر ایک حیرت انگیز عزم کا مظاہرہ کیا ہے جو انسانی تاریخ میں انبیاء کے بعد آپ کو اور کہیں دکھائی نہیں دے گا۔

اس موقع پر ایک لشکر ایسا تھا جس کی سرداری ایک غلام ابن غلام حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کے سپرد کی گئی تھی اور یہ لشکر شام کے لئے روانہ ہونے والا تھا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اس لشکر کا سپہ سالار مقرر فرمایا تھا۔ اور اس کی منزل بہت دور تھی۔ اتنی دور کہ اگر پیچھے کوئی خطرناک واقعہ ہوتا تو کانوں کان بھی ان کو خبر نہ ہوتی کہ پیچھے کیا ہوگیا ہے، مدد کے لئے واپس لوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ تمام صحابہ نے بالاتفاق حضرت ابوبکرؓ کو یہ مشورہ دیا، رضی اللہ تعالی عنہم، کہ اس موقع پر نہ بھیجیں بہت خطرناک حالات ہیں، کیسے ممکن ہے کہ اتنے بڑے جوان اور آزمودہ سپاہی ہم سے نکل جائیں اور پھر ہم باقیوں کا مقابلہ کرسکیں گے۔ بہت خطرناک حالات ہیں اس کو POSTPONE کر دیں، ٹال دیں اس کے وقت کو۔ حضرت ابوبکرؓ نے جو جواب دیا حیرت انگیز ہے۔ فرمایا ابن ابی قحافہ کی مجال کیا ہے کہ جو فیصلہ محمدؐ رسول اللہ کا آخری فیصلہ ہو، آپؐ کی کرسی پر بیٹھ کر میں پہلا فیصلہ اس فیصلے کو منسوخ کرنے کا کروں۔ میں ہوتا کون ہوں۔ اس پر آپؓ قائم رہے اور سارے صحابہ کا فیصلہ رد کردیا۔

اگر مجلس شوریٰ کا یہ تصور ہوتا کہ محمدؐ رسول اللہ کو تو اختیار تھا مگر آپؐ کے مسند پر بیٹھے ہوئے آپؐ کے غلاموں کو اختیار نہیں ہے تو صحابہ اٹھ کھڑے ہوتے۔ کہتے ابوبکرؓ ہم نے محمدؐ رسول اللہ کے اس فوقیت رکھنے والے حق کو تو تسلیم کر لیا تھا مگر تیرے حق کو تسلیم نہیں کریں گے۔ ہمارا سوچا سمجھا اکثریت کا فیصلہ ہے تجھے ماننا ہوگا۔ کبھی ایک موقع پر بھی ایسا نہیں ہوا اور حضرت ابوبکرؓ کا فیصلہ چلا اور آپ نے اس کے ساتھ جو الفاظ بیان فرمائے اس سے آپؓ کا توکل ظاہر ہوتا ہے۔ کیسے میں اس فیصلے کو بدلوں۔ اگر تم کہتے ہو کہ نقصان ہے تو خدا کی قسم اگر مدینے کی گلیوں میں مسلمان عورتوں کی لاشیں بھی کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی میں یہ فیصلہ نہیں بدلوں گا کیونکہ میرے آقا و مولا محمدؐ رسول اللہ کا آخری فیصلہ تھا۔ ایسے لوگ ہیں جو توکل کرتے ہیں خدا پر اور ایسے لوگ ہیں جن کے توکل کو خدا سچا کر دکھاتا

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

ہے۔

پس یہ روح لے کر مجلس شوریٰ کو ہمیشہ زندہ رکھیں، اسی روح کے ساتھ مجلس شوریٰ زندہ رہے گی۔ متقی لوگوں کو چنیں۔ ان لوگوں کو چنیں جو خدا کے حضور محبت کے ھدیے پیش کرتے ہیں۔ جن کی نہ جانیں اپنی رہیں نہ ان کے مال اپنے رہے وہ تمام تر خدا کے ہوگئے۔ پھر نہ دنیا کی پرواہ کریں، نہ دنیا کی خیریتوں کی پرواہ کریں محض اللہ کی خاطر فیصلے کریں اور یہ فیصلہ جب منظور ہو تو تمام تر آپ کی جانیں آپ کے دل اس کی منظوری کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ جب یہ فیصلہ رد ہو تو تمام جان اور تمام دل کے ساتھ اور اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اس کے رد کرنے پر اکٹھے ہو جائیں۔ یہ وہ طبعی مجلس شوریٰ ہے جس کے بعد پھر دل پھٹ نہیں سکتے۔ امت واحدہ کو پھر کوئی ٹکڑے ٹکڑے کرکے الگ نہیں کر سکتا۔ اور "لنت لھم" کے اندر اس کی جان ہے۔ آپ بھی آپس میں محبت رکھیں اور پیار کے رشتوں پر کسی نفرت کے رشتے کو غالب نہ آنے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اللہ تعالیٰ جماعت کی اس مجلس شوریٰ کو ہمیشہ زندہ رکھے کیونکہ اس شوریٰ ہی میں جماعت احمدیہ کی جان ہے۔

مجلس شوریٰ میں انتخاب کے وقت جانی اور مالی قربانیاں دونوں ہی پیش نظر رہنی چاہئیں۔

اب میں کچھ اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ انسانی زندگی بھی شب و روز کی طرح سیاہ و سفید کے دھاگوں میں بٹی ہوئی ہے۔ رات اور دن دو سفید اور سیاہ دھاگے ہیں۔ انسانی زندگی میں غم اور خوشی، کامیابیاں اور بعض پہلوؤں سے ناکامیاں یہ دو رسے ہیں جن کے ساتھ انسانی زندگی بٹی ہوئی ہے۔ پس بیک وقت غم کی بھی خبر ہوتی ہے خوشی کی بھی خبر ہوتی ہے مومن کا کام یہ ہے کہ راضی برضا رہتے ہوئے اپنے قدم ہمیشہ آگے بڑھاتا رہے۔ نہ کسی غم کی وجہ سے اس کے قدم رکیں، نہ کسی خوشی کی وجہ سے اس کے اندر سہل انگاری پیدا ہو اس کے اندر جھوٹے فخر و مباہات کے زہر اس کے عزم کو کمزور کر سکیں۔ یہ وہ بنیادی نکتہ ہے جسے ہمیں سمجھنا ضروری ہے۔ سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ یوکے کے لئے اور ان کے حوالے سے سب دنیا کے لئے یہ خوش خبری پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ مسجد کی زمین جس کے متعلق بہت جھگڑے اٹھے، بہت مخالفتیں ہوئیں، کوشش کی گئی کہ ہمیں اس حق سے محروم کردیا جائے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ آخری DEED طے ہوگئی ہے، پیسے ادا ہوگئے، امیر صاحب نے آج آکر خبر دی ہے کہ وہ قبضہ لے آئے ہیں ماشاء اللہ۔ بہت ہی اہم جگہ ہے شہر کے اندر گھری ہوئی اور بہت وسیع جگہ، بہت بڑی عمارت ہے، حفاظتی انتظامات خدا کے فضل کے ساتھ سارے ہیں، ایسی مضبوط چار دیواری ہے جسے اگر عام جگہ لی جاتی تو کونسل نے ہمیں ایسی بنانے کی اجازت ہی نہیں دینی تھی۔ کیونکہ انڈسٹری وہاں تھی اس لئے اس کی حفاظت کے لئے کونسل مجبور تھی۔ اور پھر خوشی کی بات یہ ہے کہ وہ تمام حفاظتی نظام جو بہت قیمتی نظام اس کمپنی نے قائم کیا ہوا تھا وہ سب کل پرزے ہر چیز ہمارے سپرد کرکے وہ الگ ہوگئے ہیں۔ ہمیں تو اللہ کی حفاظت ہی ہے مگر جو دنیا کا نظام ہے حفاظت کا وہ بھی خدا کے فرمان کے مطابق ہمیں اختیار کرنا ہوتا ہے۔ پس اللہ کے فضل سے بہت ہی اچھا سودا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور تمام دنیا کی جماعتوں کو بھی مبارک کرے۔ اس کے ساتھ جو خدشات لاحق ہیں، اگر کوئی ہیں، تو اللہ خود ہی ان سے نپٹے اور جماعت کو ہر گزند سے محفوظ رکھے۔ اور جو اچھی باتیں اور امید افزاء باتیں وابستہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہماری توقعات سے بھی زیادہ بڑھا دے۔

جو غم کی خبر ہے وہ اکثر پہنچ ہی چکی ہوگی دوستوں کو، ہمارے زندہ بھائیوں میں سے سب سے بڑے بھائی کی بیگم اور زندہ بھابیوں میں سب سے بڑی بھابھی کا کل انتقال ہوا ہے۔ حضرت سیدہ آمنہ، سیدہ ان معنوں میں کہ عزت کے لحاظ سے کہہ رہا ہوں ورنہ وہ ذات کے لحاظ سے پٹھان تھیں۔ آمنہ طیبہ ان کا نام تھا۔ میری چھوٹی پھوپھی جان کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ ہمارے دوسرے بھائی حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ ان کا رشتہ ازدواج تقریباً پچاس سال سے زیادہ عرصے پر پھیلا ہوا ہے اور مثالی رشتہ تھا۔ یعنی سارے خاندان میں اگر کسی کو کوئی مثالی رشتہ پیش کرنا ہو تو ان کی طرف اشارہ ہوتا تھا۔ میاں بیوی کے آپس میں تعلقات بگڑتے بھی ہیں یعنی وقتی طور پر رنجشیں بھی پیدا ہوتی ہیں مگر ان کی رنجشیں کبھی دکھائی نہیں دیں۔ بہت ہی گہرے فہم کے ساتھ اور باہم افہام تفہیم کے ساتھ اگر کوئی کبھی آپس میں رنجش ہوئی ہے تو خود ہی اندر ہی طے کر لیا گیا۔ لیکن جہاں تک ایک مثال کا تعلق ہے مجھے آج تک کبھی یاد نہیں کبھی بھی میں نے ان کو ملتے ہوئے اس طرح دیکھا ہو یعنی دعوتوں میں یا باہر گھروں میں یا ہمارے وہاں جانے پر یا ان کے ہمارے ہاں آنے پر کہ ان کے چہروں پر کبھی بھی کوئی رنجش کے آثار ہوں۔ اس پہلو سے بہت مثالی رشتہ تھا۔ اور ان کا نام آمنہ تھا اور طیبہ۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ آمنہ حقیقی معنوں میں آمنہ تھیں۔ طیبہ حقیقی معنوں میں طیبہ تھیں۔ شاید ہی کوئی بیوی ایسی ہو جس کے متعلق انسان اس وثوق کے ساتھ کہہ سکے کہ اس نے اپنے خاوند کی ہر امانت کا حق ادا کیا ہے اور ہر طیب بات، کسی بھی طیب بات میں وہ چوکی ہو۔ عقل کا مجسمہ، بہت ہی سلجھی ہوئی طبیعت اور حضرت چھوٹی پھوپھی جان کی تمام خوبیوں کی وارث اور حضرت چھوٹے پھوپھا جان نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ کی خوبیوں کی بھی وارث تھیں۔ آخری دنوں میں یعنی پچھلے کچھ عرصے سے یہ تشویشناک خبر مل رہی تھی کہ ان میں کمزوری بہت پیدا ہوگئی ہے جس کی وجہ سے گرنے لگ گئی تھیں اور اس کی وجہ سے بہت تشویش تھی کہ خدا نخواستہ کہیں ایسی حالت میں گریں کہ ہڈی ٹوٹ سکتی ہے۔ تو جہاں تک زندگی کے ان لمحات کا تعلق ہے آپ کے لئے تو یہ وقت خدا تعالیٰ نے جس وقت واپس بلایا ہے یہ بہرحال رحمت ہی تھا اور خدا کا کوئی فیصلہ بھی ایسے لوگوں کے لئے رحمت کے بغیر نہیں ہوا کرتا مگر جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کے لئے بہت بڑا ابتلاء ہے۔ خاص طور پر ہمارے بھائی کے لئے، ان کے لئے دعا کریں ان کی مجھے بہت فکر ہے کیونکہ بےحد محبت کی بات نہیں تھی، ایک دوسرے پر ایسا سہارا تھا کہ ناممکن تھا کہ ایک دوسرے کے بغیر رہ سکیں۔ یہی کیفیت ان کی ہے وہ بےاختیار ہیں اس معاملے میں۔ بڑے صابر ہیں، حوصلے والے ہیں، صاحب عزم ہیں مگر وہی بات محبت کے اوپر بس کس کا ہے، بےاختیاری کے معاملات ہیں۔ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان کے بچوں کو اللہ تعالیٰ ان میں بھی وہ ساری خوبیاں جاری کرے اور ان کا خود رفیق ہو بھائی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا۔ ان کا ساتھی بنے ان کا رفیق ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی باقی زندگی صحت و عافیت کے ساتھ اور اپنے بچوں کی طرف سے آنکھیں ٹھنڈی رکھتے ہوئے گزارے۔

مشوروں میں سچائی کے پیدا ہونے کے لئے رحمت ضروری ہے ورنہ مشوروں میں سچائی پیدا نہیں ہوسکتی۔

اور ان کے علاوہ کچھ اور بھی ایسے جنازے ہیں جن کے متعلق کچھ کی درخواست تھی، کچھ کے متعلق میرے دل میں خود ہی خواہش پیدا ہوئی اور جن کی درخواستیں تھیں یہ، وہ وہ درخواستیں ہیں جو میرے منع کرنے سے پہلے آچکی تھیں اس لئے کوئی یہ نہ سمجھے کہ انہوں نے میرے منشاء کو جاننے کے باوجود پھر بھی درخواستیں بھیجی ہیں۔ پس ان کے جنازے بھی اس جنازہ غائب کے ساتھ جو آج عصر کی نماز کے بعد پڑھا جائے گا جنازہ غائب میں ان کو بھی شامل کیا جائے گا جن کی لسٹ میں سناتا ہوں۔ مکرمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خان ثناء اللہ خان صاحب مرحوم عمر ۹۶ سال۔ حضرت مولوی شیخ محمد صاحب آف لاہور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں اور ہمارے امیر صاحب یوکے آفتاب احمد خان صاحب کی والدہ تھیں۔ آخر وقت تک ان کے ذہن اور دل ایسے روشن تھے کہ ادنیٰ سا بھی عمر کا سایہ اس پر نہیں آتا تھا، کسی وقت بھی، ہمیشہ حاضر دماغ، روشن دماغ خدا تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر قلبی اور ذہنی صحت عطا فرمائی تھی۔

دوسری بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب مرحوم۔ یہ موصیہ تھیں۔ ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کا نام بھی بہت جماعت میں معروف ہے، بہت بزرگ انسان تھے۔ مکرمہ امۃ الرحمن صاحبہ والدہ مکرم عطاء الرحمن صاحب غنی آف لاہور، میاں اٹو کہتے تھے ہم میاں عطاء الرحمن کو۔ بہت ہی پیاری شخصیت، بہت محبت کرنے والی اور ساری اولاد ہی بہت نیک اور نیک مزاج ہے۔ ان کی والدہ امۃ الرحمن بھی خدا کے فضل سے لمبی عمر پاکر فوت ہوئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نواسی تھیں۔ حکیم فضل الرحمن صاحب کی بیٹی سے آپ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی نواسی تھیں۔

ایک اور نام ہے زبیدہ پروین، پروین تو میں نے پہلی دفعہ سنا ہے آپا زبیدہ کہتے تھے ہم ان کو۔ میجر سردار بشیر احمد خان صاحب کی بیگم، مالیر کوٹلے کے خاندان سے، مگر ان کا جو اصل اعزاز ہے وہ اس بات میں ہے کہ محمد خان صاحبؓ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ان سے نرم سلوک کیا جائے اور ان سے بہت ہی محبت اور پیار کا سلوک فرمایا، ان کو اہل بیت میں سے ہونے کا خطاب دیا۔ یہ ان کی صاحبزادی تھیں اور ہمارے چھوٹے بھائی مرزا اظہر احمد کی ساس بھی تھیں۔ (مرحومہ دراصل مکرم مرزا اظہر احمد صاحب کی ساس کی ہمشیرہ تھیں۔ خطبہ جمعہ میں سہواً حضور کی زبان سے ساس کا لفظ ادا ہوگیا۔ اس بارہ میں حضور نے بعد کے ایک خطبہ میں وضاحت فرمائی ہے۔ مرتب)

اور ایک حمید احمد صاحب لائلپوری جو لنڈن کے ہیں ان کا وصال غالباً پچھلے جمعے سے پہلے بدھ کو ہوا ہے یا منگل کو ہوا ہوگا۔ مجھے پیغام ان کی طرف سے ملا تھا کہ میرا جمعے کے دن جنازہ پڑھانا۔ تو آج اتفاق ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے دل کی خواہش اس طرح پوری ہو رہی ہے کہ جمعے کے دن ہی نماز جنازہ ہو رہی ہے اس میں میں ان کو بھی شامل کر رہا ہوں۔ یہ عصر کی نماز کے بعد نماز جنازہ غائب ہوں گے۔

آج جمعہ اور عصر کو جمع کرنے کا آخری دن ہے اس سردیوں کا۔ آئندہ سے یاد رکھیں چونکہ وقت بدل جائیں گے اور گرمیوں کا موسم شروع ہو چکا ہوگا اس لئے جمع کرنے کی کوئی جائز مجبوری نہیں۔ تو اس جمعہ کے بعد آئندہ جمعہ اپنے وقت پہ جیسا کہ ہمیشہ ہوا کرتا تھا جمعہ کی نماز جمعہ کی رہے گی اور عصر کی نماز اپنے وقت پر بعد میں ادا کی جائے گی۔

(خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:)

ایک منٹ ٹھہریں، ایک اور اعلان ہونے والا ہے۔ جو ایم ٹی اے ہے اس کے متعلق۔ چونکہ مضمون نے وقت لے لیا اور جیسا کہ حق تھا مضمون کا وقت لینا ہی چاہئے تھا ابھی بہت سی باتیں رہ بھی گئیں اس لئے زائد دوسری باتوں کا وقت نہیں مل سکا۔ انشاء اللہ کل یا پرسوں سے غالباً کل ہی سے ہمارا ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا جو دوسرا نظام ہے وہ پورے عالمی نظام کے طور پر شروع ہو جائے گا۔ امریکہ سے بھی رابطہ بحال ہو جائے گا، چوبیس گھنٹے کا نظام ہوگا۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

قدیم تہذیبوں کی سرزمین ــ سیریا

(محمد طاہر ندیم)

اردو زبان میں سیریا کو "شام" کہتے ہیں اور یہی نام پہلے اس علاقے پر بولا جاتا تھا۔ جبکہ اب شام سے مراد صرف "دمشق" کا علاقہ لیا جاتا ہے۔ جبکہ ملک کا نام ابھی بھی "سوریا" ہے اور انگریزی میں سیریا (Syria) لکھتے ہیں۔

"جب ہم سیریا (Syria) میں ہوتے ہیں تو اپنے آپ کو اس کی تاریخ کا حصہ تصور کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اس مٹی کا ہر ایک ذرہ انسانیت کے دائمی سفر میں ایک روشن سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے"۔

یہ ہے وہ زبردست خراج تحسین جو آثار قدیمہ کے امریکی ماہر "مسٹر جورجو بوچلائی" نے ارض شام کو پیش کیا۔

یہ ہے سرزمین شام یعنی وہ سرزمین جس میں تاریخ کے خزانے مدفون ہیں۔ جس کی مٹی سے ابھی تک ان تہذیبوں کی خوشبو آتی ہے جنہوں نے اس زمین پر جنم لیا اور پھر اپنے عروج کو پہنچیں۔

زراعت کی کہانی یہاں سے ہی تقریباً دس ہزار سال قبل شروع ہوئی۔ اس سے پہلے لاکھوں سال تک انسان اپنے ارد گرد میں اگنے والی جنگلی جڑی بوٹیوں کو ہی جمع کر کے بطور غذا استعمال کرتا تھا۔ سیریا کے قدیم انسان نے زراعت شروع کی اور اس حقیقت کو پانے میں کامیاب ہو گیا کہ کس طرح گندم اگائی جا سکتی ہے اور کس طرح ایک بالی سے ہزاروں بالیوں کی پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

تقریباً اسی زمانے میں تہذیب کی بنیاد پڑی اور انسان نے غاروں کو چھوڑ کر مسکن بنا کر ان میں رہنا شروع کیا۔

انسانی زندگی کے اس قدیم ترین دور کے آثار سیریا کے مختلف مقامات میں بکھرے پڑے ہیں۔ ان مقامات میں مریبط، جیرود، یبرود اور دریاؤں کے کنارے زیادہ قابل ذکر ہیں جن میں سلطنت ماری، سلطنت ایبلا، سلطنت خانا اور سلطنت اوغاریت جیسی عظیم الشان تہذیبیں آباد تھیں۔ ان سلطنتوں کے لوگ ان عرب باشندوں کی نسل سے تھے جو صدیوں پہلے جزیرہ عرب سے ان علاقوں کی طرف آئے۔ پس یہ لوگ کبھی عموریوں کے نام سے پہچانے گئے جو کہ تین ہزار سال قبل مسیح میں تھے اور کبھی کنعانی اور فینیقی کہلائے جبکہ کبھی ان کو آرامی، غساسنہ اور انباط کہہ کر پکارا گیا۔

قدیم زمانے سے ہی سیریا نے ایک منفرد مقام حاصل کیا ہوا ہے کیونکہ یہ تین براعظموں (ایشیا، یورپ اور افریقہ) کا سنگم ہے اور چین سے آنے والی شاہراہ ریشم کا گزر بھی اسی سرزمین سے ہوتا ہے لہذا تجارتی قافلوں اور مختلف جہات کی طرف سفر کرنے والوں کے مسلسل قیام کی وجہ سے یہ ملک عالمی سوچ، عقائد اور ثقافت کا گڑھ بن گیا۔ اس بنا پر یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ کوئی تہذیب ایسی نہیں کہ جس کے آثار سیریا میں نہ ملتے ہوں۔ پس دکانیں، مسجدیں، کنائس، قلعے، بڑے بڑے ستونوں والی عمارتیں اور ان پر نقش و نگار ان گزرے ہوئے زمانوں کی یاد دلاتے ہیں۔

سیریا کی سرزمین کی آثار قدیمہ کے لحاظ سے زرخیزی نے کئی محققین کو یہ کہنے پر مجبور کیا کہ "سیریا چھوٹا ہونے کے باوجود دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے" اسی لئے تو جب کوئی سیاح اس ملک کی سیر کرتا ہے تو وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے آباؤ اجداد کا کبھی نہ کبھی اس ملک سے تعلق ضرور تھا۔ اس شعور کو زبان دیتے ہوئے کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

"ہر متمدن آدمی کے دو وطن ہیں۔ ایک اس کا اپنا ملک اور دوسرا سیریا"۔

سیریا دور حاضر میں

پہلی عالمی جنگ کے اختتام تک سیریا کا نام آج کے سیریا کے علاوہ لبنان، اردن اور فلسطین کے علاقوں پر بولا جاتا تھا۔ لیکن آج کے سیریا کا رقبہ صرف ۱۸۵،۱۸۰ مربع کلومیٹر ہے اور اس کی آبادی تقریباً ۱۵ ملین ہے۔

اس کے شمال میں ترکی، جنوب میں اردن اور فلسطین ہے، مغرب میں لبنان اور بحیرہ روم ہے جبکہ مشرق میں عراق ہے۔ سیریا ایک مثلث کی شکل میں بحیرہ روم کے مشرقی کنارے پر آباد ہے۔

سیریا کا دار الحکومت "دمشق" ہے جبکہ دوسرے اہم شہروں میں حمص، حماہ، حلب اور ادلب وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ سیریا کی کرنسی "لیرا" ہے اور بنک ریٹ کے مطابق ۴۳ لیرے کا ایک امریکی ڈالر ہے۔

آب و ہوا

سردیوں میں درجہ حرارت اوسطاً ۲ درجہ سے ۱۵ درجے کے درمیان رہتا ہے جبکہ کبھی کبھی برف باری بھی ہو جاتی ہے۔ جبکہ پہاڑوں پر اکثر برف باری ہوتی رہتی ہے۔ بارشیں یہاں سردیوں میں ہی ہوتی ہیں۔

گرمیوں میں ۲۵ سے ۳۵ تک درجہ حرارت جا پہنچتا ہے۔ اگرچہ گرمیوں کا موسم خشک ہوتا ہے تاہم ہلکی ہلکی اور مسلسل چلنے والی ہوا موسم کو گرم نہیں ہونے دیتی۔ بہار اور خزاں میں درجہ حرارت ۲۰ سے ۲۵ درجے کے درمیان رہتا ہے۔

مغرب میں ساحل سمندر کا علاقہ نسبتاً زیادہ خوبصورت اور موسم کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہے۔ اس علاقے میں "طرطوس" اور "لاذقیہ" کے شہر سیاحت کا مرکز ہیں جبکہ جنوب میں "بادیۃ الشام" ہے جو کہ صحرائی علاقہ ہے اور پورے ملک میں قدرے گرم علاقہ ہے۔

مذاہب کی تاریخ میں سیریا بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ زمین بڑے بڑے عظیم وجودوں کو اپنے سینے میں دفنائے ہوئے ہے۔ ان میں حضرت یحیٰ علیہ السلام (یوحنا ہمدان) اور حضرت یوشع بن نون کے علاوہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ، حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے مزارات بھی اس زمین میں ملتے ہیں۔

الغرض سیریا کا ہر قطعہ ارضی اپنی ذات میں ایک مکمل دنیا ہے جس کی تفصیل کے لئے کئی صفحات درکار ہوں گے۔

جستہ جستہ

مکرم معین احمد صاحب (ٹورنٹو) کینیڈا سے لکھتے ہیں:-

" جماعت احمدیہ کینیڈا کی تاریخ میں ۲ اکتوبر ۱۹۹۲ء کا دن ایک ناقابل فراموش حیثیت رکھتا ہے۔ اس روز جماعت احمدیہ کینیڈا کی پہلی اور نہایت شاندار مسجد بیت الاسلام ٹورنٹو کا افتتاح سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کینیڈا کے پہلے روز خطبہ ارشاد فرما کر کیا۔

جب سیدی حضرت اقدس مسجد کا افتتاح فرما چکے تو وقفہ طعام میں لوگ مسجد کے وسیع و عریض سبزہ زار میں پھیل گئے اور ایک دوسرے سے مل کر خیریت و حالات دریافت کرنے لگے۔ یہ منظر بہت پر کیف تھا۔ ہر کوئی خوش نظر آ رہا تھا۔ مسجد کے فن تعمیر و خوبصورتی کو دیکھ کر ہر شخص بے ساختہ اپنے جذبات کا اظہار کر رہا تھا۔

مسجد بیت الاسلام وسیع سبزہ زار میں نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب منظر پیش کرتی ہے۔ دور سے نظر آنے والے مینار اور سلور رنگ کا گنبد بہت قابل دید ہے۔ قریب سے گزرنے والی بڑی شاہراہ پر جانے والے مسافر کی توجہ کا مرکز بنی رہتی ہے۔ دیکھنے والے مسجد کی تعریف کئے بغیر نہیں رہتے۔

یوں تو اس تقریب اور بابرکت موقع میں شمولیت کر کے میری خوشیوں کی کوئی انتہا نہ تھی مگر خصوصاً مسجد کو دیکھ کر میری سوچوں نے یکدم اپنا دھارا بدلا اور میں بہت پہلے اپنے بچپن کی یادوں میں کھو گیا۔ ایک بزرگ شخصیت میری نظروں کے سامنے گھومنے لگی اور بچپن میں اس کے قرب میں گزارے ہوئے دن ایک فلم کی طرح میرے سامنے دوڑنے لگے۔

تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے قیام کے وقت بہت سے مطالبات جماعت کے سامنے رکھے تھے۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ تاجر احباب، ملازمت پیشہ اور زمیندار وغیرہ اپنی تجارت کے منافع، ملازمت میں ترقی، بیاہ شادی، ولادت یا کسی اور خوشی کے موقع پر بیرونی ممالک میں تعمیر کی جانے والی مساجد کے لئے چندہ دیا کریں۔

وکالت مال اول تحریک جدید کے تحت شعبہ تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کام کرنے والی یہ واقف زندگی شخصیت ربوہ کے بازاروں سے روزانہ عصر تا مغرب اس مد کے لئے چندہ اکٹھا کیا کرتی تھی۔ خواہ بارش ہو یا جھکڑ، گرمی ہو یا سردی وہ بزرگ بلاناغہ اس کام کے لئے کمربستہ رہتے۔

ربوہ کے تاجر نہایت تعاون اور خوشی سے اپنے روزانہ منافع کا ایک حصہ اس مد میں ادا کرتے۔ ابتدائی ایام میں جب ربوہ نیا نیا آباد ہوا تھا۔ تو تاجر حضرات بھی غربت کا شکار تھے۔ مگر دل کے امیر۔ اس لئے اپنی روزانہ کی آمدنی میں سے چند پیسے یا آنے ضرور چندہ ادا کرتے۔ اس قلیل رقم کے لئے رسید کاٹنا ایک مشکل امر تھا۔ اس لئے وہ شخص اپنے پاس موجود رجسٹر پر روزانہ ہر دوکاندار کے نام کے سامنے اس کی دی ہوئی رقم درج کر دیتا۔ اور مہینہ بھر کی مجموعی رقم کی رسید کاٹ کر ہر دکاندار کو دے دیتا اور یوں قطرہ قطرہ سے ایک معقول رقم ہر مہینے تعمیر مساجد ممالک بیرون کی مد میں جمع ہو جاتی۔ ادھر دکاندار بھی بہت خوش تھے کہ اس شخص کی حکمت عملی سے ہمیں چندہ دینے کی عادت کے ساتھ ساتھ آسانی بھی ہو جاتی ہے۔ بلکہ انہیں دور سے آتا دیکھ کر ہر دکاندار بلا حیل و حجت رقم ان کے ہاتھ میں تھما دیتا۔ کئی دکاندار جو کہ چندہ کی ادائیگی میں سست تھے باقاعدہ ہو گئے۔ اور ایک دوسرے سے سبقت لینے لگے۔ اور اکثر نے یہ کہا کہ مالی قربانی سے ہمارے کاروبار میں برکت پڑی ہے اور اس طریق سے ہم پر بوجھ بھی نہیں پڑتا۔

میں نے اپنے ہوش سنبھالنے سے لے کر ان کی وفات تک یہ باقاعدگی دیکھی۔ شام کو گھر لوٹ کر اس جمع کی ہوئی رقم کا حساب رکھنا اور اسے گننا بھی ایک کام تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ٹیڈی (چھوٹے سائز کے) پیسوں کی عمودی قطاریں بنا دیتے جن میں ہر ایک میں ۲۵ یا ۵۰ پیسے ہوتے تاکہ گننے میں آسانی رہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بچپن میں جب ایک روپے کا نوٹ یا سکہ ہاتھ لگ جاتا تو میں ان سے Change لے لیتا۔ (یعنی ایک سو ٹیڈی پیسے)۔ تو بچپنے کی وجہ سے رقم میں اضافہ کا احساس ہونے لگتا۔ جیبیں بھر جاتیں تو عجب سرور کی کیفیت ہو جاتی۔

ایک لمحہ میں مجھے ان سوچوں سے ایسا محسوس ہونے لگا کہ یہ وہی سلور ٹیڈی پیسوں کی عمودی قطاریں ہیں جنہوں نے بلند میناروں کا روپ دھار لیا ہے جو یہ بزرگ ربوہ کے غریب دکانداروں سے وصول کیا کرتے تھے۔

انہی سوچوں اور ماضی کے جھروکوں میں میں اپنے دل میں یہ عہد باندھ رہا تھا کہ میں ضرور اس شخص کا ذکر خیر کروں گا جو گمنامی میں اپنی زندگی گزار کر اب بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہے۔ اچانک میرے ایک دوست نے کوئی بات کہہ کر مجھے ماضی کی ان حسین یادوں سے نکال کر حال کی طرف ڈال دیا۔

یہ بزرگ شخصیت میرے بہت ہی پیارے دادا جان محترم سردار عبدالحق شاکر صاحب واقف زندگی تھے۔ جنہوں نے بڑی سادگی اور اخلاص کے ساتھ سالہا سال تک جماعت کی خدمت کرتے ہوئے زندگی گزاری۔ خدا تعالیٰ ان پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا رہے۔

"آئندہ زمانے کی جنت کی تعمیر کے لئے پردے کی روح کو سمجھنا اور اسے نافذ کرنا حد سے زیادہ ضروری ہے"۔

اسلامی پردے کی روح کو بیان کرنے والے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو نہایت اہم خطابات عنقریب الفضل انٹرنیشنل میں شائع کئے جائیں گے۔ (مدیر)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۷۲)

کلکیریا آرس اور سبائنا کے استعمالات اور علامات کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۱ مارچ ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: (۲۱ مارچ ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس میں کلکیریا آرس اور سبائنا پڑھائیں اور ان کے خواص اور استعمالات بیان فرمائے۔

کلکیریا آرس
(CALC. ARS)

حضور نے فرمایا کلکیریا سلف مرگی میں چوٹی کی دوا ہے۔ اور بعض تو کہتے ہیں کہ یہ اہم ترین دوا ہے۔ بائیوکیمک زیادہ استعمال کرتے ہیں ہومیوپیتھ کم کرتے ہیں۔ حالانکہ مرگی کو جڑ سے اکھیڑنے میں جو دوائیں نمایاں ہیں ان میں کلکیریا سلف چوٹی کی نمبر ایک دوا ہے۔ میرے خیال میں اس کو ۱۰۰۰ میں دینا چاہئے کیونکہ میں نے جن کیسوں میں چھوٹی طاقت میں دی تھی کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ لیکن کلکیریا سلف ایک ہزار میں حیرت انگیز فائدہ ہوا۔ کلکیریا آرس اس میں نمبر دو سمجھی جانی چاہئے۔ اس کے متعلق کینٹ نے لکھا ہے کہ اس نے مرگی کا مکمل علاج کردیا۔ مگر یاد رکھیں ہر مرگی قابل علاج نہیں ہے۔

اس میں بہت سے جسم کے اعصاب تھرکتے ہیں۔ فالجی قسم کی کمزوریاں کلکیریا آرس میں ہوسکتی ہیں۔ کیلشیم شدید کمزوری کرنے کی دوا ہے۔ اگر اس کا بیلنس جسم میں معمولی سا بھی بگڑ جائے تو بہت زیادہ کمزوری پیدا کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں بلڈپریشر کی بیماری بھی پیدا ہوسکتی ہے اور اچانک COLLAPSE بھی ہوسکتا ہے۔ اور جانوروں کو بھینسوں وغیرہ کو ہم نے دیکھا ہے جسم بالکل نڈھال ہوا ہوتا ہے۔ عام طور پر روزمرہ کے مریضوں میں ایسی کمزوریاں کلکیریا کی نہیں بلکہ HYPER ACIDITY کی ہوتی ہیں۔ اس لئے ان میں تیزاب زیادہ ہو تو جو کمزوری پیدا ہوتی ہے وہ بھی اچانک اور بڑی ڈرانے والی دکھائی دیتی ہے۔ اچانک گر پڑیں گے اور بعض دفعہ بیہوش بھی ہو جاتے ہیں لیکن وہ مرگی نہیں ہے۔

مرگی میں اگر اس قسم کے اٹیک ہوں تو وہ مستقل زندگی کا حصہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی کو اچانک بیہوشی ہو یا گر جائے تو وہ لازماً مرگی نہیں ہوتی۔ اس میں مرگی کا علاج کام نہیں آئے گا۔

مرگی کی کچھ اور علامتیں ہیں جو اس کی سوچ اور فکر پر بھی اثرانداز ہوتی ہیں۔ مرگی کا مریض بہت روشن خیالات کا اہل ہی نہیں ہوتا۔ اس کا مریض چھوٹی چھوٹی سوچوں میں پڑا رہتا ہے۔ بلند خیالی کا موقعہ ہی نہیں ملتا اور مرگی مستقل زندگی کا حصہ ہے۔

کلکیریا کے بارے میں لکھا ہے اس کا ہائپر ایسیڈیٹی سے تعلق ہے۔ اس میں نکس وامیکا بہت اچھا ہے جو کمزوری کو دیکھتے دیکھتے دور کر دیتا ہے۔

کلکیریا آرس میں ایسی علامتیں ہیں جو مرگی کی طرف بھی لے جاتی ہیں اور واقعتہً مرگی میں یہ مفید ہے اور روزمرہ کی عام کمزوریاں، جان کا جسم سے نکل جانا لیکن وہ موت کا خطرہ نہیں ہوتا صرف اعصاب جواب دے جاتے ہیں۔ اس میں بھی کلکیریا آرس معروف اور مستعمل ہے۔ ایسڈ ڈایابیلیٹی میں سارے جسم میں کمزوری ہوتی ہے مگر آدمی LIMBS کو ہلاسکتا ہے اور اس کے اندر LIMBS ہلانے کے لحاظ سے کوئی کمزوری نہیں ہوتی۔ لیکن ہلانے کے نتیجے میں طاقت بیٹھتی ہے۔ یہ اندرونی طاقت ہے کہ محسوس ہوتا ہے کہ انرجی نہیں ہے۔ الیکٹریکل انرجی ختم ہوگئی ہے۔ لیکن فالج میں تو LIMBS مارے جاتے ہیں۔ وہ بالکل اور چیز ہے۔

کلکیریا آرس میں زیادہ تر فالجی علامات ساتھ ہوتی ہیں۔ کپکپی بھی پائی جاتی ہے۔ ہاتھ کانپنے لگ جاتے ہیں۔ اس قسم کی کمزوریوں میں کلکیریا آرس بہت اچھی دوا ہے۔

آرسنک میں ایک اور علامت اونچی جگہوں پر سانس کی تکلیف۔ آکسیجن کی کمی اور یہی کمزوری سیڑھیاں چڑھتے وقت بھی ہوتی ہے۔ تو وہ دل کے مریض جن میں رفتہ رفتہ اونچا جانے کی طاقت کم ہوتی ہے وہ سیڑھیاں چڑھنے سے پہچانے جانے چاہئیں۔ بعض دفعہ دل کا مریض اٹیک کی صورت میں نہیں آتا بلکہ رفتہ رفتہ بڑھتا ہے۔ تو سیڑھیاں چڑھتے وقت اگر سانس اکھڑنے کا احساس ہو تو کلکیریا آرس اچھی دوا ہے۔

آرسنک اور کلکیریا میں ورمیں ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے کلکیریا آرس کی یہ مضبوط علامت بن گئی ہے۔ جسم میں ورمیں کہیں نہ کہیں ضرور ہونگی۔

اس کا زیادہ اثر بائیں طرف ہوتا ہے۔ مگر دائیں طرف اثر بھی ہوسکتا ہے۔ یہ نہیں کہ دائیں طرف سوچیں ہی نہ مگر بالعموم یہ دوا بائیں طرف کا رجحان زیادہ رکھتی ہے۔

سٹیفی سیگریا کی طرح اس دوا میں بھی غصہ، ناراضگی، ناپسندیدگی کے بداثرات کی بیماریاں شامل ہیں۔

اس کے جو ILLUSIONS ہیں۔ یعنی تصویریں سی جو دماغ کو دکھائی دیتی ہیں اس میں تصورات بھوت کی قسم کے بعض دفعہ خوابوں میں آگ دکھائی دیتی ہے یہ نیٹرم میور میں ہے۔ اس میں دو طرح کی خوابیں ہیں ایک سانپوں کی ایک آگ لگنے کی۔ اس دوا میں سانپوں کی تو نہیں مگر آگ کی خوابیں شامل ہوتی ہیں اور پاگل پن کی بھی یہ اچھی دوا ہے کیونکہ بعض قسم کے پاگل پن میں نیٹرم میور اچھی کام آتی ہے۔

خون کا اچانک دورہ سر کی طرف ہو جائے اور چکر ہوں اور تشنج کیفیت بھی ہو تو یہ علامات خاص طور پر ہائپر ایسیڈیٹی کی ہیں۔ اس میں خون کا سر کی طرف رجحان ہوتا ہے اور چکر آتے ہیں توازن کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں مرگی بھی پائی جاتی ہے اور ہائپرایسیڈیٹی کی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔

پرانے سر درد میں اس کو اچھا مقام ہے۔ لیکن چند ایک علامات نمایاں ہیں۔ ورنہ اگر اور ادویہ سے پرانا سر درد ٹھیک نہ ہو تو اسے ٹرائی کرکے دیکھ لیں۔

اس کی سردرد کی علامت سی سی فیوجا کے الٹ ہے۔ سی سی فیوجا میں اگر ماؤف جگہ کے اوپر لیٹیں تو وہاں زیادہ ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ پٹھے نہ بھی پھڑک رہے ہوں مثلاً ٹانگ کے، اس جگہ کو دبا دیں تو وہاں پٹھے پھڑکنے لگ جاتے ہیں۔ اور اگر پھڑک رہے ہوں تو لازماً الٹ سمت میں لیٹنا پڑتا ہے۔ پھر جہاں لیٹتا ہے وہاں پٹھے پھڑکنے لگ جاتے ہیں۔ کلکیریا آرس میں سر کی علامت اس کے بالکل الٹ ہے۔ جس کروٹ لیٹے گا اس کے الٹ طرف سر درد شروع ہو جائے گی۔ اگر دائیں لیٹے گا تو بائیں طرف سر درد ہوگا۔ اور اگر بائیں لیٹے گا تو دائیں طرف شروع ہو جائے گا۔ یہ اس سے خاص پہچانا جاتا ہے۔

چہرے اور سر کی جلد کا ایگزیما۔ گردوں میں بہت درد ہوتی ہے۔ لیکوریا زرد رنگ کا بھی اور تیزابی مادہ کا بھی۔ بعض لیکوریا بہت شدید ہوتے ہیں عورتوں کے لئے بڑی نفسیاتی الجھن پیدا ہوجاتی ہے۔ ان میں کلکیریا آرس کے علاوہ، کالی فاس، آرسنک بھی اس میں مفید ہے۔

رحم کے کینسر میں اس نے اچھا نام پیدا کیا ہے۔ اگر اس میں ہلکا ہلکا خون جاری ہو جو تیزابیت رکھتا ہو اور بدبودار ہو اس کی مرگی کی ایک اور علامت یہ ہے کہ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اس وقت دورہ کا خطرہ ہوتا ہے۔

سبائنا
(SABINA)

سبائنا کی علامات پلسٹیلا سے اس حد تک ملتی ہیں کہ یہ بھی عورتوں کی خاص دوا ہے۔ اور گرمی سے اس کی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ لیکن پلسٹیلا میں مینسز کی کمی یا رک جانا ہے۔ سبائنا میں اس کے برعکس بہت زیادہ جاری ہونا اور تیسرے مہینے میں اگر ابارشن (اسقاط) کا رجحان ہو تو سبائنا اس میں بہت اچھی ہے۔ اس میں بلیڈنگ کا جو رجحان ہے۔ وہ صرف یوٹرس (رحم) تک محدود نہیں رہتا بلکہ سبائنا میں عام بلیڈنگ کا رجحان ہے۔ ناک سے بھی۔ گردوں سے بھی۔ اس لئے اگر مینسز زیادہ ہوں اور یہ علامتیں ہوں تو پھر سبائنا مفید ہے۔ اگر مینسز کم ہوں تو باقی بلیڈنگ کا علاج سبائنا نہیں ہے۔ کمبی نیشن اکٹھا ہو تو پھر سبائنا ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ اووریز میں نوڈیول سے بن جاتے ہیں اور شریانوں VEINS میں بھی یہ بنتے ہیں۔ یہ سبائنا کی خاص علامت ہے۔ بالکل کیوریٹو ہو جاتی ہے۔ بعض عورتیں جن کو ایسی علامات کے ساتھ بچہ نہیں ہوتا ان کے لئے بہت اچھی دوا ہے۔

بواسیر کے ٹیومر بھی اس میں ہیں جن سے خون جاری رہتا ہے۔ اگر خون نہ بہے تو مفید نہیں۔ زیادہ خون جاری ہونے کی صورت میں مفید ہے۔

اس کی جو گردوں کی علامات ہیں وہ پریرا سے ملتی ہیں۔ یعنی پتھری وغیرہ کی نہیں بلکہ انفلیمیشن (سوزش) کی وجہ سے دردیں اور بےچینیاں محسوس ہوں تو اس میں سبائنا بہت مفید ہے۔ مگر اس کا پریرا سے فرق معلوم ہونا چاہئے۔ سبائنا میں گردے کے ارد گرد ایک قسم کی کھڑی سی سوزش ہے۔ لہر اور دردیں نہیں ہیں۔ پریرا میں دردیں نیچے کی طرف جاتی ہیں اور پریرا میں بعض دفعہ پتھری بھی پائی جاتی ہے جو مثانہ میں رکی ہوئی ہو۔ اس وقت جو علامتیں ہیں وہ پریرا سے ملتی ہیں۔ بربرس سے بھی اس کا فرق ہے۔ اصل میں بربرس کو لوگوں نے محدود کردیا ہے صرف گردے کے لئے۔ حالانکہ بہت ہی مؤثر ہے جگر کے لئے اور دل کے لئے۔ اور دل میں بعض بیماریاں ایسی ہیں جن میں ناجا وغیرہ کی طرف خیال جاتا ہے لیکن پریڈی کارڈیا میں اگر جگر بھی شامل ہو اور درد پیچھے بھی جائے اور دائیں بائیں بھی جائے اس میں بربرس بہت چوٹی کی دوا ہے۔ بربرس کا اکثر تعلق پتھریوں میں بھی مفید ہے۔ خاص پہچان یہی ہے کہ ہر طرف دردیں نکلتی ہیں۔ پریرا میں درد ہمیشہ نیچے کی طرف اترے گی۔ رانوں میں چلی جائے گی۔

سبائنا میں ٹھہری ہوئی سوزش کی درد ہے۔ پیشاب کرنے کی ضرورت ختم ہی نہیں ہوتی۔ یہ سوزش کی علامت ہے بار بار پیشاب آتا ہے حالانکہ زیادہ نہیں ہوتا۔

ڈسچارجز جو گونوریا کی طرز کے ہوں وہ عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی اس کی یاد دلاتے ہیں۔ سوزاک نہ ہو لیکن علامتیں ایسی ہوں۔

رحم میں دردیں ہیں۔ بچہ نہ بھی پیٹ میں ہو تب بھی۔ سبائنا کا صرف تیسرا مہینہ ہونا، اس سے یہ پہچانی جاتی ہے کہ زہ کی دردیں دباؤ کے ساتھ ہوں۔ مینسز کا لمبا ہونا اور زیادہ ہونا اس کی خاص علامت ہے۔ اور بعض دفعہ اتنا لمبا ہو جاتا ہے کہ عورتیں کہتی ہیں کہ دوسرے مینسز کے دوران وقفہ ہی محسوس نہیں ہوتا۔ خون چمکدار سرخ ہوتا ہے مگر ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ایسی مریضہ عموماً خون کی کمی کا شکار ہو جاتی ہے اس لئے خون کا رنگ گلابی سا ہو جاتا ہے۔

شوٹنگ پین (شدید دردیں) رحم میں پائی جاتی ہیں۔ خارش (ICHING) سے تعلق ہے۔ جنسی اعضاء میں خارش کے ساتھ شدید درد ہو تو سبائنا اس کا علاج ہے۔

تیسرے مہینے کی ابارشن میں ایک اور دوا بیلاڈونا بھی ہے۔ اس کو یاد رکھیں۔

اسقاط کے حفظ ماتقدم میں یہ دوا سب سے زیادہ مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔ اور میرے نزدیک کولوفائیلم بہت مؤثر ہے۔ کولوفائیلم علامتیں اکثر پائی جاتی ہیں جبکہ اس کی علامتیں اکثر نہیں پائی جاتیں۔ کولوفائیلم لمبے یا کم مینسز کی پابند نہیں ہے اور کولوفائیلم میں نیچے کی طرف دباؤ اور دردیں جو رانوں میں اترتی ہیں۔ کولوفائیلم آئندہ ابارشن روکنے کے لئے ۲۰۰ کی طاقت میں اگر ہفتہ میں ایک دفعہ کھلائی جائے تو چند ماہ میں یہ رجحان ٹھیک کر سکتی ہے۔

اس کے لئے کلکیریا کارب، سبائنا اور میوریکس یہ تین دوائیں لمبے مینسز، اندر کی ہر طرف کی تکلیفیں، نوڈیولز وغیرہ سب کے لئے کمبی نیشن کے طور پر مؤثر ہے۔ ابارشن کے لئے بھی۔ سبائنا کو میں نے کبھی الگ استعمال نہیں کیا۔ اس لئے کہہ نہیں سکتا۔

اس میں ایک چیز خاص طور پر بتائی گئی ہے اگر میمبرین پھٹ جائے اور PLACENTA کے باہر نکلنے کا رجحان ہو تو اس میں بہت مفید ہے۔ ابارشن کو روک دیتا ہے۔ لیکوریا میں اگر زیادہ پانی ہو کرانک ہو تو اس میں بہت مفید ہے۔ سبائنا میں وارٹس (موہکے) بھی ملتے ہیں۔ اس کا موہکا بھی بلیڈنگ کے رجحان سے پہچانا جاتا ہے۔ اکثر وارٹس خون جاری نہیں کرتے

باقی صفحہ نمبر ... پر ملاحظہ فرمائیں

انسانی دماغ کے خاموش معجزات

انسانی دماغ جو حیاتیاتی دنیا میں ایک پیچیدہ ترین عضو ہے۔ اب نئی تحقیق کے ذریعہ اپنے راز کھول رہا ہے۔ گزشتہ دس برسوں میں اس پر جتنی تحقیق ہوئی ہے اتنی اس سے قبل کے تمام زمانے میں نہیں ہوئی اور اب نئی نئی دریافتیں اور نئے نئے علاج سامنے آ رہے ہیں۔ Rasmussen's encephalitis جو دماغ کی ایک پیچیدہ بیماری ہے اور جس کی وجوہات ابھی تک معلوم نہیں ہو سکیں اب آپریشن کے ذریعہ کچھ نہ کچھ قابل علاج ہو گئی ہے۔ اس بیماری میں مرگی کی طرح کے دورے پڑتے ہیں۔

دماغ کے کئی حصے ہیں لیکن دماغ کا وہ حصہ جو ہمیں بحیثیت انسان باقی جانوروں سے ممتاز کرتا ہے، وہ دو بڑے Cerebral Hemispheres ہیں جو دائیں، بائیں واقع ہوتے ہیں اور ہماری ذہانت، یادداشت وغیرہ انہی کے مرہون منت ہے۔

ان دونوں Hemispheres میں سے بایاں حصہ جسم کے دائیں کو اور دایاں Hemisphere جسم کے بائیں حصے کو کنٹرول کرتا ہے۔ مثلاً دائیں ہاتھ سے کام کرنے والے افراد کا بایاں Hemisphere زیادہ فعال ہوتا ہے جبکہ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والے افراد کا دایاں Hemisph-ere فعال ہوتا ہے۔

Rasmussen's encephalitis میں مریض کا بایاں Hemisphere نکال دینے سے مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ یہ ایک خطرناک آپریشن ہے اور انسان زندگی بھر معذور یا پھر موت کا شکار ہو سکتا ہے۔ بایاں حصہ نکال دینے سے باقی ماندہ دایاں حصہ اس طرح کنٹرول سنبھال لیتا ہے کہ بعض دماغی صلاحیتیں جو بائیں حصے سے خاص ہیں مثلاً موسیقی، شاعری اور ریاضی وغیرہ اس حصے کو نکال دینے کے باوجود ان افراد میں موجود رہیں جن کا یہ آپریشن ہوا ہوا تھا۔

اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ دماغی صلاحیتیں جو ایک خاص حصہ دماغ سے تعلق رکھتی ہیں وہ دوسرے حصوں میں بھی پرورش پا سکتی ہیں۔ اس کی ایک اور مثال اس طرح ہے کہ Cortex ، جو ان Cerebral Hemispheres کی چھت کا کام دیتی ہے اور دماغ میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے کا ایک حصہ ہمارے ہاتھوں سے اشارے وصول کرتا ہے۔ اس حصے کے ساتھ جڑا ہوا حصہ ہمارے نتھنوں سے جڑا ہوا ہے۔ اگر ایک شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور اس کے نتھنوں میں گرم پانی ڈالا جائے تو اسے اپنی کٹی ہوئی انگلیوں کی جگہ پر احساس محسوس ہوتا ہے۔ یعنی نتھنوں سے متعلق Cortex کے حصہ نے انگلیاں کٹنے کے بعد ان کے حصہ پر بھی قبضہ جما لیا ہوتا ہے جس سے احساس ادھر منتقل ہو جاتا ہے۔

Braille کا استعمال کرنے والوں کے دماغ میں جب Cortex کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ انگلیوں کی حرکت سے عام افراد کے Cortex کی نسبت زیادہ رقبہ اثر پذیر ہوتا ہے۔

ان تحقیقات سے سائنس دان دماغ کی ایسی صلاحیت کا اندازہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جسے وہ Plasticity کہتے ہیں یعنی دماغ کے حالات اور ماحول کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی صلاحیت۔

دماغ ایک کھرب کے قریب خلیات کا مجموعہ ہے جنہیں نیوران کہتے ہیں۔ یہ نیوران آپس میں رابطہ رکھتے ہیں اور ماحول سے موصول ہونے والے اشاروں (Stimuli) کے مطابق اپنے Connections بناتے ہیں۔ کسی دماغ میں جتنے زیادہ کنکشنز دینے کے Connection ہونگے وہ اتنا ہی فعال ہوگا۔ یہ Connection کچھ تو موروثی ہوتے ہیں اور کچھ ماحول کے اثر سے بنتے ہیں۔ چوہوں پر ایک تحقیق کے دوران انہیں ایسے پنجروں میں بند کیا گیا جن میں کھلونے پڑے ہوئے تھے۔ بعد میں ان کے دماغ کا جائزہ لینے پر یہ بات سامنے آئی کہ دماغ میں Connections عام چوہوں کی نسبت زیادہ ہیں۔

دماغی اور اعصابی خلیات یا نیورانز لمبے لمبے خلیے ہوتے ہیں جن کے ایک یا دو Axon اور ایک یا دو Dendrites ہوتے ہیں۔ بیچ میں نیوکلیئس ہوتا ہے۔ Axon پیغام بھیجتے ہیں اور Dendrites پیغامات وصول کرتے ہیں۔

پیدائش کے بعد Dendrites میں تیزی سے بڑھوتری ہوتی ہے اور چار تا دس سال کی عمر تک یہ بڑھوتری سب سے تیز ہوتی ہے۔ اس دوران بچے کا دماغ ایک بڑے آدمی کی نسبت بہت زیادہ Connections رکھتا ہے اور دوگنی طاقت خرچ کر رہا ہوتا ہے۔

حمل کے دوران نیوران بہت تیزی سے بڑھتے ہیں۔ ان کی رفتار تقریباً اڑھائی لاکھ نیوران فی منٹ ہوتی ہے۔ ان میں سے نصف قبل از پیدائش ضائع ہو جاتے ہیں۔ شاید قدرت اس طرح غلط Connections کو ختم کرتی ہے۔

ماں کے پیٹ میں دماغ کا بننا ایک نہایت نازک عمل ہے اور ماحول اس پر اثر انداز ہو سکتا ہے مثلاً وٹامن کی کمی، سگرٹ نوشی، شراب نوشی یا اور قسم کے کیمیکلز کی خون میں موجودگی اور شدید گرمی وغیرہ کے اثرات سے دماغ کی بڑھوتری پر منفی اثر پڑتا ہے۔

ایک تحقیق کے مطابق دوران حمل انفلوئنزا کا شکار ہونے والی خواتین کے بچوں میں Schizophrenia کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔ اسی طرح جن خواتین کو مناسب خوراک نہ ملے ان میں بھی موروثی طور پر بھی Schizophrenia کے حامل بچے پیدا ہوتے ہیں۔

اس بیماری میں دماغ میں Cortex کی مقدار عام آدمی کے بالمقابل نسبتاً کم ہوتی ہے اور دماغ میں موجود Ventricles یا وہ حصہ جن میں ٹھوس خلیات کی بجائے ایک قسم کا پانی جسے Cerebrospinal Fluid کہتے ہیں بھرا ہوتا ہے۔ عام آدمی کی نسبت زیادہ بڑے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ یادداشت سے تعلق رکھنے والا دماغ کا وہ حصہ جسے Hippocampus کہتے ہیں نسبتاً چھوٹا ہوتا ہے۔

نئی تحقیقات میں چونکہ دماغ اور مختلف قسم کے کیمیکلز کا آپس میں رشتہ زیادہ واضح ہوتا جا رہا ہے اس لئے اس قسم کی دماغی بیماریوں کے علاج کے لئے بھی ادویات کے استعمال پر توجہ دی جا رہی ہے۔ امریکہ میں اس وقت ایک فیصد لوگ Schizophrenia کا شکار ہیں۔

جانوروں کے دماغ پر تحقیق کے دوران یہ بات سامنے آئی تھی کہ دماغ کے رقبہ اور ذہانت کا آپس میں کوئی تعلق نہیں لیکن انسانی دماغ میں ایسی کوئی بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی۔

انسانی دماغ گزشتہ ایک لاکھ سال سے اسی سطح پر ہے اور کوئی نمایاں تبدیلی اس میں دیکھنے میں نہیں آئی۔ رقبہ، ذہانت، رشتے کا جہاں تک تعلق ہے اس میں بظاہر تو کوئی خاص تعلق نظر نہیں آیا البتہ دماغ کے بعض حصے جو کسی خاص حس سے متعلق ہوں ان کا سائز بڑا ہونے سے اس حس میں زیادہ بیداری کے شواہد ضرور ملے ہیں۔ مثلاً سننے سے متعلق دماغ کے حصے Planium Temporale کا رقبہ موسیقی کے طلباء اور ماہرین میں زیادہ بڑا ہوتا ہے۔

موروثی طور پر بھی بعض اثرات دماغ پر پڑتے ہیں۔ جسم میں ایک Gene ایسی ہے جو Monoamine Oxidise A Enzyme تیار کرتی ہے۔ اس Enzyme کی موجودگی سے دماغی خلیات یا نیوران کو آپس میں رابطہ میں آسانی رہتی ہے۔ جن لوگوں میں یہ Enzyme کم پیدا ہو وہ ذہنی تناؤ کے وقت متشدد ہو جاتے ہیں۔

Candace Pert جو دماغ پر بہت عمدہ تحقیقات کر رہی ہیں، کے مطابق دماغ پر اعصاب کا یہ تمام نظام مختلف قسم کے کیمیکلز اور الیکٹروکیمیکل انرجی سے کام کر رہا ہے۔ نئی دریافتوں میں سب سے دلچسپ ایسے Aminoacids کی ہے جنہیں Neuropeptides کہتے ہیں۔ اور یہ خاص طور پر انسان کے جذبات سے متعلق ہیں۔ دماغ کا وہ حصہ جو انسانی جذبات مثلاً پیار، غصہ، خوشی، اداسی وغیرہ سے متعلق ہے ان Peptides سے بھرا ہوا ہوتا ہے بلکہ جسم کے دیگر اعضاء مثلاً دل، تلی، ہڈیوں کا گودا، مدافعتی نظام کے Thymus Glands وغیرہ بھی ان Peptides کو تیار کرتے ہیں اور یہ خون میں شامل ہو کر جسم کے مختلف حصوں میں گھومتے رہتے ہیں اور جہاں مناسب جگہ دیکھیں وہیں اپنا کام دکھاتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانی روح صرف دماغ سے ہی نہیں بلکہ جسم کے مختلف اعضاء سے بھی متعلق ہے۔

یہ نئی تحقیقات اتنی نئی بھی نہیں۔ چین میں چار ہزار سال قبل یہ نظریہ تھا کہ دماغ اور جگر، گردوں، تلی اور پھیپھڑوں کا آپس میں "طاقت کی نالیوں" کے ذریعہ رابطہ ہے اور یہی نظریہ بعد میں آکوپنکچر کی بنیاد بنا۔

دماغ چونکہ نہایت نازک عضو ہے اس لئے خون میں موجود ہر قسم کے کیمیکل کو دماغ میں جا کر اثر انداز ہونے سے روکنے کے لئے قدرت نے خون اور دماغ کے درمیان ایک سرحد قائم کی ہے۔ جس سے گزر کر ہر قسم کا کیمیکل دماغ تک پہنچ سکتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں دماغی کینسر ان ممالک کی نسبت زیادہ ہے جہاں بہت زیادہ صنعتیں نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ صنعتوں میں استعمال ہونے والے ایسے کیمیکلز کی ماحول میں موجودگی ہو جو کینسر کا سبب بنتے ہوں اور اس نازک سرحد کے پار دماغ میں جا اترتے ہوں۔

انسانی دفاعی نظام اور Neuropeptides میں خاص رشتہ ہے۔ دفاعی نظام کے ہراول دستے کے خلیات جنہیں Macrophage کہتے ہیں تمام جسم میں Neuropeptides کو پھیلا یا سمیٹ رہے ہوتے ہیں اسی لئے شائد پرانے زمانے میں صحت دماغ کو صحت مند جسم کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ یہ نظریہ آج بھی اسی طرح درست لگتا ہے۔

انسانی یادداشت کا تعلق دماغ کے ایک حصے Hippocampus سے ہے۔ نیوران جسم کے باقی خلیات کی طرح روزانہ بڑی تعداد میں ضائع ہو رہے ہیں۔ لیکن جیسے جسم کے باقی خلیات مثلاً جلد یا خون وغیرہ کے خلیات نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں نیوران نئے پیدا نہیں ہوتے۔ اس کی ایک وجہ تو شاید یہ ہو کہ نئے نیوران چونکہ پرانے تجربات سے آشنا نہیں ہوتے اس لئے اگر دماغی خلیات بھی ہر چند سال بعد تبدیل ہو جاتے تو ایک ہی انسان کی شخصیت بھی اس کے ساتھ تبدیل ہو جاتی۔ مثلاً ایک حادثہ میں ایک خاتون کی یادداشت چلی گئی۔ دوبارہ تندرست ہونے پر وہ ایک بالکل مختلف خاتون ہیں۔ ان کی بچی جوان کے ساتھ رہتی ہے اس وقت حیران رہ گئی جب انہوں نے اپنے لئے نئے رنگوں کے کپڑوں کا انتخاب کیا جو وہ حادثہ سے قبل تصور بھی نہیں کر سکتی تھیں۔ حادثہ سے قبل وہ کیلے نہیں کھاتی تھیں۔ جبکہ اب بڑے شوق سے کھاتی ہیں۔ اپنی بچی کو انہوں نے نئی زندگی میں لوگوں کے کہنے پر بچی تسلیم کیا ہے ورنہ حادثہ سے قبل کی تمام باتیں بھول چکی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس بچی کو دیکھ کر میرے اندر ممتا کے کوئی جذبات بیدار نہیں ہوتے۔ بس یہ عام بچوں کی طرح ایک بچی ہے۔

لیکن اب نئی تحقیقات میں دماغ میں ایسے خلیات کا علم ہوا ہے جو Growth Harmones کی موجودگی میں نئے نیوران بنا سکتے ہیں۔ انہیں Progenitor Cells کہتے ہیں۔ لیکن کیا ان نئے خلیات کو نئے سرے سے سب کچھ سیکھنا ہو گا؟ ابھی تک یہ سوال حل طلب ہے۔

(ماخوذ از نیشنل جیوگرافک، جون ۱۹۹۵ء)

(مرسلہ: خلافت لائبریری، ربوہ)

واقفین نو کے والدین کے لئے

ضروری اعلان

تمام ایسے احباب جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف نو کے تحت وقف کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر وقف نو کا فارم پر کرنے کے بعد ان کا پتہ تبدیل ہو گیا ہو تو فوری طور پر شعبہ وقف نو مرکزیہ (لندن) کو اطلاع بھجوائیں۔ اطلاع دیتے وقت "حوالہ نمبر وقف نو" ضرور تحریر کریں تا کہ ریکارڈ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔ مرکزی ریکارڈ میں اندراج مکمل ہونا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر مکمل پتہ ضرور درج ہونا چاہئے اور جب بھی پتہ تبدیل ہو اس کی اطلاع ضرور دی جانی چاہئے۔

خاتم الاولیاء

(حافظ مظفر احمد، ربوہ)

گزشتہ دنوں سری لنکا میں ایک علمی مناظرہ ہوا۔ ہمارے مناظر مولانا محمد عمر صاحب نے ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے "انا خاتم الانبیاء و انت یا علی خاتم الاولیاء" (کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو اے علی خاتم الاولیاء ہے) حدیث پیش کی۔ جس پر فریق ثانی کے عالم مولوی عبدالودود صاحب نے اس حدیث کی سند مانگی۔ جب انہیں بتایا گیا کہ یہ حدیث شیعہ تفسیر "صافی" میں موجود ہے۔ توانہوں نے حدیث کی سند کا مطالبہ کیا اور پبلک جلسوں میں اس اعتراض کو بہت اچھالا اور اس حدیث کے حوالہ کے لئے اپنے رسالہ میں بھی چیلنج پر چیلنج کرتا رہا اور یہاں تک لکھا کہ اس حدیث کی اصل سند کوئی بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اس جگہ مختصراً اس حدیث کے بارے میں چند تحقیقی باتیں پیش ہیں۔

شیعہ تفسیر صافی میں سورہ احزاب کی آیت خاتم النبیین میں درج ہے:

"فی المناقب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا خاتم الانبیاء و انت یا علی خاتم الاوصیاء"

کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو اے علی خاتم الاوصیاء ہے۔

یہی روایت امام مناوی کی کتاب "کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق" مطبع بہیہ مصر کی جز اول صہ ۱۷ پر بحوالہ فردوس الاخبار موجود ہے۔

شیعہ کتاب "المناقب" کی تلاش و جستجو کی گئی تو اس میں یہ حوالہ "خاتم الاوصیاء" کی بجائے "خاتم الاولیاء" کے الفاظ میں مل گیا۔ کتاب "مناقب آل ابی طالب" علامہ ابو جعفر رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب السروی المازندرانی متوفی ۵۸۸ ہجری کی تصنیف ہے جو ایک بہت بڑے شیعہ فاضل اور تفسیر و حدیث کے عالم تھے مگر یہ تفصیلی روایت انہوں نے جس سند کے ساتھ پیش کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور اہل سنت مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ مکمل روایت یہ ہے:

"سہل بن عبداللہ عن محمد بن السوار عن مالک بن دینار عن حسن البصری عن انس فی حدیث طویل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا خاتم الانبیاء و انت یا علی خاتم الاولیاء"۔

(مناقب آل ابی طالب جز ۳ صہ ۲۶۱ مطبع علمیہ بقم)

یہی حدیث ایک اور شیعہ اردو تفسیر عمدۃ البیان میں بایں الفاظ موجود ہے کہ:

"رسول خدا نے فرمایا: میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو اے علی! خاتم الاولیاء ہے"۔

(تفسیر عمدۃ البیان از مولوی سید عمار علی صاحب جلد ۲ صہ ۲۸۴ مطبوعہ ۱۳۰۲ھ مطبع یوسفی دہلی)۔

جہاں تک اس حدیث کے راویوں کا تعلق ہے اس کے صحابی راوی حضرت انسؓ خادم رسول ہیں۔ جن کا شمار ثقہ راویوں میں ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد ۱ صہ ۳۲۹ از شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی متوفی ۵۸۲ھ، نشر السنہ الفضل مارکیٹ لاہور)

دوسرے تابعی راوی حسن بصری ہیں جن کے بارے میں اہل اصول نے کہا ہے کہ ان کی مسند روایات جس میں وہ صحابی راوی کا بھی ذکر کریں حجت ہیں جبکہ مرسل روایات حجت نہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد ۲ صہ ۲۳۱ اور ۲۳۳)

زیر نظر روایت چونکہ مسند ہے اس لئے یہ حجت ہے۔

تیسرے راوی مالک بن دینار ہیں جن کو امام نسائی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے بھی ثقات میں شمار کیا ہے۔ اور ابن سعد نے ثقہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ بہت کم حدیثیں بیان کرتے ہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد ۱۰ صہ ۱۳)

چوتھے راوی محمد بن سوار ہیں۔ ابن ابی حاتم نے ان کو صدوق اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد ۹ صہ ۱۸۵)

پانچویں راوی سہل بن عبداللہ ہیں جن کے مجہول ہونے کے باعث کوئی واضح رائے ان کے بارے میں نہیں ملتی۔

(میزان الاعتدال للذہبی جلد اول صہ ۴۳۰ مطبع سعادہ مصر)

یہاں مجہول راوی کے بارے میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایسا مجہول العدالت راوی جو ظاہر و باطن کے اعتبار سے مجہول ہو اس کی روایت ناقابل قبول ہوتی ہے جبکہ محض ظاہراً مجہول العدالت ہونے کے باعث روایت رد نہیں ہوتی بلکہ ایسے "مجہول" کی روایت حجت ہوتی ہے کیونکہ غالب طور پر قبول روایت کا معاملہ حسن ظن پر ہوتا ہے۔ اور جب باقی چاروں راوی اس حدیث کے ثقہ ہیں اور درایت کے اعتبار سے بھی اس حدیث کا مضمون قرآن شریف یا کسی اور صحیح حدیث رسول کے خلاف نہیں تو اس صورت میں اس روایت کے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے جو "خاتم النبیین" کی نہایت اعلیٰ اور قابل فہم تفسیر پیش کر رہی ہے۔

اس حدیث سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ جس طرح حضرت علیؓ خاتم الاولیاء ہیں انہی معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور حضرت علیؓ کو کوئی بھی مسلمان فرقہ ہرگز امت کا آخری ولی قرار نہیں دیتا۔ البتہ انہیں مقام ولایت میں انتہائی آخری مرتبہ پر ضرور سمجھا جاتا ہے۔ اگر خاتم الاولیاء کے معنے بھی "خاتم الانبیاء" کی طرح آخری ولی کے کئے جائیں تو امت محمدیہ میں ولایت کا دروازہ بھی بند ماننا پڑے گا گویا اب کوئی ولی بھی پیدا نہیں ہو سکتا، مگر اس حدیث کے معروف و مشتہر ہونے کے باوجود آج تک کسی عالم نے بھی خاتم الاولیاء کے معنے زمانی لحاظ سے آخری ولی کے نہیں کئے بلکہ مقام و مرتبہ کے لحاظ سے آخری کے کئے اور یہی درست ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عربیؒ اس مقام کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"اولیاء میں ایک فرد "ختم" کے مقام پر ہوتا ہے جو منفرد وجود ہوتا ہے۔ اور وہ ہر دور میں ایک نہیں بلکہ عالم میں ایک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ولایت محمدیہ کا مقام ختم کرے گا اور محمدی اولیاء میں اس سے بڑا کوئی نہیں ہوگا"۔

(ترجمہ از عربی فتوحات مکیہ جلد ۲ صہ ۹ بحوالہ ختم الاولیاء صہ ۴۷۹ از حکیم ترمذی مطبوعہ بیروت)

خود علامہ حکیم ترمذی اس مقام کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اولیاء میں سب سے بلند مرتبے کا فرد وہ شخص ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی سپرداری میں لے لیتا ہے۔ وہ اس کے حکم سے حرکت کرتا، بولتا، سنتا، دیکھتا، پکڑتا اور سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے زمین سے مشہور کر کے مخلوق کا امام بناتا اور اولیاء کا جھنڈا اسے عطا کرتا ہے"۔

(ترجمہ از عربی نوادر الاصول صہ ۱۵۷، ۱۵۸ بحوالہ ختم الاولیاء صہ ۴۵۷)

اسی طرح حکیم ترمذی مجذوب کے درجات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"ان میں بعض نبوت کا تہائی حاصل کرتے ہیں اور بعض کو نصف اور بعض کو نصف سے زیادہ ملتا ہے۔ اور بعض کو نبوت میں سے بہت زیادہ حصہ ملتا ہے اور وہ خاتم اولیاء کہلاتے ہیں"۔

(تذکرۃ الاولیاء اردو صہ ۲۵۳ شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور)

علامہ ابن خلدون نے مقام خاتم الاولیاء کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ولایت کی مثال تفاوت مراتب میں نبوت سے دی جاتی ہے اور ولیوں میں سے صاحب کمال فرد کو خاتم الاولیاء کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے وہ مرتبہ حاصل کرنے والا جو ولایت کا آخری مرتبہ ہے جس طرح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ کو حاصل کرنے والے ہیں جو نبوت کا آخری مقام ہے"۔

(تاریخ ابن خلدون جلد اول صہ ۵۷۷ طبع ثانیہ ۱۹۷۹ء مکتبہ المدرسہ للطبع والنشر بیروت)

بقیہ خطبہ جمعہ

لیکن میں یہ آپ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ شروع میں جیسا کہ TEETHING PROBLEMS ہوتی ہیں دانت نکالنے کی ایک مہینہ، ڈیڑھ مہینے تک زیادہ سے زیادہ کچھ مشکلات درپیش ہوں گی۔ مثلاً اب جب یہ شروع ہو رہا ہے تو باوجود اس کے کہ وہ بڑا ڈش انٹینا جس سے ہم نے اس پروگرام کو اٹھانا تھا وہ تیار تھا، آ رہا تھا مگر کسی قانونی وقت کی وجہ سے اس کو یہاں پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے گی دو تین دن اور لگیں گے۔ اس عرصے میں جو موجودہ نظام ہے اس کے انٹینا کو ہی غیر معمولی طاقت دے کر اور جو عالمی کمپنی سیٹلائیٹ کی ہے اس نے یہ تعاون کیا ہے کہ وہ اپنے سیٹلائیٹ کو بھی زیادہ سے زیادہ طاقت دیں گے اس لئے اس وقتی خلا کو پر کرنے کی خاطر یہ انتظام ہے کہ جب تک اصل انٹینا جو ہونا چاہئے وہ نہیں پہنچتا موجودہ انٹینا سے ہی پروگرام اٹھایا جائے گا۔ اس لئے اہل امریکہ ہوں یا دوسرے لوگ وہ جب اگر اس میں کوئی ہلکی سی دھند پائیں یا کوئی خرابی دیکھیں تو صبر سے کام لیں۔ چند دن کی بات ہے انشاء اللہ پھر جب اصل انٹینا آ جائے گا تو بہت واضح تصویریں آئیں گی اور ابھی بھی انہوں نے ہمیں امید یہی دلائی ہے کہ اگر نقص ہے تو معمولی ہوگا بہت زیادہ قابل فکر نقص نہیں ہوگا۔ اور وہ جو پاکستان کے لئے چوبیس گھنٹے کا نظام ہے اس کا سیٹلائیٹ ہمیں دراصل پوری طاقت کا مئی میں ملے گا، ایشیا کے لئے میرا مطلب ہے۔ اس سے پہلے عارضی طور پر ہمیں دو بیمز مل چکی ہیں۔ چند دنوں تک وہ بھی شروع ہو جائیں گی تو افریقہ کا جو حصہ کٹا ہوا تھا وہ بھی اس کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ ان پروگراموں میں پوری طرح شامل ہو جائے گا۔ بہرحال یہ اپریل اور مئی یہ دو مہینے ہیں جو اس پہلو سے خدا کے فضل سے غیر معمولی برکتیں لے کے آئیں گے اور جماعت کو دعا میں یاد رکھنا چاہئے کہ جو بھی عارضی روکیں یا مستقل بعض دفعہ روکیں بنتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دور فرما دے اور کل عالم کو ہم بہترین پیغام پہنچا سکیں۔ اتنا خدا کے فضل سے اس کا IMPACT ہو رہا ہے دنیا پر، خاص طور پر عربوں پر کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ ایسے ایسے حیرت انگیز خط مل رہے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اتفاقاً ایم ٹی اے دیکھنے لگے اور اب تو اس کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ اور بعض لکھتے ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں بیعت کس طرح کی جاتی ہے مگر آپ ہمیں احمدی سمجھیں اور ہمیں بتائیں کہ کس طرح ہم نے باقاعدہ داخل ہونا ہے۔ ایک خاتون نے لکھا ہے کہ میں حاضر ہوں اگر بیعت کے لئے لندن پہنچنا ضروری ہے تو میں لندن پہنچوں گی مگر اب میں بیعت کے بغیر رہ نہیں سکتی۔ تو یہ بہت ہی غیر معمولی برکتیں ہیں اور رحمۃ للعالمین ہی کی برکتیں ہیں اسی لئے کل عالم پر برس رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا فیض سارے زمانے پر عام کردے اور ہماری مشکلات کو دور فرمائے۔

بقیہ ہومیو پیتھی کلاس

جسم کے نچلے حصے میں باہر کی طرف مقعد کے گرد، رانوں کے اندر پیٹھ کے نیچے کا حصہ اس میں وارٹس ملتے ہیں۔

ملی فولیم ایک دوا ہے جو بلیڈنگ بہت کرتی ہے۔ سابائنا میں بلیڈنگ تیز رفتار نہیں ہوتی۔ ملی فولیم میں اچانک بڑے زور سے بلیڈنگ ہوتی ہے۔ ملی فولیم کی ایک دو خوراکوں سے ٹھیک ہو جاتا ہے اور اگر یاد نہ ہو یہ دوا تو وقت نہیں ہوتا۔

ارگٹ میں مستقل جاری خون ہوتا ہے اور سابائنا میں بھی۔ اس پہلو سے یہ دوائیں ملتی دکھائی دیتی ہیں دونوں گرم بھی بہت ہیں۔ سابائنا کا بھی یہی کیس ہے۔ ان میں فرق یہ ہے کہ سابائنا میں سرخ خون ہوتا ہے اور ارگٹ میں سیاہ، لگتا ہے کہ زہریلا سیاہ ہے، سابائنا میں سرخ خون ہونے کے باوجود CLOTS بھی بنتے ہیں۔ ارگٹ میں بھی گہرے سیاہ کلاٹس ہوں گے۔ رنگت بتا دیتی ہے کہ سابائنا کا کیس ہے یا ارگٹ کا۔ ارگٹ کو "سی کیل" بھی کہتے ہیں۔

ایک اور دلچسپ فرق یہ ہے کہ ارگٹ تشنج پیدا کرکے رحم کا منہ بند کر دیتا ہے۔ سابائنا منہ کھول دیتا ہے اس لئے بچہ گرتا ہے۔

ایک اور دلچسپ بات سابائنا کی یہ ہے کہ یہ گاؤٹ میں بھی مفید ہے۔

سابائنا میں بلیڈنگ کا رجحان صرف گاؤٹ کی موجودگی میں ہوتا ہے۔ اگر اس کا گاؤٹ ٹھیک ہو تو بلیڈنگ شروع ہو جائے گی اور بلیڈنگ ٹھیک ہو تو گاؤٹ شروع ہو جائے گا۔ یہ متبادل بیماریاں اس کی خاص چیز ہیں۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

ہومیوپیتھی طریقہ علاج کا تصور سب سے پہلے بقراط نے پیش کیا تھا بعد میں کئی اور نام بھی ملتے ہیں لیکن عملاً اسکے بانی ڈاکٹر ہانیمین تھے جو ۱۰ اپریل ۱۷۵۵ء کو جرمنی میں پیدا ہوئے۔ انکے والد چینی کے برتنوں پر نقاشی کرتے تھے۔ ہانیمین سکول میں زیر تعلیم تھے کہ انکے والد کی فیکٹری جرمن بادشاہ فریڈرک دوم کے حکم سے ضبط کرلی گئی اور ملازمین کو برلن میں معمولی تنخواہ پر کام کرنے کا حکم ملا اسلئے ہانیمین تعلیم چھوڑ کر پنساری کی دوکان پر ملازم ہوگئے۔ چونکہ ہیڈماسٹر کو انکی ذہانت اور شوق کا علم تھا چنانچہ انکے حالات کی وجہ سے فیس معاف کردی گئی اور سلسلہ تعلیم دوبارہ جاری ہوگیا ہانیمین نے ۲۰ سال کی عمر میں لیزک یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور گزربسر کے لئے ٹیوشن پڑھائی۔ ۲۴ سال کی عمر میں ارلنجن یونیورسٹی سے میڈیسن میں ڈگری لی اور بطور ڈاکٹر عملی زندگی کا آغاز کیا۔ ۱۷۸۲ء میں شادی ہوئی۔ ۱۷۸۴ء میں انکی پہلی کتاب خارش اور زخموں سے متعلق شائع ہوئی۔ ہانیمین کو اپنی پریکٹس سے زیادہ تحقیق میں دلچسپی تھی۔

۱۷۹۰ء میں ڈاکٹر ہانیمین نے خود پر تجربات کا آغاز کرکے یہ معلوم کیا کہ ہر دوا کی تعمیری اور تخریبی دو خصوصیات ہیں۔ ۶ سال بعد انہوں نے اپنی تحقیق دنیا کے سامنے پیش کی۔ مخالفت کے باوجود اس طریقہ علاج سے شفا پانے والے بڑھنے لگے۔ ۱۸۱۰ء میں "قانون ہومیوپیتھی" کے نام سے انکی کتاب منظر عام پر آئی جو آج بھی مستند ہے۔ ۱۸۱۲ء میں لیزک یونیورسٹی میں انہوں نے لیکچرز کا آغاز کیا۔

ڈاکٹرز کو اس زمانے میں صرف نسخہ لکھنے کی اجازت تھی۔ دوا تیار کرنا جرم تھا چنانچہ جن افراد کو اس نئے طریقہ علاج سے مالی نقصان پہنچا تھا انکی طرف سے ڈاکٹر ہانیمین پر مقدمات قائم ہوئے جسکے نتیجہ میں انہیں جرمانہ کے علاوہ دوا تیار نہ کرنے کا پابند کردیا گیا۔ پریشانیوں کے لمبے دور کے بعد ایک جرمن ڈیوک کی دعوت پر آپ کوتھن چلے گئے جہاں ۱۸۲۹ء میں انکی ۵۰ سالہ خدمات کا جشن منایا گیا۔ اس خوشی کے کچھ ہی عرصہ بعد انکی اہلیہ انتقال کر گئیں۔ ۱۸۳۲ء میں ہیضہ کی وبا میں انکی ایجاد کردہ دوا "کیمفر" بہت کامیاب ثابت ہوئی۔ ۱۸۳۵ء میں مشہور مصورہ میلانی سے شادی کے بعد وہ پیرس منتقل ہوگئے جہاں ایک لاعلاج بچی کی معجزانہ شفایابی نے انہیں شہرت کی بلندی پر پہنچا دیا۔ ۱۸۴۳ء میں پیرس میں ہی انکا انتقال ہوا۔ ڈاکٹر سیدہ شہزاد کا یہ مضمون روزنامہ "الفضل" ۱۱ مارچ میں "التصلیح" جنوری ۹۶ء سے منقول ہے۔

* * *

ایک وقت تھا کہ قادیان میں کوئی پریس تھا نہ کاتب۔ حضرت اقدسؑ کو طباعت کے لئے امرتسر جانا پڑتا تھا اور اکثر حضورؑ پاپیادہ ہی تشریف لے جاتے۔ ان دقتوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے قادیان میں ایک دستی پریس لگایا گیا اور حضرت پیر سراج الحق نعمانیؓ اور حضرت پیر منظور احمدؓ صاحبان کتابت کیا کرتے تھے۔ اسی سلسلہ میں منشی کرم علی صاحبؓ بھی آپہنچے اور قادیان کے ہو رہے۔ ریویو آف ریلیجنز اردو کی کتابت آپؓ ہی کرتے۔ خط بہت شستہ تھا، خط معکوس میں بھی دسترس تھی اور سنگسازی کے بھی ماہر تھے چنانچہ حضورؑ کو بہت آرام ہوگیا تھا۔ آپؓ آخر دم تک خدمت میں کمربستہ رہے۔ بعد میں انکی اولاد بھی اسی ہنر میں جماعتی خدمات میں مشغول رہی ہے۔ حضرت منشی صاحب نے کچھ بچوں کی وفات کے صدمات پے در پے نہایت صبر سے برداشت کئے۔ انکا مختصر ذکر خیر حضرت قاضی محمد ظہورالدین اکمل صاحبؓ کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۱۴ مارچ میں ایک گذشتہ اشاعت سے منقول ہے۔

★★اسی شمارہ میں حضرت حافظ امام مسلمؒ کے حالات بھی ایک گذشتہ اشاعت سے منقول ہیں۔ حضرت امام مسلمؒ ۲۰۶ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے جو محدثین کا پایہ تخت تھا۔ چودہ برس کی عمر سے آپؒ نے حدیث کی سماعت شروع کی اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور حضرت امام بخاریؒ سمیت کئی علماء سے فیض حاصل کیا۔ انکے اخلاق کے متعلق مشہور ہے کہ زندگی بھر کسی کی غیبت نہ کی، نہ ہی گالی گلوچ اور ہاتھا پائی کی۔ آپکی قریباً ۲۰ تصنیفات میں ۳ لاکھ احادیث سے انتخاب "صحیح مسلم" بھی شامل ہے جو حسن ترتیب اور محدثانہ نظر میں نہایت اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے، اس کے ابواب امام نووی نے مقرر کئے ہیں۔ ۵۵ برس کی عمر میں انکی وفات نیشاپور میں ہوئی۔

* * *

سردار وسیم احمد خان قیصرانی بلوچ قبیلہ کے سردار اور مخلص فدائی احمدی تھے جو کوٹ قیصرانی کی جماعت کے ہر مشکل وقت میں اپنے دانشمندانہ فیصلوں اور اقدامات سے دستگیری فرماتے۔ انکے اثر و رسوخ کی وجہ سے مخالفین کو کبھی سامنے آنے کی جرات نہ ہوئی۔ سخاوت اور مہمان نوازی انکی بہت بڑی خوبی تھی۔ چندہ کی ادائیگی میں نمایاں طور پر قربانی کرتے۔ انکا گھر مقامی مسجد سے متصل تھا، مسجد کی مرمت اپنی جیب سے کرواتے اور کہا کرتے کہ جب اس علاقہ میں احمدیت پھیل جائے گی تو ہم اپنے گھر کو بھی اس مسجد میں شامل کردیں گے۔ اپنے گھر کا نیا دروازہ بنواتے وقت اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ آپکے گھر کا دروازہ مسجد کے دروازے سے اونچا نہ ہو۔ آپکا ذکر خیر محترم عبدالباسط صاحب بزدار کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۱۸ مارچ کی زینت ہے۔

* * *

مولانا ظفر علی خان ایک صحافی ہونے کے علاوہ مشہور سیاسی و مذہبی لیڈر بھی تھے اور انکی زبان اور قلم نے جماعت احمدیہ کے خلاف بھی خوب زہر اگلا تھا لیکن یہی مولانا جب زندگی کے آخری ایام میں عبرتناک حالات کا شکار ہوئے تو فقط حضرت مصلح موعودؓ کی ذات گرامی ہی تھی جس نے انکے علاج اور تیمارداری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ مولانا کے انہی ایام کی تصویر کشی محترم احتجاج علی زبیری صاحب کے قلم سے روزنامہ "بدر" ۱۴ مارچ میں یوں کی گئی ہے: "مولانا کو ان کا ایک نوکر ہر روز صبح کوٹھی کی لان میں کرسی پر بٹھادیا کرتا تھا اور کرسی کے ساتھ لگی پیٹی مولانا کی کمر سے باندھ دیتا تھا تاکہ مولانا بےہوشی یا نیم بےہوشی میں کرسی سے گر نہ پڑیں۔ مولانا غروب آفتاب تک اسی لان میں کرسی پر تن تنہا پڑے رہا کرتے اور کبھی کسی نے ان کے پاس گھر کا آدمی تو کیا کوئی خدمتگار بھی نہ دیکھا۔ مولانا کی اس وقت کی حالت یہ تھی کہ وہ نہ بول سکتے تھے نہ چل پھر سکتے تھے اور نہ اٹھ بیٹھ سکتے تھے، مجبور اور معذور تھے۔ منہ سے ہر وقت رال ٹپکتی رہتی تھی اسی کرسی پر ان کا پیشاب پاخانہ نکل جاتا۔"

★★اسی شمارہ میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق دارالعلوم دیوبند (انڈیا) نے اپنے سابقہ فتویٰ کو منسوخ کرکے مسلم خواتین کے انتخابات میں حصہ لینے کو جائز قرار دے دیا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

اپنے جسم و جان کا ایک ٹکڑا ہمیں بھی عنایت کیجئے گا

اب یہ بھی ممکن ہوگیا ہے کہ لوگ اپنے محبوب وجودوں کے جسم و جان کے ٹکڑے اپنے دلوں کے اوپر لٹکائے پھریں گے۔ کسی کے چاہنے والے لاکھوں کروڑوں بھی ہوں تو بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا، صرف رقم خرچ کرنا پڑے گی۔ کوئی محروم نہیں رہے گا۔

کروڑوں ڈالر کا یہ کاروبار حال میں ہی امریکہ کی ایک کمپنی سٹارجین (Stargene) نے شروع کیا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ کی خبر کے مطابق اس کمپنی کا مالک نوبیل انعام یافتہ سائنس دان کیری ملیس (Kary Mullis) ہے۔ اس کو ۱۹۹۳ء میں ڈی این اے (D.N.A.) کی افزائش یعنی اس کے ہو بہو نمونے یا نقش ثانی بنانے کا طریقہ ایجاد کرنے پر نوبل انعام ملا تھا۔ اس کو یہ عجیب و غریب خیال سوجھا کہ اگر اسے دنیا کے بڑے بڑے آدمیوں کے بال کہیں سے مل جائیں خواہ وہ فوت ہوگئے ہوں یا زندہ تو اس میں موجود ڈی این اے حاصل کر کے اسے لاکھوں کروڑوں گنا بڑھایا جاسکتا ہے اور پھر اس کے ٹکڑے شفاف نگینوں میں نصب کر کے بطور زیورات کانٹے ہار اور تعویذ کے فروخت کیا جاسکتا ہے۔ اس کی اس ایجاد کو پی۔ سی۔ آر۔ (Polymerase Chain Reaction) کہا جاتا ہے۔ اس کا طریق سادہ ہے۔ وہ کسی بھی شخص کا بال لے کر اسے جین جوڑنے والی مشین یعنی (Genetic Assembly - Line) میں سے گزار کر ڈی این اے پر مبنی ایک لوتھڑا تیار کرلیتا ہے اور اسے نگینوں میں جڑ دیتا ہے گویا اس نے اپنی تحقیق کو کمائی کا ذریعہ بنالیا ہے۔ مشرک بہت ضعیف الاعتقاد اور توہم پرست ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا کاروبار تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اپنے بزرگ یا محبوب وجود کے جسم کا حصہ اپنے جسم پر آویزاں کریں گے تو ہمیں اس سے طاقت، مضبوطی یا اس شخص کے کردار کی خوبیوں میں سے حصہ ملے گا۔ ڈی این اے میں اس انسان کے وجود کا پورا نقشہ (Biological Blue Print) موجود ہوتا ہے۔ اب امریکہ کی ایک اور کمپنی نے بڑے بڑے آدمیوں کے بالوں کے گچھے خریدنے شروع کر دئے ہیں جو ڈی این اے اگانے کی فیکٹری کو مہیا کریں گے۔

پہلے تو شاعر کہتے تھے۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اب دل کے اندر کی بجائے دل کے اوپر لخت یار لٹکائے پھریں گے۔ جب کوئی اپنے محبوب سے اس کے جسم و جان کا ٹکڑہ عنایت کئے جانے کی درخواست کرے گا تو وہ بڑے ناز کے ساتھ اپنے سر کا ایک بال کھینچ کر اس کے ہاتھ میں پکڑا دے گا۔ آگے وہ جانے اور اس کا کام۔

خبر کے مطابق بڑے بڑے سائنس دانوں، سیاست دانوں اور ایکٹرسوں کے جسموں کے ٹکڑے نگینوں میں آویزاں عنقریب فروخت کے لئے پیش کئے جائیں گے جن میں البرٹ آئین سٹائن، جارج واشنگٹن اور کئی ایکٹرسوں کے نام شامل ہیں۔

زلف یار کی حیثیت اب محض جذباتی نہیں رہی بلکہ یہ بھی زمانہ کی مادی پرستی کا شکار ہو گئی ہے۔ جو خوباں نہیں چاہتے کہ ان کی زندگی میں یا اس کے بعد ان کے جسم کے مثنیٰ (Replica) بنا کر گلوں میں لٹکائے پھریں وہ اپنے ترشوائے ہوئے بالوں کو بھی کسی ایرے غیرے کے ہاتھ نہیں پڑنے دیں گے۔

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(مینیجر)

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

20/05/1996 - 29/05/1996

Monday 20th May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 25 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab 16.5.96 (R)
02.00	A Letter From London (R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 130 (R)
04.00	Learning Norwegian Lesson No. 13 (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends Rec. 19.05.96.
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 25 (R)
07.00	Around The Globe : Documentary - Protective Dam of Dar - Ul - Yaman
08.00	Siraiky Programme - F/S
09.00	Liqaa Ma'al Arab 16.5.96 (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 130 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 25 (R)
13.00	Indonasian Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 20.05.96
15.00	M.T.A. Sports - Kabaddi Final Lahore Vs Faisalabad
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 27 (New)
17.00	Turkish Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 131 (New)
21.00	Islamic Teachings - History of Ahmadiyyat - by B.A.Rafiq
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 20. 05.96 (R)
23.00	Learning French Lesson No. 11.

Tuesday 21st May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 27 (R)
02.00	Islamic Teachings - Islami Akhlaq By Laiq Tahir Sahib (R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 131 (R)
04.00	Learning French - Lesson No. 11
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 20.05.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
07.00	M.T.A. Sports - Kabaddi Final Lahore Vs Faisalabad
08.00	Pushto Programme - Friday Sermon Rec.25.03.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 27 (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 131 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
13.00	From The Archives - F/S On Tarbiyyat 6-1-89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 21.05.96
15.00	Medical Matters - Heart Diseases by Dr.Masood - Ul - Hassan Noori Sahib
15.30	First Aid by Dr. Mujeeb Ul Haq Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 28 (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philisophy No.3
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 26 (New)
19.00	German Programme -
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 132 (New)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat No. 24
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 21.05.96 (R)
23.00	Learning Chinese Lesson No.10
23.30	Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers

Wednesday 22nd May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 26 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 28 (R)
02.00	Around The Globe - Hamari Kaenat No.24 (R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 132 (R)
04.00	Learning Chinese Lesson No. 10 (R)
04.30	Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers(R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 26 (R)
07.00	Medical Matters - Heart Diseases by Dr. Masood - Ul - Hassan Noori Sahib
07.30	First Aid
08.00	Russian Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 28 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 132 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 26 (R)
13.00	Indonesian Programme
14.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV.Rec. 22.05.96 (New)
15.00	M.T.A. Variety Dilbar Mera Yehi Hain By Ch. Hadi Ali Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 29 (New)
17.00	French Programme : The Character of The Holy Prophet (S.A.W) by Jahangeer Sahib
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 133 (New)
21.00	M.T.A. Life Style - Cooking Lesson
21.30	Sewing Lesson " Perahan"
22.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 22.05.96 (R)
23.00	Learning Arabic Lesson No. 8
23.30	Arabic Programme - Tafseer -Ul-Quran

Thursday 23rd May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 29 (R)
02.00	MTA Life Style - Cooking Al Maida(R)
02.30	Dyeing Scarves (R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 134 (R)
04.00	Learning Arabic Lesson No. 8 (R)
04.30	Arabic Programme - Tafseer -Ul - Quran
05.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Kahlifatul Masih IV Rec. 22.05.96
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	MTA Vareity - Dilbar Mera Yehi Hain By Ch. Hadi Ali Sahib (R)
08.00	Sindhi Programme - Friday Sermon - 22.04.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 29 (R)
10.00	Bangla Programme - F/S 19.8.94
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 134 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.00	Chinese Programme
14.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec. 23.05.96
15.00	Quiz Programme - Lajna
15.30	An Introduction Of First 14 Members Of Lajna
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 30 (New)
17.00	Bosnian Programme - Q/A with Imam Rasid Sb -in Birmingham
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 27 (New)
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 135
21.00	M.T.A. Entertainment - Bait Bazi Final No 3
22.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 23.05.96 (R)
23.00	Learning Norwegian Lesson No. 14

Friday 24thMay 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 27 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 30 (R)
02.00	M.T.A. Entertainment - Bait Bazi Final
03.00	Learning Languages with Huzur Lesson No. 135 (R)
04.00	Learning Norwegian Lesson No. 14 (R)
05.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 23.05.96
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 27 (R)
07.00	Quiz Programme - Lajna
08.00	Pushto Programme - Friday Sermon 1.04.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 30 (R)
10.00	Bangla Programme - F/S 26.8.94
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 135
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 27 (R)
13.00	Nazm & Darood Shareef
13.30	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live From Fazal Mosque London
15.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends. Rec. 24.05.96
16.00	Liqaa Ma'al Arab 21.5.96 (New)
17.00	Turkish Programme - Islam in the Heaven
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 136
21.00	Medical Matters - First Aid by Dr. Mujeeb-Ul-Haq Sahib
22.00	Friday Sermon - Rec. 24.05.96 (R)
23.00	Learning French - Lesson No. 12

Saturday 25th May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
01.00	Liqaa Ma'al Arab 21.5.96 (R)
02.00	Medical Matters - First Aid By Dr Mujeeb - Ul - Haq - Sahib
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 136
04.00	Learning French - Lesson No. 12
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends Rec. 24.05 96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	M.T.A. Variety - "Tech Talk"
08.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 24.05.96
09.00	Liqaa Ma'al Arab - 21.5.96 (R)
10.00	Bangla Programme - F/S 24.2.95
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 136 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.00	Question Time
14.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Children Rec. 25.05.96
15.00	Meet Our Friends - Mario Ferri
16.00	Liqaa Ma'al Arab 22.5.96 (New)
17.00	Learning Arabic
17.30	Arabic Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 28 (New)
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 137
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaen
21.30	Mulaqat Children With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec: 25/5/96
23.30	Learning Chinese Lesson No.11

Sunday 26th May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 28 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab 22.05.96 (R)
02.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaen
02.30	A Page From The History of Ahmadiyyat By B.A.Rafiq Sahib
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 137 (R)
04.00	Learning Chinese Lesson No.11
04.30	Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Children
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 28 (R)
07.00	Meet Our Friends (R) - Mario Ferri
08.00	Sindhi Programme - F/S 29.04.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab 22.05.96 (R)
10.00	Bangla Programme - Eid-ul-Fitr Sermon 3.3.95
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 137 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 28 (R)
13.00	Question Time
14.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends Rec. 26.05.96 (New)
15.00	Around The Globe - Documentary - Hijrat 30.4.95
16.00	Liqaa Ma'al Arab 23.05.96 (New)
17.00	Albanian Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 138 (New)
21.00	A Letter From London
21.30	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV - J/S 26.7.91
23.30	Learning Norwegian Lesson No. 15

Monday 27th May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
01.00	Liqaa Ma'al Arab . 23.5.96 (R)
02.00	A Letter From London (R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 138 (R)
04.00	Learning Norwegian Lesson No.15 (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends.
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
07.00	Around The Globe - Documentary: Ahmadiyyat in Desert
08.00	Siraiky Programme - F/S 21.7.95
09.00	Liqaa Ma'al Arab. 23.5.96 (R)
10.00	Bangla Programme - F/S 30.12.94
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 138 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
13.00	Indonasian -Programme.
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 27.05.96
15.00	MTA Sports - Basket Ball Final Rabwah Vs Lahore
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 31 (New)
17.00	Turkish Programme : MEDYADAN SECMELER
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 29 (New)
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 139 (New)
21.00	Islamic Teachings - Islami Akhlaq By Laiq Tahir Sahib
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 27.05.96 (R)
23..00	Learning French Lesson No. 13

Tuesday 28th May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 29. (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 31 (R)
02.00	Islamic Teachings - Islami Akhlaq By Laiq Tahir Sahib (R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 139 (R)
04.00	Learning French Lesson No. 13 (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV, Rec. 28.05.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel -Ul - Quran Lesson No. 29 (R)
07.00	MTA Sports - Basket Ball - Final Rabwah VS. Lahore (R)
08.00	Pushto Programme - F/S 8.4.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab. No. 31 (R)
10.00	Bangla Programme - F/S 13.1.95
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 139 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 29 (R)
13.00	From The Archives - F/S On Tarbiyyat - 13/1/89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
15.00	Medical Matters By Dr Masood - Ul - Hassan Noor - Diseases of the Eye
15.30	First Aid
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 32 (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No. 4
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 140 (New)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 28.05.96 (R)
23.00	Learning Chinese Lesson No.12
23.30	Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers.

Wednesday 29th May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 32 (R)
02.00	Around The Globe - Hamari Kaenat No.24
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 140 (R)
04.00	Learning Chinese - Lesson No. 12 (R)
04.30	Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec.28.05.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Medical Matters By Dr Masood - Ul - Hassan Noor - Diseases of the Eye
07.30	First Aid : by Mujeeb-Ul-Haq-Khan Sahib
08.00	Russian Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 32 (R)
10.00	Bangla Programme - F/S 2.9.94
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 140 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
13.00	Indonesian Programme
14.00	Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 29.05.96 (New)
15.00	MTA Variety - Dilbar Mera Yehi Hain , By Ch. Hadi Ali Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 33 (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 30 (New)
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 141 (New)
21.00	MTA Life Style Cooking - Al Maida Lesson No: 2
21.30	Perahan
22.00	Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 29.05.96 (R)
23.00	Learning Arabic Lesson No. 9
23.30	Arabic Programme: Tafseer -ul - Quran

Please note:

Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time.
For more information please phone or fax.
+ 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)

ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095

Vol. 3 Friday, May 17, 1996 No. 20

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

اسلام کے نام پر خونی انقلاب کی سازش

رسالہ "آئین" اسلام آباد ۱۵ نومبر ۱۹۹۵ء کا اداراتی نوٹ جس میں پاکستان کی حالیہ فوجی سازش پر عبرت انگیز تبصرہ کیا گیا ہے:

"اس سازش میں ایک میجر جنرل، ایک بریگیڈیئر، تین کرنل اور چند دیگر فوجی افسر ملوث تھے۔ سازش ستمبر میں تیار کی گئی تھی۔ تحقیقات کے دوران جن افسروں کے بارے میں اطمینان ہوگیا کہ سازش میں شریک نہیں تھے انہیں رہا کردیا گیا۔ باقی افسروں کے خلاف ملٹری قانون کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے۔ وزیر دفاع نے یہ بات واضح کردی ہے کہ سازش میں ملوث افسروں نے انقلاب کے پردے میں ذاتی مقاصد کی تکمیل کا منصوبہ بنایا تھا۔ ان کا کسی سیاسی یا مذہبی جماعت سے تعلق ثابت نہیں ہوا۔ تحریک آزادی کشمیر سے بھی ان کا کوئی واسطہ نہیں تھا۔ منصوبے کے تحت کورکمانڈروں کے اجلاس پر حملہ کیا جانا تھا۔ اہم شخصیات کے قتل کے علاوہ بعض سیاستدان گرفتار کئے جاتے، خود ساختہ شریعت کے نفاذ اور گروہ کے سربراہ امیرالمومنین بننے کا اعلان کیا جاتا۔ یہ اور دوسری تفاصیل تحریری منصوبے میں درج ملی ہیں۔ اسلحہ بھی ہاتھ آیا ہے جسے سازش کو کامیاب بنانے کے لئے استعمال کیا جانا تھا۔ وزیر دفاع نے بتایا ہے کہ نئے آئین کا مسودہ نئے سیاسی نظام کا خاکہ ریڈیو ٹیلی ویژن سے نشر کی جانے والی تقریر بھی برآمد ہوئی ہے۔ خدانخواستہ یہ سازش کامیاب ہو جاتی تو ملک انارکی کا شکار ہو جاتا۔"

کلمہ طیبہ سے متعلق دلچسپ بریلوی عقیدہ

ایک بریلوی عالم جناب الیاس قادری صاحب کی کتاب "فیضان سنت" سے دو اقتباسات:

۱۔ "جو کوئی صدق دل سے لا الہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہتا ہے تو اس کے منہ سے ایک سبز رنگ کا پرندہ نکلتا ہے جس کے دونوں بازوؤں میں سفید موتی اور یاقوت جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اس پرندے کے دس ہزار سر ہوتے ہیں۔ ہر سر میں دس ہزار منہ، ہر منہ میں دس ہزار زبانیں اور وہ ہر زبان سے دس ہزار لغت (بولیوں) میں خدا کی تسبیح کرتا ہوا اور کلمہ پڑھنے والوں کے لئے استغفار کرتا ہوا آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اور عرش الٰہی کے نیچے پہنچ کر تسبیح اور استغفار میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اس پرندے کو اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ جنت میں داخل ہوجا۔ وہ عرض کرتا ہے کہ یا اللہ! (عز و جل) میں جنت کی طرف اس وقت تک نہ جاؤں گا جب تک تو اس شخص کو نہ بخش دے جس کے منہ سے میں نکلا ہوں۔ ارشاد ہوتا ہے:

اے کلمہ طیبہ! سن کہ اس نیک بندے کی زبان پر تو پورے طور سے ابھی جاری بھی نہ ہوا تھا کہ میں اس کے تمام گناہ بخش چکا تھا۔

پھر اس پرندے کو ستر ہزار زبانیں عطا کی جاتی ہیں اور وہ ہر زبان سے اس کلمہ پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ جب قیامت کا دن آئے گا یہ پرندہ اس نیک بندے کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ اس کو جنت میں لے جائے گا۔" (صفحہ ۱۱۶)

۲۔ "جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام التحیات ہے اور اس درخت کی چوٹی پر ایک چڑیا ہے جس کا نام الصلوٰۃ ہے اور اس درخت کے نیچے ایک چشمہ ہے جس کا نام طیبہ ہے۔ جب کوئی شخص لا الہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہتا ہے تو وہ چڑیا اپنے) پر پھڑپھڑانے لگتی ہے۔ اور اس کے ہزار پر ہیں اور ہر پر میں ہزار سر ہیں۔ ہر سر میں ہزار چہرے۔ ہر چہرے میں ہزار منہ اور ہر منہ میں ہزار زبانیں ہیں۔ ہر ہر زبان سے وہ ہزار قسم کی بولیوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے اور اس کے دو بازو ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں۔ ہر ایک بازو یاقوت و موتی سے جڑا ہوا ہے اور اس کا سر موتی کا ہے۔ پھر وہ چڑیا اس درخت سے اترتی ہے اور اسی چشمے میں غوطہ لگاتی ہے پھر نکل کر اسی درخت پر بیٹھتی ہے اور بازوؤں کو پھڑ پھڑاتی ہے۔ جس سے کثرت کے ساتھ قطرے ٹپکتے ہیں۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ ہر ایک قطرے سے ایک ایک بڑا فرشتہ پیدا فرماتا ہے اور یہ تمام فرشتے قیامت تک اللہ تبارک و تعالیٰ کی تقدیس و تسبیح میں معروف رہتے ہیں۔"
(صفحہ ۱۰۹)

(بحوالہ "اہلحدیث" لاہور ۸ دسمبر ۱۹۹۵ء صفحہ ۲۱)

شاتم دین لیڈر

رسالہ "ندائے خلافت" لاہور ۱۳ مارچ ۱۹۹۶ء صفحہ ۱۵ پر شائع شدہ ایک "سیاسی غزل":

کتنے بےشرم ہیں اس ملک کے بعضے لیڈر
دیں کے پروانوں پہ دہشت کا گماں رکھتے ہیں
خوف سے دین مبیں کے یہ ہوئے ہیں عاجز
آستینوں میں چھپی نوک سناں رکھتے ہیں
فخر ہے ان کو غلامی پہ عدو کی افسوس
اپنی پیشانی پہ ذلت کا نشاں رکھتے ہیں
حق پرستوں پہ ہے دشنام طرازی ہر دم
گالیاں دینے میں معروف زباں رکھتے ہیں
اس قدر سبز قدم ہیں یہ زمانہ بھر کے
دھول اڑ جاتی ہے یہ پاؤں جہاں رکھتے ہیں
ان کی پیشانی پہ ہے داغ غلامی روشن
فخر سے داغ کو ہر وقت عیاں رکھتے ہیں
ان سے انصاف کی امید نہ رکھنا ہرگز
راہ گم کردہ ہیں ایمان کہاں رکھتے ہیں
ان کی پیشانی نہیں جھکتی خدا کے آگے
اپنے ایماں کو یہ مرہون بتاں رکھتے ہیں
دیکھنا ایک دن اڑ جائیں گے ان کے پرزے
ہم بھی آخر نگہ دیدہ وراں رکھتے ہیں
خود ہیں دہشت کے پجاری یہ ستمراں اسرار
بغض اسلام سے یہ دل میں نہاں رکھتے ہیں

مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ ریجن کے زیر انتظام

بورن متھ میں نیشنل میراتھن واک

۱۹۸۵ء میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کو چیرٹی میراتھن واک کے لئے تیار فرمایا تو اس وقت ۱۲۴ لوگوں نے حصہ لیا اور بہت کم مقدار میں چندہ اکٹھا ہوا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ ۱۹۸۹ء میں میراتھن واک کے ذریعہ ۲۱ ہزار پاؤنڈ چندہ اکٹھا کر کے مختلف مستحق اداروں میں تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح گزشتہ سال بھی ۲۰ ہزار پاؤنڈ کے قریب مختلف خدمت خلق کے اداروں میں یہ رقم تقسیم کی گئی۔ جن میں:

Great Ormand street Hospital
Imperial Cancer Rescarch
Children Hospital, Scotland
Bournemouth Children Fund
Save the Children Fund

شامل تھے۔

امسال بفضلہ تعالیٰ میراتھن واک کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ ریجن نے بورن متھ میں کیا۔ ۵ مئی کو میراتھن واک صبح ۸ بجے شروع ہوئی جس میں ۴۰۰ سے زائد افراد نے حصہ لیا۔ ان میں بچے، جوان، بوڑھے ہر عمر کے لوگ شامل تھے۔

اس موقع پر مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا کہ اس قسم کی واک جہاں جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے مواقع پیدا کرتی ہے وہاں اس سے باہمی روابط میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ایسے مواقع پر دنیا بھر کی بڑی بڑی رفاہی تنظیموں کے نمائندے ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں اور مل کر ایک ہی مقصد کو ابھارتے ہیں جس سے دنیا بھر میں مصیبت زدہ لوگوں کی حالت زار کا اندازہ ہوتا ہے اور صاحب استطاعت لوگوں کو ان سب کے دکھ اور درد بانٹنے کی توفیق ملتی ہے۔

مکرم سید احمد یحیٰ صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے اس موقع پر استقبالیہ تقریب میں فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ ایک ایسی مذہبی تنظیم ہے جو خدمت خلق کے جذبہ سے معمور ہے اور امدادی کوششوں کے لئے دنیا میں کسی سے بھی کسی اجر یا خوشنودی کی خواہش نہیں رکھتی۔ اس کے مدنظر صرف ایک ہی جذبہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے رب کو راضی کرے، اس کی خوشنودی حاصل کرے۔ انہوں نے فرمایا اگر یہ جذبہ ہر خدمت خلق کرنے والے میں جاگزیں ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا میں پنپنے والی برائیاں جلد ختم نہ ہو جائیں۔ یہ معاشرے کی برائیاں ہی ہیں جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہیں۔ آج جہاں کہیں بھی مصیبتیں پائی جاتی ہیں، بوزنیا ہو، لبنان ہو، تسمانیہ ہو یا ڈبلین، ہر جگہ ظلم و استبداد کی آگ انسانوں کی ہی لگائی ہوئی نظر آتی ہے ان سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کو خوش کرنا ضروری ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے نزدیک چیرٹی ایک اہم فریضہ ہے اور اس کے پروگرام کا حصہ ہے۔ گزشتہ سالوں میں مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے اپنے امدادی قافلے بوزنیا بھجوائے، سربیا بھجوائے، کروشیا بھجوائے اور بلاامتیاز مذہب و قوم جہاں تک ممکن ہو سکا مصیبت زدگان کو امداد پہنچائی۔

میراتھن واک کے اختتامی پروگرام میں بورن متھ کی میئرس بھی انتہائی مصروفیت کے باوجود اس تقریب میں شریک ہوئیں اور بہت گرمجوشی کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ کی امدادی کارکردگی کو سراہا۔

اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے میراتھن واک میں حصہ لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ گئی۔

تحریک سپاہ صحابہ کا قلمی چہرہ

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) الحاج سید فدا حسین نقوی ناظم اعلیٰ مرکز تحقیقات اسلامیہ سرگودھا نے بعنوان "معیار صحابیت پر قلم اٹھانے کی ضرورت کیوں" لکھا ہے کہ:

"ایک عرصے سے مملکت خداداد پاکستان کے استحکام و بقا کے منافی ایک تحریک انجمن سپاہ صحابہ پاکستان (ASS) کے عنوان سے سرگرم عمل ہے۔ نہ تو کوئی یہ مذہبی جماعت ہے اور نہ ہی اس کا کوئی دین اسلام سے تعلق۔ ایک شیعہ دشمن ملک کو پاکستانی شیعوں کے خلاف محاذ آرائی کی ضرورت تھی جبکہ ہمسایہ ملک بھارت اسلامیان پاکستان میں فرقہ وارانہ کشیدگی سے انتشار برپا کرکے اس کی سالمیت کو تباہ کرنے کا خواہشمند تھا لہٰذا ان ہر دو امور کی تکمیل وہی کرسکتا تھا جو نظریہ پاکستان کا بھی مخالف ہو اور دین ملاں فی سبیل اللہ فساد کا بھی مصداق ہو۔ جس کی رگ و پے میں ہندو کانگرس کے جراثیم زندہ و سلامت ہوں۔ چنانچہ اس مذموم مقصد کو پورا کرنے کی خاطر حق نواز جھنگوی نے بیڑہ اٹھایا اور شیعہ کے خلاف انجمن سپاہ صحابہ تشکیل دے کر محاذ آرائی شروع کردی.....

جھنگوی نے بلا خوف و خطر شیعہ کے خلاف سنی عوام کو برانگیختہ کرنے کے لئے اپنے مقررین کو صرف یہی نعرہ دیا کہ شیعہ صحابہ کرام کے منکر ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں لہٰذا وہ کافر ہیں۔ اس نظریہ کو عام کرنے کے لئے قریہ قریہ میں انجمن سپاہ صحابہ نے جلسوں اور جلوسوں کے ذریعے شیعہ کے خلاف وہ طوفان بدتمیزی برپا کیا کہ کافر کافر شیعہ کافر کی نعرہ بازی عام ہوگئی۔ الخ" (ص ۷)

(ماہنامہ "حق چار یار" لاہور۔ دسمبر ۹۵ء)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد